New era magaizne
NEW ERA MAGAZINE
جانِ بہاراں
از امیمہ سایانی
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جانِ بہاراں

از قلم اُمیمہ سایانی

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

یہ اسٹوری ہے دو پیار کرنے والوں کی۔۔۔یہ کہانی ہے ایک حساس لڑکی کی جو رشتوں کو سب کچھ سمجھتی ہے اسکے لیے رشتے سب سے زیادہ ضروری ہیں۔۔۔یہ کہانی اس نوجوان کی جو اپنی جانِ بہاراں سے بہت پیار کرتا ہے مگر حالات انھیں ایک ہونے نہیں دیتے۔۔۔یہ کہانی ہے وجدان اور طیبہ کی 😍😍

This story is all About

Tears, Love, Misunderstanding, Anger,

Emotion & Entertainment

کیا وجدان پالے گا اپنی جانِ بہاراں کو یا رشتوں میں الجھے بندھن توڑ دیں گے محبت کی

اس ڈور کو جاننے کے لیے پڑھیں جانِ بہاراں

❤❤❤❤❤

گھر کے باہر آسمانوں پر کالے بادلوں کا گھیرا تھا۔۔۔جیسے ابھی تیز بارش ہو جائے گی مگر یہ بھی کراچی تھا بادل آکر اپنی گرج چمک کی آواز سنا کر ہی رفو چکر ہو جاتے تھے۔۔۔آج بھی کچھ ایسا ہی موسم تھا

کچن سے آلو کے پراٹھوں کی خوشبو کسی کو بھی اپنے اسیر میں لے سکتی تھی۔۔۔۔

فرائی ینگ پین میں آلو کے پراٹھے کو ڈالتے ہی اسنے موبائی ل اٹھا کر کچھ ٹائی پ کیا

"جلدی آجاؤ اوپر پھر مجھ سے شکوے نا کرنا میں نے آلو کے پراٹھے بنائے اور تمھیں نہیں بولا۔۔۔"طیبہ نے جلدی سے میسج ٹائی پ کیا اور سینڈ کر دیا۔۔

"میں آرہا ہوں خبر دار میرے پراٹھوں کو ہاتھ لگایا تو۔۔"چند سیکنڈ میں جواب آیا۔۔

"بلکل پاگل ہے۔۔۔"طیبہ نے پراٹھا پین میں ڈالا اور میسج پڑھ کر مسکرانے لگی۔۔۔

"طبّی۔۔۔ طبّی۔۔۔۔"وہ پورے لاونج میں اسکا نام پکار رہا تھا

"اللہ۔۔۔۔۔۔۔وجدان آرام سے بولو... محلے کو سناؤ گے۔۔"

طیبہ کچن سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی ی آئی ی اور کہنے لگی۔۔

"محلے کو چھوڑیں ہماری اماؤ ں نے ہی دیکھ لیا نا تو وہ آپ دونوں کا قیمہ بنا کر اور اسکا پراٹھا بنا کر مجھے ہی کھلائی یں گی۔۔۔"وجدان کی آواز پر مایا اپنے کمرے سے نکلتی ہوئی ی شوخی میں کہنے لگی۔۔۔

"مایا کبھی اپنی زہریلی زبان سے اچھا اچھا بھی بول دو۔۔۔جب منہ کھولتی ہے فضول ہی

بولتی ہے۔۔" وجدان اسکی پونی ٹیل کو کھینچتا ہوا کہنے لگا۔۔

"اللہ اللہ وجی بھائی ی بال تو چھوڑیں۔۔۔ میرے بالوں نے کیا بگاڑا ہے آپکا۔۔اور اکلوتی سالی پر جو آپ یہ ظلم کر رہے ہیں نا اللہ پاک الگ سے حساب لے گا۔۔۔" وہ اپنے بال کو چھڑواتے ہوئے بولی۔۔

"وجدان چھوڑو اسکے بال ویسے ہی بہت ٹوٹتے ہیں۔۔ چھوڑو نا۔۔" طیبہ وجدان کا ہاتھ مایا کے بالوں سے ہٹاتے ہوئے کہنے لگی۔۔

"طبّی کہہ رہی ہے اس لیے چھوڑ رہا ہوں۔۔۔" جاؤ جا کر ٹیرس پر نظر رکھو اور اماں کے آنے سے پہلے آواز دینا۔۔۔

"میں چوکیدار لگتی ہوں اور ویسے بھی اتنا ہی ڈر لگتا ہے تو آتے کیوں ہیں۔۔۔" وہ اپنے بال پھر سے پونی میں قید کر کے کہنے لگی۔۔۔اور کہتی فوراً بھاگ گی۔۔۔

"مایا تو رک۔۔۔" وہ مایا کے پیچھے جانے لگا تو طیبہ نے روک دیا۔۔

"چھوڑو نا وجی چلو نا پراٹھا ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔" وہ دونوں کچن میں چلے گے جہاں گرم گرم پراٹھا ابھی طیبہ نے نکال کر رکھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیوں معصوم کے ساتھ اتنا لڑتے ہو۔۔"وہ وجدان کو کھاتے ہوئے دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

"وہ اور معصوم شیطان کی پھوپھو ہے وہ۔۔۔اور ہم مستی کرتے ہیں یار تم اتنا سیر یس کیوں ہو رہی ہو۔۔۔"وجدان دوسرا ٹکڑا چٹنی میں ڈالتا ہوا کہنے لگا۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔"وہ آدھا پراٹھا کھا چکا تھا۔۔طیبہ کو خود کی طرف دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"وجی ہمارا کیا ہو گا۔۔امی تو سخت خفا ہیں۔۔۔"طیبہ نے اسے اپنی پریشانی بتائی ی۔

تم فکر کیوں کر رہی ہو۔۔۔"یہ وجدان احمد صرف طیبہ جمال کا ہے

"اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔۔اللہ پاک سب بہتر کریں گے۔۔۔"وجدان اس کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا۔۔

"بھایا خطرہ آگیا ہے۔۔"مایا بھاگتی ہوئی آئی ی۔۔۔طیبہ اور وجدان گھبرا کر دور ہو گئے۔۔۔

"آرام سے بولو طوفانی کیا ہوا ہے۔۔۔"وجدان مایا کے اس طرح کہنے پر بولا۔

"بھایا جلدی ینیچے جائی یں۔۔۔"اماں اور خالہ میں اچھے والا جھگڑا ہو گیا ہے۔۔۔

"سچ بول رہی ہو۔۔۔۔"وجدان نے کنفارم کرنا چاہا۔۔۔

"لڈو کی قسم۔۔۔"مایا قسم کھانے کے انداز میں کہنے لگی۔۔

"وجدان جاؤ دیکھو کیا ہوا ہے مایا لڈو کی جھوٹی قسم نہیں کھائے گی۔۔۔"طیبہ بھی مایا کی بات سن کر گھبرا گی تھی اسلیے جلدی سے وجدان کو ینیچے بھیجا۔

وجدان ہمہم کہتا ینیچے بھاگا۔۔

"کیا ہوا تھا۔۔"طیبہ نے مایا سے پوچھا اور دونوں ٹیرس پر چلی گ ئی یں۔

"مجھے کیا پتا ابھی اماں آئی یں گی تو پوری کہانی تفصیلاً پتا چل جائے گی۔"

"so just chill babe "

مایا بڑے سکون سے جھولے پر بیٹھ کر طیبہ کو chill کرنے کا مشورہ دے رہی تھی۔۔۔

"چلو لڈو کھیلتے ہیں۔۔۔"مایا موبائی ل میں گیم شروع کر چکی تھی۔۔

"مایا کبھی تو سیر یس ہو جایا کرو۔۔"طیبہ ینیچے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔

"اگر میں سیریس ہو گی۔۔تو تم سیریس لوگ جو ویسے ہی پریشانیوں اور بوریت کی دکان کھولے بیٹھے ہو تم لوگوں کو انٹرٹین کون کرے گا۔۔۔"طیبہ اسکی بات پر مسکرانے لگی۔

یہ ایک منزلہ ڈبل اسٹوری کا پلاٹ تھا۔۔۔۔آمین صاحب کی دو ہی بیٹیاں تھیں ہاجرہ اور فاطمہ اور وہ چاہتے تھے کہ انکی اولاد اسی گھر میں ایک ساتھ رہیں۔پر انھیں خبر نا تھی کہ انکی خواہش اس طرح پوری ہو گی۔۔۔

فاطمہ بیگم کی شادی ایک مڈل کلاس فیملی میں ہوئی تھی۔وہ غریب تو نہیں تھے مگر بے جا خرچ بھی نہیں کرتے تھے۔۔۔۔بیٹیوں کے باپ تھے اس لیے ہر وقت بیٹیوں کی فکر رہتی تھی۔مگر فاطمہ بیگم نے کبھی شکوہ نہیں کیا۔۔جمال صاحب نے بھی انھیں اور اپنی دونوں بیٹیوں کو طیبہ جمال اور مایا جمال کو زندگی میں ہر خوشی دینے کی پوری کوشش کی۔۔۔اپنی بیٹیوں کی ہر جائز خواہش پوری کی اور سب سے زیادہ انھیں توجہ دی جس کی وجہ سے دونوں ہی باپ کی لاڈلی تھیں۔۔۔

جمال صاحب اکثر ہی بس میں سفر کیا کرتے تھے۔۔لیکن کہتے ہیں نا موت کا وقت

مقرر ہوتا ہے اور موت کو کون روک سکتا ہے۔۔(بے شک ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے)

جمال صاحب بس میں سفر کر رہے تھے جب چند ڈاکو بس میں داخل ہوئے دوسرے آدمی کو بچانے کے چکر میں ہاتھا پائی ہوئی اور بندوق چل گی اور گولی جمال صاحب کے سینے کو پار کرتی گزر گی۔۔۔

سب اتنی جلدی ہوا تھا کہ کوئی کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔ڈاکو بھاگ گے تھے۔۔جمال صاحب نے راستے میں ہی دم توڑ دیا۔

جب فاطمہ بیگم کے گھر یہ خبر پہنچی تو ایک قیامت سی برپا ہو گی تھی۔۔۔سب نڈھال ہو گے تھے طیبہ تو اپنے بابا کے بہت قریب تھی نا جانے کتنے دن وہ اس صدمے میں رہی تھی۔۔۔

فاطمہ بیگم اپنے والدین کے گھر آ گی تھی۔۔اوپر والا پورشن جو کرایہ پر دیا تھا اسے خالی کروا کر فاطمہ بیگم اور دونوں بچوں کو دے دیا تھا۔۔۔طیبہ سترہ سال کی تھی جبکہ مایا اس وقت تیرہ سال کی تھی۔۔۔دونوں بہنوں میں عمر کا فرق تھا مگر دونوں ایک دوسرے سے پیار بھی بہت کرتی تھیں۔۔اور کوئی دوسرا بہن بھائی نا ہونے کے باعث

دونوں اکثر ایک دوسرے سے باتیں ش ئی یر کر لیا کرتی تھیں۔۔۔

مایا جسے چھوٹی عمر میں ہی حالات نے بہت کچھ سیکھا دیا تھا۔۔۔مایا سب کے سامنے رونے والی نہیں تھی لیکن صرف اللہ پاک کے سامنے اسکے آنسو نکل جاتے اور وہ اس وقت اپنے آنسوؤں کو روکتی نہیں تھی۔۔۔ہر غم دل کا سارا غبار وہ اللہ کے سامنے رو کر نکال دیتی تھی اور پر سکون ہو جاتی تھی

طیبہ جمال صاحب کے انتقال کے بعد اور حساس ہو گی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں کو دماغ پر سوار کرنا ذرا سی بات پر رونا آ جاتا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاجرہ بیگم کی شادی سکھر میں کسی دور کے رشتے دار سے کروائی ی گی تھی۔۔۔وہ لوگ اچھے کھاتے پیتے گھرانے کے تھے...شادی کے چند سال بعد ہی ہاجرہ بیگم اور احمد صاحب کراچی آ گ ئے۔۔۔

ہاجرہ بیگم کا ایک بیٹا وجدان تھا اور وجدان سے بڑی بہن آمنہ تھی جو شادی کر کے سعودیہ چلی گی تھی۔۔۔

"اماں کیا ہو گیا ہے اتنی سی بات پر آپ لوگوں نے پوری گلی کو جمع کروا دیا۔۔آپ کچھ اور لے لیتیں ضروری تھا کریلے لینے اور اگر ضروری بھی تھا تو مجھے بلا لیتیں میں لے آتا۔۔۔" وجدان ہاجرہ بیگم کو پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے کہنے لگا۔۔

"تم تو چپ رہو۔۔۔ہر وقت اسکی طرفداری کرتے ہو شرم نہیں آتی۔۔۔۔اور خبردار اب جو اوپر جانے کی کوشش بھی کی ہو تو۔۔۔اب ہمارا ان سے کوئی ی واستہ نہیں ہے۔۔۔جو چیز مجھے اچھی لگتی ہے وہ اسے مل جاتی ہے اب گھر کا سب سے بڑا پورشن بھی تو اسی کو مل گیا نا۔۔۔" ہاجرہ بیگم پانی کا گھونٹ لیتے ہوئے بولی۔۔۔

"اسے زرا خیال آیا بڑی بہن ہوں میں اسکی۔۔۔" ہاجرہ بیگم کہتی اپنے کمرے میں چلی گی۔۔۔

طیبہ صحیح کہہ رہی تھی حالات بگڑ رہے ہیں جلد ہی کچھ کرنا ہوگا۔۔۔وجدان سامان کو جگہ پر رکھتا ہوا سوچنے لگا۔۔

❤❤❤❤❤

"کیا ہوا امی۔۔۔مایا امی کے لیے پانی لاؤ۔۔۔" طیبہ فاطمہ کے پاس بیٹھ کر پوچھنے

لگی۔۔۔

"نہیں رہنے دو۔۔۔بس میری تو بھوک پیاس ہی ختم ہو گی ہے آپا کی بد تمیزی اب نہیں برداشت کروں گی بہت ہو گیا۔۔۔

وہ بڑی ہیں تو جو دل میں آئے گا کریں گی۔۔۔

"امی ہوا کیا ہے۔۔۔"طیبہ پریشانی کے عالم میں پوچھنے لگی۔۔

"کچھ نہیں جاؤ کھانا بناؤ اور میں تھوڑی دیر سو رہی ہوں۔۔۔"فاطمہ بیگم کمرے میں چلی گئی یں

"طیبہ۔۔۔"مایا نے سوچنے والے انداز میں اسے پکارا

"ہہمم۔۔۔"طیبہ صرف اتنا ہی کہہ سکی

"مجھے خطرِ کی گھنٹی سنائی ی دے رہی ہے۔۔"وہ اب طیبہ کو دیکھ رہی تھی۔طیبہ نے بھی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

"کیا مطلب۔۔۔"طیبہ اسکی بات کو سمجھ نہیں پائی ی

"تمھاری اور بھیا کی شادی کا اب کوئی ی چانس نہیں مائے کیوٹ سیسٹر قسمے۔۔۔"وہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا گال کھینچ کر بھاگ گی کیونکہ وہ جان گی تھی کے اب روکی تو مار پکی۔۔۔

"مایا۔۔۔۔بد تمیز "۔۔سچ میں کالی زبان ہے صحیح کہتا ہے وجدان۔۔۔طیبہ بھی بر برا کر کام میں لگ گی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"کہاں تھی یار کب سے کال کر رہا ہوں۔۔۔"وجدان نے پیار بھرے لہجے میں پوچھا

"وہ نا میں آپکے خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔"کہتے ہوئے مایا خود زور سے ہنسنے لگی

"مایا کی بچی تم کب سدھرو گی۔۔۔"اور طیبہ کا فون تمھارے پاس کیا کر رہا ہے۔۔

"یہ آپ سب مجھے سدھارنے میں کیوں لگے ہوئے ہیں۔۔۔

پہلے مجھے اچھے سے بگڑنے تو دیں پھر سدھار لیجیے گا۔۔میں معصوم تو معصومانہ شرارتیں کرتی ہوں۔۔۔اور زرا سوچیں آپ بورنگ آپکی وہ مسز انتہا کی بورنگ میں نا ہوں تو سوچیں کتنی بورنگ ہو گی آپ دونوں کی لائی ف۔۔"مایا اپنی اہمیت کا احساس دلا رہی تھی۔۔

"ارے ہاں چڑیل آپ نا ہوتی تو ہم کیا کرتے۔۔۔آپ تو ہمارا کوہ نور ہو۔۔چلو اب سن

لی تعریفیں اپنی۔۔۔دو اپنی بہن کو فون۔۔۔" وجدان بھی اسے مکھن لگانے لگا

"فلحال وہ نہار ہی ہے۔۔۔تو جب آئے گی تو بتادونگی اور ویسے بھی فارغ نہیں ہوں میں بہت کام ہے اتنے پیسے کمالیاہیں زرا اڑا کر تو آؤ۔۔" مایا فخر سے کہنے لگی

"اچھا۔۔۔کہاں سے کمالیاہیں۔مجھے بھی تو پتا چلے یہ پیسوں کی بارش کہاں سے ہو رہی ہے۔۔۔" وجدان نے اسکی امیری کا راز جاننا چاہا

"My one and only ludo star ✌ "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہاہاہاہا۔۔۔وجدان اسکی بات پر قہقہ لگانے لگا۔

"ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔دیکھیں رشتہ ایک طرف مگر میں اپنے لڈو کی انسلٹ برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔مجھے امیر کرنے میں اسکا بہت بڑا ہاتھ ہے۔۔۔تو اپنی ہنسی پر کنٹرول کریں" مایا نے سنجیدگی کے ساتھ کہا

"اوکے لڈو کی بیل گیٹس۔۔" 😀🌟🌟 وہ اب بھی اسکی بات پر ہنس رہا تھا۔۔

"ہمممم میں آپ جیسے لڈو خوروں سے بات نہیں کرتی بائے۔۔۔" اس نے فون بند

کر کے بیڈ پر رکھ دیا

"ہممم بڑے آئے۔۔بندر کیا جانے ادرک کا سواد۔۔"وہ بڑبڑانے لگی۔

"کیا ہو گیا ہے خود سے باتیں کر رہی ہو خیریت ہے..."طیبہ ٹاول سے بال سکھاتی ہوئی ی پوچھنے لگی

"وجدان بھائی ی کی کال تھی۔۔۔"وہ لڈو میں مگن بول رہی تھی۔۔

"کیا بول رہا تھا۔۔۔یار مایا مجھے اتنا ڈر لگ رہا ہے پتا نہیں کیا ہو گا ہمارا۔۔۔طیبہ اسکا جواب سنے بنا پھر بولی وہ بالوں کو سنوارتے ہوئے کہنے لگی۔۔طیبہ کو اپنے بالوں سے بہت پیار تھا وہ اپنے بالوں کی کیئر سب سے زیادہ کرتی تھی۔۔۔کیونکہ اسکے بال وجدان کو پسند تھے۔

"طبّی تم نے مجھے بہت کچھ سیکھایا ہے۔۔۔اور میں جانتی ہوں تم بہت سمجھدار ہو مگر بہت حساس بھی ہو ہر بات کو ذہن پر سوار کر لیتی ہو۔۔"میں نے اب تک اپنی زندگی میں یہ سیکھا ہے

"سکے کے دو پہلو ہوتے ہیں۔۔۔اسی طرح ہماری زندگی میں آنے والی ہر خوشی اور

پریشانی کے بھی دو پہلو ہوتے ہیں یہ تو ہم پر ہے کہ ہم اپنی منفی سوچ سے اپنی خوشیوں کو خراب کرتے ہیں یا اپنی مثبت سوچ سے اپنی مشکلوں کو بھی آسان بنادیتے ہیں۔۔"

"اور پتا ہے طبّی بابا کے جانے کے بعد میں نے انھی چھوٹی چھوٹی چیزوں میں خوشیاں تلاش کی ہیں اور ہر بات کو ایک الگ انداز میں سوچنے لگی ہوں اور میں نے خود میں ایک مثبت تبدیلی پائی ی ہے۔۔۔"

جب بابا ہمیں چھوڑ کر چلے گ ئی ے تھے تب میں اللہ پاک سے بہت ناراض تھی روتی رہتی تھی تب تم نے ہی مجھے ایک بات سیکھائی ی تھی۔۔ تم نے کہا تھا۔

"مایا اللہ پاک ہم سے ہماری سب سے پیاری چیز لے کر آزماتا ہے۔۔۔ وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اسکا بندہ کس حد تک صبر کرتا ہے اپنی پریشانی میں کتنا اپنے رب کو یاد کرتا ہے۔۔ اور جو تم نمازیں چھوڑ رہی ہو اور یا سمجھ رہی ہو کہ اللہ پاک سے دور ہو کر تم پُر سکون ہو جاؤ گی تو تم خسارے میں ہو۔۔

اللہ پاک کو ہماری عباتوں کا ہمارے سجدوں کی ضرورت نہیں ہے ضرورت تو ہمیں اللہ پاک کی ہے اور بے شک وہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔۔۔"

"تم اس سیچویشن کو پوزیٹولی سوچو اور غور کرو بابا اللہ پاک کے پاس ہیں اور وہ تمھیں

یہ سب کرتے دیکھیں گے تو کیا خوش ہونگے انھوں نے ہمیں یا نہیں سیکھایا۔۔یہی وقت ہے مایا خود کو ثابت کرنے کا یہ بتانے کا کے ہمارے بابا کے جانے کے بعد بھی ہم انکی تربیت نہیں بھولے۔۔میری مایا بہت بہادر ہے۔۔"اور تم نے میرا ماتھا چوم لیا تھا۔۔مایا بولتے بولتے ماضی میں کھوسی گی تھی۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا میری چھٹکی میری باتوں کو اتنا غور سے سنتی ہے۔۔میں بھول گی تھی تھینک یو میری جان"طیبہ نے اسکے ماتھے کو چوم کر کہا۔۔۔

"اچھا بس اتنا پیار نا دیکھاؤ برتن نہیں دھونگی میں۔۔اور سنو تمھاری لائف کا گولڈن پریڈ تو اب شروع ہوا ہے۔۔لڑکیاں تو کتنا انجوائے کرتی ہیں منگنی کے بعد چھپ چھپ کر باتیں کرنا اور دعوت پر اپنے ان کو اشارے کرنا تمھیں تو یہ سب نصیب نا ہوا کیونکہ ہم سب تو ساتھ ہی رہ رہے تھے اب موقع ملا ہے تو مزے کرو اور اب بھا گو کتنا ٹائم ویسٹ کر دیا اتنی دیر میں تو میں کتنے پیسے کما لیتی۔۔۔"وہ طیبہ سے دور ہوتی اپنے موبائل میں مصروف ہو گی۔۔

"کتنی تیز ہو گی ہو تم مایا بڑی بہن سے ایسی باتیں کرتے ہیں آج سے تمھارے ڈرامے بند۔۔بگڑ گی ہو"طیبہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی

"اب بڑی بہن کو عقل دلانا بھی تو ضروری ہے۔۔ بابا کے پاس چلی گی تو یاد کرو گی۔۔۔"مایا ہنستے ہوئے بولی

"مایا۔۔۔ فضول نہ بولا کرو۔۔"طیبہ اسے گلے لگا کر کہنے لگی۔

"ارے مذاق کر رہی ہوں۔۔۔اتنی جلدی جان چھوڑ دوں بلکل بھی نہیں۔۔"مایا طیبہ کا گال کھینچتے ہوئے کہنے لگی اتنے میں طیبہ کا فون بجا

"جاو آگیا آپکے رانجھے کا کال "

ہاہاہاہا۔۔طیبہ ہنستی ہوئی فون اٹھا کر ٹیرس پر جانے لگی

"اور سنو سمجھا دو انھیں میرے لڈو کے بارے میں کچھ نا بولیں۔۔"مایا زور سے کہتی ہوئی پھر گیم میں مصروف ہو گی۔۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔"طیبہ نے مسکراتے ہوئے سلام کیا اور اپنے چہرے پر آئی ی لٹ کو اپنی انگلی سے مرانے لگی۔۔۔

"کہاں تھی طبّی مجھے کتنی ضروری بات کرنی تھی۔۔۔"وجدان ہاجرہ بیگم کی باتیں سن

کر پریشان ہو گیا تھا

"آج اماں بہت غصے میں تھی طبّی اوپر آنے سے بھی منع کر دیا ہے۔۔"وجدان نے بولنا شروع کیا تو طیبہ نے بیچ میں ٹوک دیا۔۔

وجی پلیز۔۔۔مجھے بھی بات کرنی ہے تم سے۔۔"طیبہ نے پیار سے کہا

"ہائے طبّی اتنے پیار سے کہو گی تو جان بھی دے دوں۔۔۔"وجدان بھی شوخی مارتے ہوئے کہنے لگا

"تم کب سے اتنے چیپ ڈائی یلا گزمارنے لگے ہو۔۔۔پھر کوئی ی فالتو فلم دیکھی ہے۔۔۔"طیبہ بھی آج موڈ میں تھی مایا کی باتوں سے طیبہ کے مزاج میں تبدیلی آئی ی تھی۔۔

"تم کچھ کہنے والی تھی کہو نا باتوں میں کیوں ٹائم لگا رہی ہو۔۔اماں آواز دے رہی ہیں۔"ہاجرہ بیگم کی آواز پر وجدان نے کام کی بات پر آنے کو کہا۔۔

"وجی پتا ہے مایا کہتی ہمیں پہلی بار اتنا اچھا موقع ملا ہے۔۔۔اس طرح چھپ چھپ کے باتیں کرنا اور لڑکیاں منگنی کے بعد ملنے کے موقعے ڈھونتی ہیں اور ایک ہم ہیں اوپر نیچے

رہتے ہیں جب دل چاہیے تم اوپر آجاتے ہو اور جب دل چاہتا ہے بات کر لیتے ہے۔۔وہ جو اڈوینچر ہوتا ہے منگنی والا چارم وہ تو اب مل رہا ہے میں تو اس ٹائم کو انجوئے کرونگی۔۔۔"طیبہ اپنے بالوں کی لٹ سے کھیلتی ہوئی کہہ رہی تھی۔۔۔اسکے چہرے کی مسکان دل کا حال بتا رہی تھی

"تم ہے یہ اڈوینچر لگ رہا ہے۔۔مجھے اماں کی باتیں پریشان کر رہی ہے اور طبّی تم انجوئے کر رہی ہو۔"وجدان کو بات عجیب لگی

"وجدان ہم بچپن سے ایک دوسرے کے نام سے جڑے ہوئے ہیں۔۔۔اور تم پریشان کیوں ہو رہے ہو تم ہی تو کہتے ہو جب کوئی ی راستہ نا ملے تو رب پر بھروسہ رکھنا چاہیے وہ سب بہتر کر دے گا۔۔۔اور فکر نہ کرو کچھ دیر کی ناراضگی ہے جلدی دیکھنا دونوں بہنوں کی لڑائی ی ختم ہو گی اور ہماری شادی جلدی ہو جائے گی۔۔۔"طیبہ آج اپنے مزاج سے ہٹ کر بات کر رہی تھی محبت تو تب سے تھی جب دسویں میں ان دونوں کا رشتہ پکا ہو گیا تھا۔۔مگر وہ اظہار نہیں کرتی تھی۔۔۔زندگی کے کچھ سالوں میں وہ کچھ زیادہ سنجیدہ ہو گی تھی۔۔۔باپ کی وفات نے بہت سے لوگوں کے اصل چہرے دیکھائے طیبہ نے زندگی کا ایسا روپ دیکھا کے اب وہ خاموش ہو چکی تھی۔۔

ہھم۔انشاءاللہ۔۔طبّی میں بعد میں بات کرتا ہوں اماں بلا رہی ہیں کہہ کر وجدان نے فون رکھ دیا۔۔۔

❤❤❤❤❤

وہ ٹیرس سے ہوتی ہوئی چھت پر چلی گی کبوتروں کو دانہ ڈالتی ہوئی ں کے ساتھ خود بھی گول گول گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔

"اہھم اہھم۔۔۔آج تو موسم بڑا سہانا ہے اور طیبہ میڈم کے تو رنگ ہی بدلے بدلے ہیں۔۔"مایا اسکے ہاتھ سے تھال لے کر چڑیوں کو دانہ ڈالنے لگی۔۔

طیبہ نے مایا کے ہاتھ سے تھال لے کر نیچے رکھی۔۔۔اور اسکے ساتھ گھومنے لگی۔۔۔

"ارے ارے بس کرو طیبہ چکر آرہے ہیں میں گری تو چھوڑونگی نہیں۔۔۔"اور وہ دونوں زمین پر گر گئی مایا طیبہ کو آنکھیں دیکھانے لگی جبکہ مایا کی شکل دیکھ کر طیبہ قہقہہ لگانے لگی اور مایا بھی اسکے ساتھ ہنسنے لگی۔۔

کافی دیر دونوں وہی بیٹھی مسکراتی رہیں۔۔۔بات ں کتی رہیں

"ایسے اچھی لگتی ہو طبّی مسکرایا کرو۔۔مایا اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی مسکرا کر کہنے

لگی۔۔۔

تھینک یو مایا بہت دنوں بعد زندگی میں کچھ بدلاو آیا ہے ورنہ زندگی بس گزرتی جا رہی تھی۔۔۔آج مجھے بھی لڈو کھیلاؤ۔۔۔طیبہ کی معصومانہ خواہش پر مایا مسکرانے لگی

چلو جی نیکی اور پوچھ پوچھ ایک اور بندی مل گی۔۔چلو آجاؤ آج تمھیں بھی ہراتے ہیں۔۔

❤❤❤❤❤

کھڑڑ کھڑڑ کی آواز پر طیبہ چولہے پر چائے رکھ کر بھاگی۔۔یہ معمول بن گیا تھا جب سے ہاجرہ اور فاطمہ بیگم کی لڑائی ہوئی تھی۔۔وجدان نے اپنی بائیک نکال لی تھی جسکی آواز پورا محلہ سنتا تھا یہ طیبہ کو بلانے کا طریقہ بن گیا تھا۔۔

طیبہ بھی آواز سنتے ہی سارا کام چھوڑ کر کھڑکی پر چلی جاتی تھی۔۔۔

طیبہ جب واپس آئی تو مایا بیلن لے کر کھڑی تھی۔۔۔اور طیبہ کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کھا جائے گی۔۔

کیا ہوا۔۔۔طیبہ اسکے اسطرح گھورنے پر ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔

"کیا ہوا۔۔۔میں تمھیں بتاتی ہوں کیا ہوا کی بچی میرے لیے پراٹھا بنانے والی تھی ناتم اور چولھے پر فرائی نگ پین جلتا ہوا چھوڑ دیا پورا گھر دھوا دھوا ہو گیا۔۔۔"مایا اسکے پیچھے بیلن لے کر بھاگ رہی تھی اور طیبہ سوری سوری کہتی اس سے بچ رہی تھی۔۔۔

میری چائے کے نیچے چولھا نہیں جلایا اور وہ بھاگتی بھاگتی تھک گی تھی دونوں کی ٹرین بیڈ روم میں آکر رکی اور دونوں بیڈ پر دھڑم سے گر گئی۔۔۔

"تھکا دیا مایا تم نے۔۔۔اتنا بھی کوئی ی اپنی معصوم بہن کو بھگاتا ہے۔۔۔"طیبہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی ی تھی

"معصوم ہاں کہاں کون معصوم۔۔۔اپنے رانجھے کی کھٹارا بائی یک کی گھڑرڑ گھڑرڑ پر کیسے بھاگ بھاگ کر جاتی ہو۔۔۔۔اور بہن نے زرا سا کیا بھگا یا تم نے ہائے ہائے شروع کر دیا۔۔"وہ بھی مایا تھی ایسے کیسے بخش دیتی

"آاللہ مایا تم تو اسکے پیچھے پڑ گی ہو۔۔کتنا خیال کرتا ہے وہ تمھارا۔۔"طیبہ اسکے ہاتھ سے بیلن لے کر کچن کی طرف بڑھ گی۔۔۔

"ہاں وہ تو ہے اکلوتی کزن اور سالی ہوں میں انکی۔۔۔"نخرے اٹھانا تو بنتا ہے۔۔۔وہ سلپ پر بیٹھ کر سیب کھاتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

"میں بھی تو اسکی کزن ہوں۔۔۔"طیبہ روٹی بیلتے ہوئے بولی۔۔۔

تم تو انکی ہونے والی زوجہ محترمہ ہو۔۔۔مایا کھکھی کرتی کہنے لگی۔۔

"چلو اب اترو موٹی سلپ ایک دن ٹوٹ جائے گی۔۔۔روز بیچاری تمھارا وزن اٹھاتی ہے۔۔۔"طیبہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر نیچے اتارتی کہنے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤

دن گزرتے گے ہاجرہ بیگم اور فاطمہ بیگم کا جب بھی آمنا سامنا ہوتا تھا ایک دوسرے پر طنز کے تیر ضرور چلاتی تھی۔۔۔محلے والے سب حیران تھے جن بہنوں کے بیچ اتنا پیار تھا اچانک کیا ہو گیا۔۔۔

انکے بیچ کی غلط فہمیوں نے انکے دلوں کو دور کر دیا تھا اور اسکا انجام کوئی ی نہیں جانتا تھا

مایا اپنے آپ میں مگن تھی۔۔۔طیبہ اور وجدان اپنے گولڈن پریڈ کو انجوئے کر رہے تھے۔۔چھپ چھپ کر ملنا اور چھپکے چھپکے طیبہ کا وجدان کے من پسند کھانے بنا کر بھیجنا۔۔۔کس کو خبر تھی کہ انکے پیار کو نظر لگ جائے گی دو دل ملنے کی بجائے دور ہو جائیں گے۔۔۔

شبِ برات کی تیاریاں شروع تھی۔۔۔۔طیبہ نے وجدان کی پسند کا سوجی کا حلوا بنایا اور ڈوپٹا سر پر سیٹ کرتی وہ نیچے قدم بڑھانے لگی بہت ہمت جمع کر کے اسنے اس گھر میں قدم رکھا یہ وہی گھر تھا جہاں بچپن سے لے کر اب تک وہ بنا سوچے چلی گی اور آج اسے بہت سوچنا پڑا یہاں آنے کے لیے۔۔

ہاجرہ بیگم کچن میں کام کر رہی تھی۔۔۔جب طیبہ آہستہ سے چلتی ہوئی ی لاونج میں آئی ی جہاں وجدان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

وجدان طیبہ کو دیکھ کر حیران ہوا وہ ایک نظر کچن میں ڈالتا ہوا طیبہ کی طرف آیا۔۔۔

"طبّی تم یہاں کیوں آئی ی ہو۔۔۔"وجدان طیبہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے دروازے کے باہر لے گیا۔۔

"کیوں کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔میرا گھر نہیں ہے یہ تم نہیں چاہتے کے سب کچھ پہلے کی طرح ہو جائے۔۔"طیبہ اپنا ہاتھ چھرواتی کہنے لگی

""""طبّی میرا وہ مطلب نہیں ہے مگر تم جانتی ہو اماں غصے کی تیز ہیں وہ تمھیں کچھ کہہ دینگی تو مجھے اچھا نہیں لگے گا اسلیے کہہ رہا ہوں طبّی۔۔۔

وجدان کچن میں کام کرتی ہاجرہ بیگم کو ایک نظر دیکھ کر طیبہ کی طرف متوجہ ہوا

"وجی میں سن لو نگی ہمارے لیے۔۔۔" وہ جذبات سے بھرے لہجے میں بولی

"وجی میں تمھارے لیے حلوالائی ی تھی۔۔۔" وہ حلوے کی پلیٹ آگے بڑھاتی اسے دیکھنے لگی جذبات سے چور آنکھیں وجدان کو شرمندہ کر گی۔۔

"میرا پسندیدہ حلوااور وہ بھی میری طبّی کے ہاتھوں کا۔۔۔یہ میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔" وجدان ایک ہاتھ سے پلیٹ لیتا طیبہ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طیبہ ٹھیک ہے کہتی اوپر چلی گی۔۔

وجدان نے اسے نہیں روکا اور وہ اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔مگر وہ اسکی آنکھوں میں موجود آنسو دیکھ چکا تھا

"کیا ہوا حلوا پسند نہیں آیا تمھارے راجہ کو۔۔۔" مایا بالوں کی پونی ٹیل بنا کر کہنے لگی۔۔

وہ روز ہی طیبہ کے حوالے سے وجدان کو ایک نیا نام دے دیا کرتی تھی جس پر طیبہ سے ڈانٹ بھی کھاتی تھی اور پھر دونوں مل کر ہنستی بھی تھی

طیبہ جب سے اوپر آئی ی تو اداس سی بیٹھی تھی..

"بولو کیا ہوا ہے۔۔۔بھائی ی کے پاس گی تھی نا۔۔"مایا اسکا اداس چہرہ دیکھ کر پوچھنے لگی

"تمھیں یاد ہے مایا جب نانو حیات تھیں تو وہ ہم سب کے لیے چوڑی (چینی والی روٹی) بنایا کرتی تھی شبِ برات پر اور جب بھی وجدان آتا تھا تو وہ سوجی کے حلوے اور روٹی کی ضد کرتا تھا۔۔۔

اور جب نانو گرما گرم روٹی لاتی تھی تو وہ فوراً اسے توڑنا چاہتا تھا جذباتی کہی کا اور اپنا ہاتھ جلادیا کرتا تھا۔۔"طیبہ بچپن کے خوبصورت دنوں میں کھوسی گی تھی۔۔۔

"ہاں یاد ہے مجھے وہ سب سے پہلے روٹی کے چار ٹکڑے کرتے تھے پھر سب سے پہلے آپکو کھلاتے تھے پھر نانو خالہ اماں اور میری باری تک انکی روٹی ختم ہو جاتی تھی اور پھر میں بہت روتی تھی۔۔۔"وہ بولتے بولتے مسکرانے لگی اور طیبہ کے آنسو نکلنے لگے۔۔

"ارے رو کیوں رہی ہو۔۔۔مایا طیبہ کی آنکھ میں آنسو آتے دیکھ ڈر گی

"آج گھر بھی وہی تھا شخص بھی وہی تھا مگر حالات بلکل مختلف تھے۔۔۔

ہم برسوں سے ساتھ چلتے مسافر ہیں روبرو بھی ہیں مگر ساتھ نہیں ہیں۔۔آج اسنے مجھے گھر میں آنے بھی نہیں دیا اور حلوا بھی نہیں کھلایا۔۔"طیبہ گھٹنوں میں منہ چھپائے روںے لگی۔۔

"ارے میری پیاری بہنا..ایسے کون روتا ہے تم دونوں دور ہو تو کیا ہوا دل تو جڑیں ہوئے ہیں تم دونوں کے اور یہ کیا کوئی کم بات ہے۔۔"وہ اسکے چہرے پر آئے آنسو صاف کرتی کہنے لگی۔۔

"ارے اب بس کرؤ طبّی آج کی رات اللہ پاک سے اپنی ساری خواہشیں پوری کروانے والی رات ہے..تم ہی تو بتاتی تھی

"شبِ برات والی رات اللہ پاک اپنے بندوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کوئی ہے جو مجھ سے مانگے آج ہمارے اعمال لکھے جائیں گے۔۔۔تم سچے دل سے دعا کرو اور اللہ پاک تو ہماری نیتوں کو جانتا ہے۔۔۔وہ ہمارے گھر کی خوشیاں لوٹا دے گا۔۔۔بے شک اللہﷻ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے وہ اپنے بندوں بہت پیار کرتا ہے۔"

"اب چلو تم بھی اٹھو۔۔دعا میں دیر نہیں کرتے۔۔۔۔اور ہاں اللہ سے اپنے لی بہتری مانگنا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں چلی اتنی ساری وشز جمع کی ہوئی ہیں آج ساری پوری کروالو نگی۔۔انشا٦اللہ"

"اب تمھاروالا تو مل گیا۔۔۔میرا والا بھی بھیج دیں۔۔۔"مایازبان دانتوں میں دبائی یں بولتی نکل گی۔۔اسکی باتوں سے طیبہ کا موڈ بھی اچھا ہو گیا تھا۔۔

"شرم کرو بڑی بہن کے سامنے ایسی باتیں کرتی ہو۔۔"طیبہ اسے آنکھیں دیکھانے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"یااللہ ہم دونوں کودلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت تو نے ہی ڈالی ہے۔۔۔ہماری پاک محبت کو ہمیشہ پاک رکھنا ہم ایسا کچھ نا کر دیں جس سے آپ ناراض ہوں۔۔اللہ پاک پلیز خالہ اور امی کے دل پھر سے ملادے۔۔۔ہم آپکے کن کے محتاج ہیں یارب ہماری دعاؤں کو سن لے۔۔ہمیں وہ عطا کر جو ہمارے حق میں بہتر ہے۔یا اللہ پاک ہم تیرے کن کے محتاج ہیں یارب تم ہی ہماری دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔۔۔"وہ پوری رات دعایں کرتی رہی اور پوری رات اللہ کی عبادت میں گزاری۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کوئی بہت دینی نہیں تھی مگر نماز باقائدگی سے ادا کرتی تھی۔اسلام کے بارے میں نئی نئی باتیں جاننا اسے اچھا لگتا تھا۔طیبہ کا دل چویا جتنا چھوٹا تھا کوئی پاس کھڑا ہو کر چٹکی بھی بجائے تو وہ ڈر جاتی تھی۔۔وہ چنچل سی تھی ہنستی کھلکھلاتی رہتی تھی گھر کی سب سے بڑی لڑکی تھی اس لیے لاڈ میں پلی تھی کھانا پکانے کا اسے بہت شوق تھا جب جمال صاحب حیات تھے تو دونوں اتوار کو مل کر کھانا بناتے تھے۔۔۔طیبہ کو پکانے کا شوق اپنے ابو سے وراثت میں ملا تھا۔۔۔لیکن ابا کی وفات کے بعد وہ زرا سی خاموش اور سنجیدہ ہو گی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE

رات میں تھوڑی دیر وجدان سے بات کی اور پھر قرآن پاک کی تلاوت کرنے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤

"امی آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔"مایا سامان کچن میں رکھتی ہوئی پانی کا گلاس فاطمہ بیگم کو تھمایا۔۔

"سب خیر ہے نا مایا۔۔۔مارکٹ میں کچھ ہوا تھا کیا۔۔"فاطمہ بیگم اور مایا مارکٹ سے کچھ سامان لے کر آئی تھی تب سے دونوں خاموش تھیں اور طیبہ کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔۔

"جب تک تمھاری خالہ یہاں ہے تو خیر کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔"فاطمہ بیگم کی آنکھ سے آنسو بہرنے لگے۔۔۔۔آج پہلی بار انھوں نے اپنی بہن کے بارے میں ایسی باتیں کہی تھی۔

"امی آپ خالہ کے بارے میں ایسا کیوں بول رہی ہیں۔۔۔وہ ناراض ہیں ہم چلتے ہیں نا دیکھنا آپ جائی یں گی تو وہ مان جائی یں گی۔۔۔"طیبہ ماں کا ہاتھ تھام کر بولی کیوں جاؤ میں چھوٹی ہوں تو کیا ہر بار میں جاؤ اور وہ جو کر رہی ہیں میری بیٹیوں کے ساتھ کوئی ی سگی خالہ ایسا کرتی ہے.."وہ اپنی آنکھ سے آنسو صاف کرتی کمرے میں چلی گی۔۔

"مایا کیا ہوا ہے۔۔امی ایسے کیوں کہہ رہی ہیں"طیبہ پریشانی کے عالم میں مایا کے پیچھے گی۔۔

"ہونا کیا ہے شادی کر رہی ہیں خالہ اپنے بیٹے کی اپنی دیورانی کی بیٹی سے..."مایا خود کو نارمل کرتی کہنے لگی۔۔۔یہ بات طیبہ پر بجلی بن کر گری تھی۔۔۔اسے لگا کہ اسنے کچھ غلط سن لیا ہے

"کیا بول رہی ہو مایا دماغ صحیح ہے۔اتنی فضول بات تم نے سوچی بھی کیسے۔"وہ مایا کو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی طرف موڑ کر پوچھنے لگی۔۔۔

"میں نے نہیں سوچی خالہ جان باہر پروس کی آنٹی سے باتیں کر رہی تھی میرے شوہر کی بھتیجی آرہی اور دیکھنا عید کے بعد کیسی شادی کی کیسی رونق لگے گی اس گھر میں۔۔"

مایا نے ساری بات بتادی

"تم مذاق کر رہی ہو نا مایا اور اگر یہ مذاق ہے تو اب تم نا مجھ سے بلکل بات نا کرنا بہت بڑی ہو تم۔"طیبہ کی آنکھوں سے خود با خود آنسو نکلنے لگے۔۔وہ بیڈ پر بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی آج آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

طبّی تم وجدان بھائی سے بات کر و وہ خالہ سے بات کریں گے۔۔۔۔مایا اسے روتا دیکھ کر کہنے لگی۔۔

❤❤❤❤❤

رمضان شروع ہونے میں صرف پانچ دن باقی تھے۔۔۔طیبہ نے اس دن کے بعد کسی سے کوئی زیادہ بات نہیں کی۔۔وجدان سے بھی کوئی بات نہیں ہوئی

تھی۔۔۔

طیبہ صبح سے بے چین تھی۔۔ہمت کر کے وجدان کو کال ملائی ی۔۔۔

"ابھی کے ابھی اوپر آؤ مجھے بات کرنی ہے۔۔"طیبہ نے سخت لہجے میں وجدان سے کہا

"کیا ہوا طبّی کوئی ی مسلہ ہے۔۔۔"وجدان اسکی آواز کی سختی کو بھانپتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

"مجھے بات کرنی ہے یہ کافی نہیں ہے۔۔۔"وہ اب بھی غصے میں تھی وجدان کو عالیہ کے ساتھ اندر جاتے دیکھ چکی تھی۔۔تب سے بے چین مچھلی کی طرح مچل رہی تھی۔

"طبّی ابھی گھر میں مہمان آئے ہیں میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں"اور یہ کہہ کر وجدان فون واپس رکھ کر سب کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔۔

"میں ضروری نہیں ہوں تمھارے لیے وجدان احمد تم مجھ سے یوں دستبردار نہیں ہو سکتے۔۔"اسنے اپنی آنکھ میں آیا آنسو صاف کیا۔۔۔

****

وجدان شام سے کال کر رہا تھا مگر طیبہ فون نہیں ریسو کر رہی تھی۔۔۔اسنے مایا کا نمبر ملایا

مایا۔۔۔

جی۔۔۔ بلکل پھیکا سا جواب آیا مایا کی طرف کے جیسے کسی انجان سے بات کر رہی ہو

"طبّی کہاں ہے۔۔۔۔"اسنے بھی صاف بات کی

"کچن میں ہو گی۔۔۔"مایا نے بھی صاف بتا دیا

"تم ایک کام کرو گی۔۔"واجدان نے التجائی ی لہجے میں کہا۔

"بولیں۔۔۔"مایا کو کچھ سمجھ نہیں آیا کیا بولے

"اسے چھت پر لے آؤ۔۔۔ باقی بات میں خود کر لونگا۔۔۔"وجدان نے کام بتایا

"ٹھیک ہے میں اوپر جا رہی ہوں آپ آجائیں۔۔۔"مایا بیڈ سے اٹھی اور کچن کی طرف بڑھ گی۔۔

"طبّی کیا بنا رہی ہو بہت اچھی خوشبو آرہی ہے۔۔"کچن میں آتے ہی مایا نے پوچھا

مایا کی بات پر طیبہ نے اسکی طرف دیکھا چہرے پر کوئی ی تاثر نہ تھا۔۔۔

"قیمہ کریلے۔۔۔"اسنے پھیکے سے لہجے میں بولا۔۔۔

مایا کا منہ بن گیا۔۔اللہ مایا تو بھی کیا بولتی ہے وہ سوچھنے لگی اور اپنی بات پر خود ہی ہنسنے لگی۔۔۔

"اچھا چلو ناطبّی چھت پر کھلی ہوا کھا کر آتے ہیں۔۔۔ تمھارا موڈ بھی اچھا ہو جائی یں گا۔"وہ طیبہ کا ہاتھ پکڑ کر اوپر لے جانے لگی۔۔

"میرا موڈ بلکل ٹھیک ہے جاؤ مایا کھانا پکانے دو۔۔۔"طیبہ اپنا ہاتھ مایا کے ہاتھ سے ہٹاتی ہوئی ی کہنے لگی

"چلو نہ یار دیکھ رہا ہے مجھے کتنی ٹھیک ہوا ایک دن میں آنکھوں کے نیچے ہلکے آ گے ہیں چلو کچھ دیر ہوا کھو گی تو فریش ہو جاؤ گی۔۔۔"

مغرب ہونے والی ہے کیوں اوپر لے جا رہی ہو مایا ماما ڈانٹے گی۔۔۔وہ دونوں سڑھیاں چڑھنے لگی طیبہ مسلسل منع کر رہی تھی مگر مایا کس کی سننے والی تھی۔۔

مایا کھلے آسمان کے نیچے گھومنے لگی وہ جب بھی دکھی ہوتی یا خوش ہوتی تو چھت پر آجایا

کرتی تھی۔۔۔لڈو اور ناولز پڑھنے کے علاوہ یہ بھی اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔۔وہ اکثر چھت پر ہی ناولز پڑھا کرتی تھی۔۔۔

اب کیا کریں۔۔۔طیبہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

"جو ہر بار کرتی ہو آنکھیں بند اور گہرا سانس لو۔۔۔اپنے اندر کی ساری پریشانیوں کو باہر پھینک دو۔۔"مایا نے اسے ٹینشن ریلیز کرنے کا آسان حل بتایا۔۔

طیبہ چلتی ہوئی ی چھت کے کنارے پر آئی ی جہاں سے وہ نیچے کا نظارہ بہت آرام سے کر سکتی تھی۔۔۔طیبہ نے نیچے دیکھا تو اسکی نظر عالیہ اور ہاجرہ بیگم پر گی جو مسکراتی ہوئی ی کہی جا رہی تھی۔۔۔طیبہ کا دل پھٹنے کو تھا

طبّی کیا ہوا۔۔۔مایا طیبہ کے پاس آکر پوچھنے لگی۔۔طیبہ کی نظریں صرف ان دونوں کو جاتا دیکھ رہی تھی طیبہ کی نظروں کو جانچتے ہوئے جب مایا نے دیکھا تو وہ دونوں روڈ کروس کر چکی تھیں۔۔

"طبّی چلو نیچے چلتے ہیں۔۔"وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے لے جانے لگی۔۔۔

جب طیبہ اسکا ہاتھ چھڑا کر دور ہوئی ی۔۔۔"میں تم لوگوں کو کھیلو نا دیکھ رہی ہو جس کا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو دل چاہتا ہے کر کے چلا جاتا ہے انسان ہوں میں دل ہے میرے سینے میں بھی جو دکھتا ہے تکلیف مجھے بھی ہوتی ہے..." اسکی آواز میں کرب تھا جو مایا نے بخوبی محسوس کیا۔۔

"طبّی تم جیسا سوچ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ ہم سب تم سے بہت پیار کرتے اور تمھیں تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔۔" مایا اسکے چہرے کو ہاتھوں میں لیتی ہوئی ی کہنے لگی۔۔

"کیسی محبت ہے یہ ہاں وہ جو مجھ سے پیچھلے نا جانے کتنے سالوں سے محبت کے دعوے کرتا رہا آج کسی اور سے شادی کر رہا ہے وہ خالہ جو مجھ پر جان دیتی تھی بیٹی بیٹی کہتی انکی زبان نہیں تھکتی تھی آج دیکھو کیسی پلٹی جن کی برائیاں کرتی تھی پورا دن آج اس سے اپنے بیٹے کی شادی کروا رہی ہے۔۔۔" طیبہ اپنے اندر کا سارا غبار نکال رہی تھی

"ایسی ہوتی ہیں خالہ اتنی جلدی تو گرگٹ رنگ نہیں بدلتا جتنی جلدی انھوں نے بدلہ ہے خالہ تو جان دیتی ہے اپنے بہن کے بچوں پر اور انھوں نے ہمارے پیٹھ پر چھرا کھوپ دیا۔۔۔" وہ مایا کا ہاتھ جھٹک کر بولی

"طیبہ۔۔۔" ایک کڑک دار آواز سے وہ دونوں ہل کر رہ گی وجدان نے انکی ساری باتیں سن لی جو ابھی ابھی ہوئی ی اپنی ماں کی ایسی تذلیل وہ کیسے سن سکتا تھا۔۔۔

"نیچے جاؤ مایااور سیدھا نیچے جانا۔۔۔"وجدان دونوں کے مقابل آکر کھڑا ہو گیا وہ بول مایا کو رہا تھا مگر دیکھ طیبہ کو رہا تھا..آج کتنے سال بعد اسنے طیبہ بولا تھا۔۔۔

طیبہ بھی اسکے سامنے سے جانے لگی جب وجدان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھنچا پکڑا اتنی مضبوط تھی کہ طیبہ کے ہاتھ پر انگلیوں کے نشان بن گے۔۔

"کیا بول رہی تھی۔۔۔"وجدان طیبہ کو اپنے سامنے کر کے پوچھنے لگا

"ہاتھ چھوڑو میرا میں تمھیں جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔۔۔"وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔

"جواب تو دینا ہوگا۔۔۔۔میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میں جسے اتنی محبت کرتا ہوں وہ میری ماں کی عزت تک نہیں کرتی۔۔۔افسوس ہوا مجھے آج تمھاری باتیں سن کر"وجدان اسکا ہاتھ چھوڑ چکا تھا

"کونسی محبت کی بات کر رہے ہوں تم وجدان احمد زرا مجھے بھی پتا چلے اگر تمھیں زرا سی بھی محبت ہوتی تو تم اپنی امی سے بات کرتے لیکن تم کیوں بات کرتے تمھارے لیے تو آگی نہ تمھاری چہیتی سکھر سے"بولتے بولتے طیبہ کا گلہ خشک ہوا اسنے سانس بحال کر

کے پھر بولنا شروع کیا

"دل ہار گئی ہے ہونا اسکی خوبصورتی پر..."طیبہ زبان سے بولتی آنسو دل میں اتار رہی تھی وہ وجدان کی آنکھوں میں دیکھتی کہنے لگی

"کہاں سے آ گی ہے تمھارے دماغ میں یہ فضول باتیں طبّی تمھیں انداز ہے تم کیا کہہ رہی ہو۔۔"وجدان کو اسکے لفظوں پر یقین نہیں آ رہا تھا

" صحیح کہہ رہی ہوں بہت تماشے ہو گے۔۔۔اگر تم کل تک خالہ کو لے کر نہیں آئے میرے گھر تو تم اس رشتے کو ختم سمجھنا اور کر لینا اپنی سکھر والی سے شادی۔۔۔"وہ اسے خود سے دور کرتی کہنے لگی

"رشتے شرطوں پر نہیں بنتے طبّی۔۔۔چند سال پہلے تم نے ہی کہا تھا نا جب میں نے نکاح کی بات کی تھی

جب تم نے کہا تھا کہ ابھی مجھ پر گھر کی ذمے داری ہے تم میرا انتظار کرو گے نا اور چار سال بعد بھی میں اپنے وعدے پر قائم ہوں تمھیں اپنی امانت سمجھتے ہوئے زندگی کی ہر خوشی غم میں, میں تمھارے ساتھ تھا۔۔۔"

"اوہھو آج تم نے اسکا احسان بھی جتا دیا۔۔۔ صرف تم نے ہی قربانی نہیں دی میں نے بھی تمھارے لی اپنا(ایم بی بی ایس)کاخواب ادھورا چھوڑا اپنی اسکولر شپ چھوڑ دی میں نے تمھاری خاطر۔۔۔ تمھاری خوشی کے لیے"

"میرے لیے نہیں اپنے لیے چھوڑا تھا۔۔ تم نے آج تک جو کچھ کیا اپنے لیے کیا۔۔۔"وجدان غصے میں کیا بول گیا تھا طیبہ سکت کھڑی صرف اسے دیکھتی رہی۔۔

"اور ایسے تو ایسے ہی صحیح کل سے کیوں آج سے وجدان احمد کا تم سے کوئی ی واسطہ نہیں۔۔۔"وہ کہہ کر رکا نہیں

طیبہ سکت کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

"وہ کہنا سکا بے وفا مجھے
جاتے جاتے خود غرض کہہ گیا"

"طیبہ کہاں ہے۔۔۔"فاطمہ نے مایا کو کچن میں کام کرتے دیکھا تو حیرانی سے پوچھا۔۔۔

"وہ چھت پر ہوا کھانے گی ہے۔"مایا گھبرا کر بولی

"یہ کون سا وقت ہے چھت پر جانے کا میں نے کتنی بار منع کیا ہے تم دونوں کو مغرب پر اوپر نا جایا کرو۔۔۔جاؤ بلا کر لاؤ اسے۔۔"فاطمہ بیگم کی ڈانٹ پر وہ جی کہتی چھت پر چلی گی۔۔

طیبہ زمین پر نڈھال پڑی تھی چارپائی کے سہارے بیٹھی وہ آنکھیں جھپکائے بنا آسمان کو تکتی جا رہی تھی۔۔۔

طیبہ۔۔۔مایا اسے پکارتی ہوئی اسکے پاس آئی ی

"طبّی کیا ہوا وجدان بھائی ی نے کچھ کہا مجھے بتاؤ طبّی میری طرف دیکھو"وہ طیبہ کا چہرہ اپنی طرف موڑ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

"چھوڑ کر چلا گیا وہ مجھے۔۔۔"وہ اتنا کہہ پائی ی اور مایا کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔

اس آسمان کی طرح بلکل تاریخ کر گیا وہ میری زندگی کو۔۔۔میری حیات تو اس سے تھی میں تو اسکے سہارے جی رہی تھی۔۔۔چاند بادلوں میں چھپا ہوا تھا آسمان پر کالی گھٹائیں چھائی ی ہوئی ی تھی۔۔

طیبہ مایا نیچے آؤ جلدی۔۔فاطمہ بیگم کی آواز پر مایا نے دروازے کی طرف دیکھا

"طبّی اٹھو ماما بلا رہی ہے طبّی ایسے جاؤ گی ماما سو سوال کریں گی ہمت کرو ہم نیچے جا کر بات کرتے ہیں طبّی رونا نہیں ہے تم تو میری بہادر بہن ہو روتے نہیں ہے۔۔۔"وہ اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی مگر طیبہ کے آنسو تھم نہیں رہے تھے۔۔

"طبّی تم روگی تو ماما کو تکلیف ہوگی اور ہم دونوں نے ایک وعدہ کیا تھا کہ ہم کبھی ماما کو تکلیف نہیں دینگے۔۔۔ چلو بس اب رونا نہیں ہے اٹھو شاباش" مایا طیبہ کی ایسی حالت دیکھ کر خود پریشان ہوگی تھی۔۔وہ اسکے آنسو پونچ کر اسے سنبھالتی نیچے آئی ی۔۔

طیبہ اپنے کمرے میں جا کر بیڈ پر اوندھی لیٹ گی۔۔وہ تکیہ میں سر دیا رو رہی تھی۔۔آنسو تکیہ میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔۔اور حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔۔۔

مایا نے مشکل سے فاطمہ بیگم کو سمجھایا کہ اسکی طبیعت خراب تھی تو دوا لے کر سو گی ہے۔۔۔

مایا سارا کام کر کے کمرے میں آئی ی تب بھی طیبہ بیڈ پر الٹی لیٹی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

وجدان کے دماغ میں طیبہ کی باتیں گھوم رہی تھیں وہ غصے میں گاڑی کی چابی لے کر باہر نکل گیا پیچھے عالیہ آواز دیتی رہی مگر اسنے نا سنی۔۔

"دل ہار بیٹھے نا اسکی خوبصورتی پر۔۔۔۔" وجدان نے اسٹیرنگ گھومایا

"اگر تم کل تک خالہ کو لے کر نہیں آئے میرے گھر تو تم اس رشتے کو ختم سمجھنا اور کرلینا اپنی سکھر والی سے شادی۔۔۔" وجدان کی آنکھ سے ایک آنسو بہتا اسکی شرٹ میں جذب ہو گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوہھو آج تم نے اسکا احسان بھی جتا دیا۔۔۔ صرف تم نے ہی قربانی نہیں دی میں نے بھی تمھارے لی اپنا (ایم بی بی ایس) کا خواب ادھورا چھوڑا اپنی اسکولرشپ چھوڑ دی میں نے تمھاری خاطر۔۔۔ تمھاری خوشی کے لیے"

وجدان کا سر پھٹ رہا تھا طیبہ کی باتوں نے اسے اپنے اسیر میں لے لیا تھا۔۔اسنے بریک پر پاؤں رکھا اور سر سیٹ پر ٹکا دیا۔۔۔ مغرب کی آذانیں ہو رہی تھی سورج ڈوبنے کو بے تاب تھا۔۔۔

وجدان گہرا سانس لے کر گاڑی سے نکلا اور چلتے چلتے ساحل تک پہنچ گیا وہ اپنی دھن میں چل رہا تھا۔۔۔ لہروں سے زرا فاصلے پر وہ جوتے اتار کر ریت پر بیٹھ گیا۔۔ کبھی کوئی ی لہر آ کر اسے چھو جاتی وہ اپنی سوچوں میں ڈوبتے سورج کو تکنے لگا۔۔

"طبّی تمھیں زرا احساس نہیں ہوا یہ سب کہتے ہوئے۔۔۔ یہ اچھا نہیں کیا تم نے طبّی میں نے اپنی زندگی تم تک وقف کر دی اور تم نے کتنی آسانی سے مجھ پر الزام لگا دیا تم نے سوچا بھی کیسے کے میں کسی اور کے بارے میں سوچوں گا۔۔ میری سانسیں بستی ہیں تم میں۔۔۔" وہ لہروں کو آتا جاتا دیکھ رہا تھا

"تم نے میری محبت پر شک کیا طبّی کاش تم میری بات سن لیتی کاش تم وہ سب نا کہتی۔۔۔ آج تم نے وجدان احمد کو توڑا ہے اب وہی ہو گا جو تم چاہتی ہو وجدان احمد زبردستی کسی کی زندگی میں نہیں رہتا۔۔۔" وہ اپنی سوچوں میں کھویا نا جانے کتنی دیر وہی بیٹھا رہا سورج ڈھل چکا تھا۔۔ وجدان کا موبائل کب سے بج رہا تھا اسنے پوکٹ سے موبائل نکالا تو عالیہ کا نام جگمگا رہا تھا۔۔۔

اسنے بیزاری سے موبائل کو دیکھا اور کال کاٹ دی موبائل پر ٹائم دیکھا تو آٹھ بج رہے تھے۔۔ وجدان ہاتھ میں جوتے پکڑے ساحل پر چلنے لگا۔۔

یہ ان دونوں کی پسندیدہ جگہ تھی سب مل کر اکثر ساحل پر آیا کرتے تھے۔۔فاطمہ بیگم اور ہاجرہ بیگم باغ میں بیٹھ جاتیں تھیں اور مایا بچوں کے ساتھ کھیلتی تھی اسے بچے بہت پسند تھے۔۔۔وجدان اور طیبہ ساحل پر لمبی واک کے لیے نکل جاتے تھے۔۔۔اور باتیں کرتے انھیں وقت کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا۔۔

وجدان انھی واقعوں کو یاد کرتے ہوئے آگے بڑھتا جارہا تھا۔۔۔

"وجی۔۔۔ تمھیں مجھ سے محبت کب ہوئی ی۔۔"طیبہ لہروں کو پاؤں پر محسوس کرتی ہوئی ی بے سود سی پوچھنے لگی

"پتا نہیں۔۔۔"وجدان بھی اسکے ساتھ ساتھ چلتا ہوا بولا

"یہ کیا بات ہوئی ی تمھیں پتا ہی نہیں کہ تمھیں مجھ سے محبت کب ہوئی ی۔۔"طیبہ سوالیہ نظروں سے وجدان کو دیکھ رہی ہے۔۔

"جب میں تم سے ملا ہر بار مجھے تم سے محبت ہوئی ی اور ہر بار میں نے اپنی محبت میں شدت پائی ی ہے۔۔۔"وجدان محبت سے کہہ رہا تھا۔۔

"سب سے پہلے کب ہوئی ی۔۔۔"طیبہ نے نیچے جھک کر پانی ہاتھ میں لیا اور ساحل کا

پانی اسکے منہ پر اڑا یا وجدان اسکی حرکت پر مسکرانے لگا۔۔۔

بتاؤ نا۔۔۔۔

"مجھے تم سے سب سے پہلی محبت تب ہوئی ی جب میں آٹھ سال کا تھا اور ہم سب نانو کے گھر آئے تھے اور وہاں پر ہم دونوں کی بہت بڑی لڑائی ی ہوئی ی تھی چاکلیٹ پر اور میں نے تمھیں مارا تھا۔۔ تم بہت روئی ی تھی اور پھر اماں نے بھی میری پٹائی ی کی تھی کیونکہ تم اماں کی لاڈلی بھانجی تھی۔۔۔اور میں نے اماں کی ساری مار چپ چاپ کھالی تھی پتا نہیں کیوں تمھاری آنکھ سے نکلا آنسو مجھے تکلیف دے رہا تھا مجھے خود پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

میں نے اپنا وہ ہاتھ جلا دیا تھا جس کی وجہ سے تمھاری آنکھ میں آنسو آیا تھا۔۔۔ مجھے اس دن آنسوؤں کی قیمت پتا چلی تھی پھر تم نے مجھ سے بہت کام کروایا تھا میری چھٹیاں تمھاری خدمت کرنے میں گزر گی مگر مجھے مزہ آیا پھر ہر چھٹیوں میں ہم نانو کے گھر جا کر کھیلتے تھے۔۔" وہ دونوں ساتھ چلتے چلتے اپنے بچپن کے خوبصورت دنوں کو یاد کر رہے تھے۔۔۔

"اور دوسری والی محبت کب ہوئی ی۔۔۔وہ دونوں اب ساحل پر بیٹھ کر سورج کی

کرنوں کو اپنے پیروں پر محسوس کر رہے تھے۔۔طیبہ اپنا سر گھٹنوں پر رکھ کر نیچے کا ہونٹ دانتوں میں دبا کر کہنے لگی

"دوسری تب جب تم نے میرے کہنے پر پہلی بار انڈا بنایا تھا جب تم دس سال کی تھی اور تم چولھے کے پاس جانے سے بہت ڈرتی تھی۔۔اس دن تمھارا ڈر ختم ہوا تھا۔۔اس دن میرے دل میں ایک عجیب سا احساس ہوا تھا میں نہیں جانتا وہ کیسا احساس تھا بس تمھارے ساتھ وقت گزار کر اچھا لگتا تھا۔۔"وجدان اپنے دل کی باتیں اسے بتا رہا تھا جو آج تک اسنے کسی کو نہیں بتائی تھی۔۔۔

اور تیسری بار کب ہوئی طیبہ تجسس سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔وجدان نے اسے گھوری سے نوازہ۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو بولو ناوہ معصوم شکل بنا کر کہنے لگی۔۔

بس اب تمھاری باری اب تم بتاؤ ں۔۔

"میری جانِ بہاراں کو کب ہوئی محبت مجھ سے۔۔"وجدان طیبہ کو محبت بھرے لہجے میں پوچھنے لگا

"پہلے تم ایسے دیکھنا بند کرو مجھے شرم آتی ہے۔۔" طیبہ ڈوپٹہ مروڑتے ہوئے پلکے جھکائے کہنے لگی۔

مجھے تم سے محبت تب ہوئی ی جب ہم نانو کے

بیڈ پر چھلانگ مار رہے تھے اور میں بیڈ سے نیچے گر گی تھی اس وقت میں دس سال کی

تھی اور میرے سر پر چوٹ آگی تھی

اور میرے گرنے کی وجہ سے تمھیں بہت ڈانٹ سننی پڑی تھی میرے آنسو پونچنے کے لیے تو ہمیشہ تم حاضر ہوتے تھے مگر اس دن جب تمھیں ڈانٹ پری تو تکلیف مجھے بھی ہوئی ی۔۔۔ بس اسکے بعد جب بابا کے انتقال پر تم جیسے میری ڈھال بنے مجھے ہر پریشانی سے نکالا مجھے ہر تکلیف سے بچایا میرے دل میں تمھارے لیے عزت اور بڑھ گی۔۔۔ سورج کی کرنیں آسمان پر پھیلی ہوئی ی تھیں طیبہ نے پہلی بار اپنی محبت کا کھل کر اظہار کیا تھا۔۔۔ وجدان بھی خوش تھا اسنے جسے چاہا خدا نے اسے وہ نواز دیا

وہ ساحل پر تنہا چلتا ہوا ان ماضی کی خوبصورت یادوں کو یاد کر رہا تھا جب وجدان کا فون پھر بجا اس بار اسنے کال رسیو کر کے سلام کیا۔۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔ تم ہو کہاں گھر پر سب انتظار کر رہے ہیں۔۔" عالیہ اپنے مخصوص

سندھی لہجے میں بولی۔۔

"آرہا ہوں۔۔۔" وجدان نے کہہ کر فون رکھ دیا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا گاڑی تک آیا اور گاڑی گھر کی طرف موڑلی۔۔

****

"طبّی۔۔۔۔" مایا چلتی ہوئی اس تک آئی جو اپنے کپڑوں کی الماری کھولے ناجانے کیا سوچ رہی تھی۔۔۔

"طبّی۔۔۔" مایا نے پھر اسے پکارتے ہوئے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جس سے وہ ڈر گی اور ہڑبڑا کر مڑی

"کیا ہوا طبّی کیا سوچ رہی تھی۔۔۔" مایا اسکا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر لے آئی اور اس سے پوچھنے لگی

"مایا میں نے غلط کیا مجھے اسے سوری بولنا ہے میں مر جاؤ نگی میں تو اسکے بنا رہنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ میں اگر اسے کال کرونگی تو وہ مجھ سے بات کرے گا نا۔۔۔" طیبہ کب سے خود کو الگ الگ کاموں میں مصروف رکھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر دل بس

اسی بات پر اٹک کر رہ گیا تھا۔۔۔

"مایا وہ کب سے اون لائن ہے مگر کوئی ی میسج نہیں آیا۔۔وہ کیوں کال نہیں کر رہا ہے۔۔۔۔وہ کسی اور سے بات تو نہیں کر رہا ہو گا نا۔۔۔"طیبہ کو سوچ کر ہی ہول اٹھ رہے تھے مگر یہ انسانی فطرت ہے دماغ میں اٹھنے والے عجیب و غریب خیالات سے جھٹکارہ بہت مشکل ہے۔۔

جذبوں میں رفاقت نہ ہو یہ مجھ کو قبول نہیں

تم کسی طور بھی دور ہو یہ مجھ کو قبول نہیں

از قلم عائشے گل

"طبّی۔۔۔تم بہت ایکسٹریم سوچ رہی ہو اور تم جانتی ہو طبّی کوئی ی چیز حد سے بڑھ جائے تو وہ نقصان دیتی ہے۔۔خاص کر محبت تم اگر چیزوں کو خود پر سوار کرلو گی تو تم بھایا کی ناراضگی سے نہیں ڈپریشن سے ختم ہو جاؤ گی۔۔۔کسی کی عادی مت بنو طبّی بہت تکلیف ہو گی اور میں نہیں چاہتی کے تم کسی اذیت سے گزرو۔۔۔"مایا اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی ی کہنے لگی

"تم ایسی باتیں کیوں کرتی ہو مایا سوچیں ہمارے بس میں تھوڑی ہوتی ہیں اگر انسان اپنے دماغ میں آنے والی سوچوں پر اختیار رکھتا تو وہ کبھی برا کیوں سوچتا وہ تو ہمیشہ اچھا ہی سوچتا میرے اختیار میں نہیں ہے۔میں خود تھک چکی ہوں۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں کہتی ہوئی ی اٹھ گی اور پھر سے الماری میں کپڑے رکھنے لگی۔۔۔

"کب سے خود کو مصروف ہی تو رکھا ہوا ہے کہ نجات ملے مجھے ان سوچوں سے مگر مایا جب دل اداس ہو تو کوئی ی بھی چیز اچھی نہیں لگتی دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور ان سوچوں سے کیسے چھٹکارا ملے اسکا علاج کسی ڈاکٹر کے پاس بھی نہیں ہے۔۔ناجانے سارے دکھ میری قسمت میں ہی کیوں لکھ دیا گ ئے ہیں "

وہ کپڑے رکھتے ہوئے مایا سے کہہ رہی تھی مایا اسکی باتوں میں کھو گی تھی وہ سارے کپڑے الماری میں رکھ کر مڑی تو مایا کو آواز دی۔۔

کہاں گم ہو گی۔۔۔۔

"طبّی ڈاکٹر کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے ہمارے پاس تو قرآن پاک ہے نا... طبّی مایوسی حرام ہے اور ایک مسلمان کو ایسی باتیں زیب نہیں دیتی..اللہ پاک نے تو ہمارے لیے پورا قرآن اتارا ہے ہماری ہدایت کے لیے اور پھر بھی ہم ایسی باتیں

کرتے ہیں کون سی تکلیف طبّی۔۔۔تم اسے تکلیف کہتی ہو"

کبھی باسی روٹی کھائی ی ہے کبھی سڑک پر سوئی ی ہو ہر عضا موجود ہے اللہ پاک کے

کرم سے پھر یہ ناشکرا پن کیوں"

"اللہ پاک ہم سے ستر ماؤ ں سے زیادہ پیار کرتے ہیں اور اللہ پاک کا ارشاد ہے ":

"میں اپنے بندے پر اسکی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا"

"طبّی وہ دلوں کے حال جانتا ہے۔۔۔تم اللہ تعالٰی پر بھروسہ تو کر کے دیکھو بے شک وہ

بہترین رازدار ہے۔۔ایک مسلمان کا تو کامل یقین ہوتا ہے اللہ پاک جو بھی کرتے ہیں

بہترین کرتے اور اسے اس یقین پر اجر ملتا ہے۔۔"

"بس یہ بات یاد رکھو ہمارے ساتھ ہمارا رب ہے اور وہ ہمارے لیے بہترین راستہ

نکالے گا۔۔۔"

ماما کی باتیں آج طیبہ کو حیران کر رہی تھی ایک وقت تھا جب یہی باتیں طیبہ اسے

سیکھایا کرتی تھی۔۔وہ ماما کو لاپرواہ سمجھتی تھی جو ہر وقت گیم میں لگی رہتی تھی مگر ماما

خود کو اور اپنے اللہ پاک کو پورا ٹائم دیتی تھی ماما کو زیادہ شوشل ہونا پسند نہیں تھا اور

کوئی ی خاص دوستیں بھی نہیں تھیں جمال صاحب سے سب کچھ ش ئی یر کر لیتی تھی

مگران کے انتقال کے بعد اس نے سب کچھ اللہﷻ سے ش ئی یر کرنا شروع کردیا تھا

کیونکہ وہ سمجھ گی تھی یاد نیا فانی ہے اور اللہ پاک سے زیادہ اچھا دوست کوئی ی

نہیں۔۔۔

سوری۔۔۔میں بھول گی تھی۔

طیبہ نے شرمندہ ہو کر نظریں جھکا لیں

"مجھے لگتا ہے تمھیں قیلولہ کی ضرورت ہے۔۔۔"مایا پھر سے اپنے شوخی مزاج میں

لوٹ آئی ی تھی۔۔

"رات کے اس وقت قیلولہ کون کرتا ہے۔۔۔"طیبہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے

لگی

"اوفوووووطبّی وہ والا قیلولہ نہیں ہمارا اسپیشل والا۔۔۔

جو تم نے مجھے سیکھایا تھا اور وہ 100% کام کرتا ہے میں نے آزمایا ہے۔۔۔"

"ہہھھم یاد آگیا مجھے تم جائے نماز بچھاؤ میں وضو کر کے آتی ہوں۔۔۔۔"طیبہ کہتی

باتھ روم میں گھس گی۔۔۔

طیبہ کا یہ ماننا تھا کہ دل کے سکون لیے سجدہ بیسٹ قیلولہ ہے۔۔۔اللہﷻ سے باتیں کر کے جتنا سکون ملتا ہے کہی اور نہیں ملتا بس ایک اللہﷻ پاک ہی ہیں جو ہمارے آنسوؤں سے راضی ہوتے ہیں ورنہ اس دنیا کے لوگ دوسروں کی محرومیوں کا اور انکی غلطیوں کا صرف مزاق بناتے ہیں۔۔۔

****

"طبّی اٹھو یار کب تک سو گی تم۔۔۔پتا نہیں کس کی روح گھس گی ہے تم میں اٹھو۔۔۔"مایا طیبہ کے اوپر سے کمبل کھینچتی ہوئی اسے اٹھا رہی تھی

ویسے تو طیبہ اٹھ جاتی تھی مگر آج فجر کے بعد نیند آئی اسے تو وہ اب تک سو رہی تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے مایا ابھی دس بجے ہیں سونے دو نا یار۔۔۔"وہ کمبل دوبارہ اپنے اوپر ڈال کر کہتی پھر سو گی۔۔۔

"طبّی ہمیں مارکیٹ جانا تھا کب واپس آئیں گے کب سپرائز ریڈی کریں گے اٹھو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نا۔۔"مایانے اب کی بار صرف اوپر سے کمبل ہی نہیں کھینچا بلکہ اسے ہاتھ سے کھینچتی ہوئی باتھ روم تک لے گی۔۔۔

"بہت بڑی ہو تم مایا۔۔"وہ باتھ روم میں جاتے جاتے طیبہ نے چڑھ کر بولا

"مجھے پتا ہے اب جلدی نکلنا سومت جانا اندر۔۔" سمجھی وہ کہتی کمبل تہہ کرنے لگی۔۔

"ہائے۔۔۔کیسی ہو"

مایا باہر کی صفائی کر رہی تھی جب عالیہ چلتی ہوئی اسکے پاس آئی پیلے کرتے پر گھیر والی شلوار پہنی تھی بالوں میں لال کلر کا پراندہ باندھا ہوا تھا جو کمر تک جا رہا تھا اور اسی کلر کا لمبا سا ڈوپٹہ اسنے گلے میں ڈالا ہوا تھا۔۔۔مایا نے اسے آج پہلی بار دیکھا تھا وہ اوپر سے نیچے اسے بغور دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہائے۔۔۔وہ پلک جھپکتے ہوئے بولی

"تم فاطمہ آنٹی کی بیٹی مایا ہو نا۔۔۔"عالیہ اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہنے لگی

ہمم۔۔۔ہاں میں مایا جمال وہ ہاتھ ملاتے مسکرا کر کہنے لگی

مایا جلدی آؤ نماز پڑھنے۔۔اوپر سے طیبہ کی آواز پر وہ اللہ حافظ کہتی اوپر چلی گی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طبّی۔۔۔وہ ہنستے ہنستے کمرے میں آئی اور بیڈ پر گر گئی اسکا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔۔

"کیا ہوا ماما یا ایسے کیوں ہنس رہی ہو۔۔" وہ اسے بیڈ پر سیدھا بیٹھا کر پوچھنے لگی

"طبّی وہ عالیہ یار میں نے ایسا بلکل نہیں سوچا تھا اسے "😛😛 وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پھر سے ہنسنے لگی

"تم بتاؤ گی ہوا کیا یہ بس کھی کھی کرتی رہو گی۔۔" طیبہ مایا کو قہقہہ مارتا دیکھ پھر پوچھنے لگی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ عالیہ یار پوری زردے کی دیگ بنی ہوئی تھی میں نے تو آج غور کیا۔۔"😄

😄مایا بولتی بولتی پھر ہنسنے لگی

"مایا بہت بری بات ہے کسی کو ایسے نہیں کہتے اللہ پاک کو نہیں پسند ہے کسی کو برے القاب سے بلانا۔۔۔" جو بھی تھا مگر طیبہ کو کسی کا مذاق اڑانا کبھی پسند نہیں تھا۔۔

"ہائے بس یہی ادا تو میرا دل لے جاتی ہے میری پیاری بہنا۔۔۔" وہ اسے پیچھے سے گلے لگا کر پیار کرتی کہنے لگیا

"اچھااب چلو ہمیں جانا بھی ہے۔۔۔"

دونوں نمازِ ظہر کے بعد مارکیٹ کے لیے نکل گی رمضان کے لیے کچھ ضروری سامان بھی لیناتھا۔۔۔

طیبہ نیچے اتری تو سامنے وجدان گاڑی صاف کررہاتھا۔۔۔طیبہ نے ایک نظراس کو دیکھااوررکشہ روک کردونوں اس میں سوار ہو گ ئی یں۔۔۔

****

"چلیں تائی ی امی۔۔۔"عالیہ لال سرخی ہونٹوں پرلگائے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے ہاجرہ بیگم کے کمرے میں آگی

"تم ایسے چلوگی۔۔۔"ہاجرہ بیگم بھی ضد میں کیاکچھ برداشت کررہی تھی

"ہاں تائی ی امی شادی کی شاپنگ کرنے جارہی ہوں۔۔۔"وہ شرماتے ہوئے کہنے لگی

"اچھایہ لپ اسٹک ہٹادواور چوڑیاں بھی ہم مال میں جارہے ہیں اتنا سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ اسے سمجھاکر کمرے سے نکل گی

مایااورطیبہ مال میں گھوم رہی تھیں ان لوگوں نے اپنی ضرورت کی ہر چیز لے لی تھی

اب مایا گول گپے کھانے کی ضد کر رہی تھی۔۔۔

"اچھا چلو اوپر فوڈ کوڈ میں چلتے ہیں مگر آیا صرف ایک پلیٹ ورنہ میں ماما کو بتاؤ نگی۔۔۔"وہ لفٹ میں ٹاپ فلور کا بٹن دبا کر بولی

"ایک پلیٹ سے میرا کیا ہو گا۔۔۔وہ دونوں لڑتی جھگڑتی باتیں کرتی ہوئی ی گول گپے اور فرائی ز کا مزہ رہی تھی۔۔۔"مایا نے ٹیشو سے ہاتھ پونچ کر چ ئی یر پر ٹیک لگا لیا

"اب ہو گی آپ کی پیٹ پو جا تو چلیں امی اکیلی ہیں اور چار بجنے والے ہیں اور سپرائی ز بھی تیار کرنا ہے چلو اٹھو۔۔"طیبہ بیگ اٹھاتی کہنے لگی

"یار ایسے کیسے بوتل تو رہ گی بس پانچ منٹ طبّی بوتل پلیز۔۔۔"مایا کہتی رہی مگر طیبہ اسکا ہاتھ پکڑے اسے لیکر جانے لگی۔۔

وہ دونوں لفٹ سے نیچے اتری تو وجدان ہاجرہ بیگم اور عالیہ سامنے سے چلتے ہوئے آرہے تھے۔۔وجدان عالیہ کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا طیبہ کا چہرہ مرجھا گیا اور وہ کچھ بھی ظاہر کیا بنا گھر کی طرف چل دی مایا نے بھی کوئی ی سوال کرنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

اس کو جانے کی بہت جلدی تھی

مجھے تڑپانے کی بہت جلدی تھی

میں بچاری خوش فہمی میں ماری گی

اسکو ہاتھ چھڑوانے کی بہت غلطی تھی

****

"آگ ئی ے تم لوگ۔۔۔"طیبہ اور مایا گھر پہنچی تو فاطمہ بیگم ان دونوں کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔

"ہاں اماں بہت تھک گ ئے۔۔۔"مایا ٹیبل پر سامان رکھ کر بیٹھ گی

تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد فاطمہ بیگم سونے کے لیے چلی گ ئی ی۔۔۔

اور مایا کچن میں بھاگ گی۔۔۔دو منٹ لگے مایا نے سارا سامان کچن میں پھیلا دیا

طیبہ کچن میں آئی ی تو کچن کی حالت دیکھ کر اسے افسوس ہوا۔۔

"مایا کبھی طریقے سے بھی کام کر لیا کرو۔۔۔"طیبہ نے پورا کچن پھیلا ہوا دیکھ کر مایا سے کہا

"طیبہ ابھی تنگ نہیں کرو پلیز بہت کام ہے مجھے تم جا کر اپنے حصے کا کام کرو۔۔" چلو بھاگو وہ اسے کچن سے باہر نکالتے ہوئے کہنے لگی

دو گھنٹے دونوں اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہیں۔۔

طبّی سب ڈن مایا کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے مسکرا کر پوچھنے لگی۔۔

"سب ڈن۔۔۔۔دیکھ لو تم ایک بار۔۔۔۔" طیبہ اسے تسلی کرنے کے لیے کہہ رہی تھی

مغرب کی نماز میں تھوڑی دیر باقی تھی فاطمہ بیگم کے ساتھ دونوں نے مل کر نماز پڑھی۔۔

تینوں ماں بیٹیاں لاونج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔۔مایا کب سے طیبہ کو اشارے کر رہی تھی تم بولو تم بولو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے چل رہے تھے جو فاطمہ بیگم کی نظروں سے نا بچ سکے

"کیا اشارے چل رہے ہیں تم دونوں بہنوں میں۔۔۔"

فاطمہ بیگم تفتیشی نظروں سے دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اماں طیبہ کچھ کہنا چاہتی ہے۔۔۔"

"بولو طبّی میں پانی پی کر آتی ہوں۔۔"مایا طیبہ کو پھنسا کر پانی کا بہانا بنا کر نکل گی۔۔۔

امی اٹھیں چلیں میرے ساتھ طیبہ فاطمہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کرتی لے جانے لگی۔

"طیبہ کہاں لے جا رہی ہو بیٹا۔۔۔"فاطمہ بیگم چلتے چلتے پوچھنے لگی اور وہ ہاتھ پکڑ کر ڈرائی نگ روم میں لے گی

طیبہ روم کے باہر روکی تو مایا نے آکر پیچھے سے پیار سے آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا

"مایا کیا کر رہی ہو تم دونوں۔۔۔۔"فاطمہ بیگم ان دونوں کی حرکتوں کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

"ماما۔۔۔۔ شششششش چلیں اب آپ نہیں بولیں گی"مایا نے بولتے ہوئے طیبہ کو اشارہ کیا کے دروازہ کھولو

جیسے دروازہ کھلا مایا نے ہاتھ فاطمہ بیگم کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا دیا۔۔۔

سپرائی ز۔۔۔

Happy Mother's day

دونوں نے مل کر کہااور فاطمہ بیگم کے گلے لگ گ ئی یں۔۔۔

کمرے میں گلاب کے بکے رکھے ہوئے تھے جو دونوں بہت چھپا کر لائی ی تھیں۔۔

پوری ٹیبل پر گلاب کی پتیاں بکھری ہوئی ی تھیں۔۔۔صوفے پر آج تک مدرز ڈے پر جتنے کارڈز بنائے تھے وہ رکھے ہوئے تھے طیبہ کو کارڈز بنانے کا گھر سجانے کا بہت شوق تھا۔۔۔

سینٹر ٹیبل پر ایک پھولوں کا گلدستہ رکھا ہوا تھا۔۔۔ایک چکلیٹ کیک شاہی ٹکروں کی ڈش جو مایا نے بنائے تھے اور فاطمہ بیگم کو بے حد پسند تھے۔۔۔

اور طیبہ کے ہاتھ سے بنا ایک پیارا سا کارڈ سائیڈ پر رکھا ہوا تھا جس میں ایک جار میں سے ستارے گر رہے تھے

"ماما کیسا لگا۔۔۔"مایا نے خوشی خوشی پوچھا

"بہت اچھا ہے بہت پیارا بلکل میری شہزادیوں کی طرح۔کب کر لیا تم دونوں یہ سب۔۔"فاطمہ بیگم نے پہلے مایا کا ماتھا چوما پھر طیبہ کو پیار کرنے لگی۔۔۔

"بس ماما چھپکے چھپکے اب چلیں نا مجھ سے کنٹرول نہیں ہو رہا ہے اس کٹ کاٹ چکلیٹ کیک کو دیکھ کر" وہ ایک کٹ کاٹ کا پیس اٹھانے لگی تو طیبہ نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔۔کاٹنے دو ندیدے پن نہ دیکھاؤ۔۔مایا منہ بنا کر رہ گی

چلیں ماما کاٹیں ہپی مدرز ڈے مایا نے پارٹی پوپر پھاڑا اور طیبہ تالیاں بجانے لگی۔۔۔

"یہ چھوٹی چھوٹی خوشیاں ہماری زندگی کو حسین بنا دیتی ہیں جسے ہم معمولی سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ ہماری زندگی کے یادگار دن بن سکتے ہیں اگر ہم چاہیں تو"

مایا اور طیبہ نے اپنی ماں کے لیے اس دن کو یادگار بنا دیا تھا۔۔"یہ سچ ہے ماں کا کوئی ی دن نہیں ہوتا مگر ماں کے بنا بھی کوئی ی دن نہیں ہوتا۔۔"

"ایک انسان چاہیے وہ پانچ سال کا بچہ ہو یا پچیس سال کا جوان گھر آکر سب سے پہلے ماں کا پوچھنا ماں کو دیکھنے کی چاہ رکھنا چاہے ماں سے کوئی ی کام ہو یا نہ ہو۔۔" یہ محبت ہے اپنی ماں کے لیے

ماں وہ ہستی ہے جس کے قدموں میں اللہ پاک نے جنت رکھی ہے اور یہ جنت ایسے ہی نہیں ہم اگر پوری زندگی بھی لگا دیں تو اس رات کا بدلہ نہیں اتار سکتے جو ہماری ماں نے

ہماری تکلیف کے وقت جاگ کر گزاری۔۔۔

ماں تو جو ساتھ ہے

زندگی میں بہار ہے

تیرے ہی دم سے

یہ آنگن آباد ہے

تیرے بنا ایک پل

جینا بھی محال ہے

ہر دکھ میں میرے

راحت کا احساس ہے

تو جو ہم قدم ہے

میری منزل گلشن ہے

تیرا سایہ سلامت رہے

یہی رب سے فریاد ہے

(از قلم عائشے گل)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تینوں نے مل کر ساتھ کھانا کھایا باتیں ک ئی ی۔۔۔طیبہ سامان سمیٹنے لگی تو فاطمہ بیگم نے اسے اپنے پاس بیٹھا دیا

"ادھر بیٹھو میرے پاس۔۔۔"طیبہ تعبداری سے ماں کے پہلو میں بیٹھ گی

طیبہ میں جانتی ہوں ہم بڑوں نے کچھ غلط فیصلے کر لیا ہیں ہم نے بچپن سے تمھیں کہا کے تم خالہ گھر دلہن بن کر جاؤ گی وجدان اور تمھارے دل میں بار بار یہی بات ڈالی کے تم دونوں ایک دوسرے کے لیے بنے ہو۔۔۔مجھے احساس ہے کے یہ ہماری غلطی ہے ماں باپ کبھی برا نہیں سوچتے اپنی اولاد کے لیے اس وقت جو بہتر لگا کر دیا ہم نے مستقبل کا سوچے بنا۔۔۔

اس وقت حالات اور تھے مگر آج۔۔۔انکی آنکھیں نم ہو گی تھی طیبہ بھی رو رہی تھی جب سے وجدان کو عالیہ کے ساتھ دیکھا اسکا دل ویسے ہی ٹوٹ گیا تھا اور اب یہ باتیں اور رلا رہی تھی۔۔۔

"ہم بچپن میں رشتے طے کر دیتے ہیں اکثر ہم بچوں کی رضامندی نہیں پوچھتے اور اکثر ہم بڑے کسی بات پر لڑ جاتے ہیں جس سے بچوں کا رشتہ خراب ہو جاتا ہے۔۔۔"

"طیبہ تمھاری خوشی مجھے عزیز ہے میرے بچے میرے سوا کون ہے تم دونوں کا اگر تم وجدان سے رشتہ رکھنا چاہتی ہو تو میں آپا سے معافی مانگ لونگی تمھاری خوشی سے بڑ کر کچھ نہیں ہے میرے لیے۔۔۔"

"نہیں امی میری امی کا سر میں کسی کے سامنے نہیں جھکنے دونگی۔۔۔"طیبہ فاطمہ بیگم کے دونوں ہاتھ تھام کر کہنے لگی

"طیبہ مجھے تم دونوں کی بہت فکر ہے میرے بعد کون ہوگا تمھارے پاس میں چاہتی ہوں تم دونوں کی شادی کردوں"اس بات پر توما یا اچھل پڑی

"اماں اتنے پیارے سپرائز کا یہ صلہ پورے دو گھنٹے اماں دو گھنٹے میں کچن میں کھڑی رہی تھی تو اب سزائے قید آپ طیبہ کو سنائے مجھ معصوم نے تو ابھی تک دیکھا بھی نہیں کچھ۔۔"مایا اپنے لیے آواز اٹھا رہی تھی

"بلکل بھی نہیں سوچنا آپ نے فلحال دس سال تک میری شادی کا۔۔ سمجھی آپ دونوں میں بات نہیں کرونگی کسی سے"وہ پھر اپنے لڈو میں مگن ہو گی۔۔

"امی آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں۔۔۔"طیبہ اپنی امی کی ایسی باتیں سن کر پریشان

ہو گی تھی۔۔

طیبہ میری دوست نہیں تھی افشاں کینیڈا والی اسنے پہلے بھی تمھارے لیے کہا تھا مگر میں نے اسے بتا دیا تھا تمھارا رشتہ طے ہے مگر اب جب سب ختم ہو گیا ہے تب بھی وہ منتظر ہے مجھے یقین ہے تم میرا مان نہیں توڑو گی میں کل ان لوگوں کو بلا رہی ہوں۔۔۔فاطمہ بیگم کی بات پر طیبہ کشمکش کا شکار ہو گی

دل کچھ کہتا ہے دماغ کچھ اور دل و دماغ کی اس جنگ میں طیبہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے

"جی امی آپ بلا لیں۔۔۔"وہ کہتی کمرے میں چلی گی مایا اسے جاتا دیکھتی رہی وہ جانتی تھی کس دل سے اسنے یہ بات کی تھی۔۔۔

وہ بھی تو گواہ تھی دونوں کی پاک محبت کی ہر نماز کے بعد وجدان کی صحت کے لیے دعا کرنا اپنے اچھے نصیبوں کے لیے دعا کرنا۔۔طیبہ کا معمول تھا

"ہم اگر آگے بڑھ رہے ہیں ترقی کر رہے ہیں۔۔تو اسکے پیچھے کسی نہ کسی کی دعا ضرور شامل ہوتی ہے۔"

"دعا آنے والی آفت کو ٹال دیتی ہے، دعا رب سے جوڑ دیتی ہے۔ دعا قبر میں ہونے والے عذاب کو کم کر دیتی ہے"

ہمیں ایسے کام کرنے چاہیے کہ ہم کسی کی دعاؤں میں ہمیشہ شامل رہیں۔۔۔ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔۔

"کسی کی دعا میں شامل ہونا سب سے بڑی کامیابی ہے"

مایا اسکے پیچھے کمرے میں آگئی۔۔۔ طبّی یہ کیا بے وقوفی کی ہے لڑائی اپنی طرف مگر یہ تو غلط ہے نا۔۔۔

طیبہ کھڑکی سے سر ٹکائے آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔۔۔ مایا کی باتوں پر اسنے آنکھیں کھولیں

یہ غلط ہے تو پھر وہ صحیح ہے۔۔۔ اسنے مایا کو کلائی سے پکڑ کھڑکی کے باہر کا منظر دیکھایا۔۔۔

جہاں وجدان عالیہ کے ہاتھ سے سامان لے رہا تھا۔۔۔

مایا ہم سب کبھی نا کبھی کسی نا کسی کے سامنے بے بس ہو ہی جاتے ہے۔۔۔۔ جیسے

آنکھ۔۔۔۔۔۔۔آنسوؤں کے سامنے

دل۔۔۔۔۔۔۔۔۔دماغ کے سامنے

نفرت۔۔۔۔۔۔۔۔محبت کے سامنے

اور

طیبہ۔۔۔۔۔۔وجدان کے سامنے

"لیکن اب نہیں میں خود کو کسی کی خاطر تکلیف کیوں دوں میں اپنی امی کا مان نہیں توڑ سکتی میں خدا کی راضا سمجھ کر اب سب قبول کر لو نگی۔۔۔اللہ پاک پر مجھے پورا بھروسہ ہے وہ کچھ برا نہیں ہونے دینگے۔۔۔"طیبہ ایک گہرا اسانس چھوڑتی ہوئی بولی

اللہ پاک پر چھوڑ دیا ہے نا اب پریشان نا ہو چلو سو جاتے ہیں کل بہت کام ہے اگر کل چاندرات ہو گی تو بہت کام ہیں اسلیے اب سو جاؤ صبح دیکھتے ہیں۔۔۔طیبہ ایک نظر نیچے دیکھتی جہاں پوری گلی میں اندھیرا تھا صرف اسٹریٹ لائٹ جل رہیں تھی۔۔۔طیبہ وجدان کی گاڑی کو دیکھ کر بیڈ پر سونے لیٹ گی۔۔۔

صبح سے ہی مایا اور طیبہ کچن میں گھسی ہوئی تھیں رمضان میں ایک دن باقی

تھا۔۔۔دونوں نے کوئی ی کام نہیں کیا تھا۔۔

دونوں نے مل کر کچھ فروزن ائی ٹم فریز کیے گھر کی صفائی ی کرتے کرتے چار بج گ ئے۔۔۔۔

"طبّی چلو ماما کہہ رہی ہیں اب تم تیار ہو جاؤ وہ لوگ آتے ہونگے۔۔۔"مایا کمرے میں آکر طیبہ کے لیے ڈریس نکلنے لگی

"مایا مجھے اچھا نہیں لگتا اسطرح کسی کے سامنے جانا مجھے کسی کے سامنے پیش ہونا بلکل پسند نہیں ہے۔۔۔"طیبہ بیڈ پر بیٹھ گی چہرہ بلکل اداس ہو گیا تھا

"یہ تو ہماری سو کولڈ سوسائی ٹی کا دستور ہے۔۔۔اور ہماری دنیا جتنی بھی ترقی کر لے مگر ہمارے معاشرے سے کچھ روایت کبھی نہیں جائی یں گ ئی یں۔۔بس یہی کہا جائے گا برسوں سے یہی ہوتا آرہا ہے اور نا جانے آگ ئی ے کتنی صدیوں تک یہ روایت چلے گی۔۔"مایا دونوں کے لیے کپڑے نکال چکی تھی۔۔۔

"پتہ ہے طبّی آج بھی نا جانے کتنے گھر ہیں جہاں لڑکیوں کو یہ کہہ کر ریجیکٹ کر دیا جاتا ہے قد چھوٹا ہے رنگ تھوڑا ف ئی یر ہوتا تو اچھی لگتی۔۔۔مطلب حد ہے آپ ہوتے

کون ہیں کسی کے گھر میں بیٹھ کر انکے پیسوں کا سامان کھا کر انکی بیٹی میں خامیاں نکالنے والے۔۔۔مجھے تو وہ لوگ ملیں تو میں اچھے سے بتاؤ آنٹی جی کو پہلے اپنے بیٹے کی پلاسٹک سرجری کروا کر آئی یں پھر بولیں۔۔۔"وہ اپنی بات پر خود ہنسنے گی۔۔

"یہ بات تو سچ ہے مایا۔۔۔"طیبہ نے افسردگی سے کہا

"مگر بات ہے رسوائی ی کی۔۔"وہ کہہ کر باتھ روم میں چلی گی۔۔

****

فاطمہ بیگم کی دوست اپنے دو بیٹوں کے ساتھ آئی ی تھی۔۔۔

مایا اور طیبہ دونوں ہی فریش ہو کر آئی ی مگر میک اپ کے نام پر صرف لپ اسٹک لگائی ی تھی۔۔

"بیٹا آپ کیا کرتے ہو"۔۔فاطمہ بیگم نے جنید کے بھائی ی جیک سے پوچھا۔۔

"آنٹی میں پی ایچ ڈی کر رہا ہوں"۔۔مایا کو بے سختہ ہنسی آگ ئی ی۔۔۔فاطمہ بیگم نے آنکھیں دیکھائی یں۔۔

"آنٹی چائے تو آپ پینگی میں بنا کر لاتی ہوں"۔۔۔مایا وہاں بیٹھے سب کی باتیں سن

سن کر تھک گ ئی ی تھی اور خاص کر جیک صاحب کی جو پیچھلے آدھے گھنٹے سے منہ

میاں مٹھو بن رہا تھا۔

وہ پاؤں پٹکتے ہوئے کچن میں گ ئی۔۔۔"کیسے کیسے نمونے ہوتے ہیں دنیا میں"

۔۔۔وہ سوچتے ہوئے مسکرانے لگی اور چائے کی پتی ڈالنے لگی

"اہہھم اہہھم۔۔۔"جیک نے فریج سے پانی کی بوتل نکال کر کھنستے ہوئے مایا کو اپنی

طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔مایا نے بیزاری سے چند لمحے اسے دیکھا اور پھر

اپنے کام میں لگ گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کوئ ی کام ہے یا بس لوگوں کے پیچھے جانا عادت میں شامل ہے آپکے مسٹر جاوید

صاحب۔۔۔"مایا کے جاوید کہنے پر وہ حیرانی سے دیکھنے لگا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپکی امی نے بتایا تھا۔۔۔اب کوئ ی کینیڈا کی جالی ڈگری لینے

سے کوئ ی کینیڈین تھوڑی بن جاتا ہے۔۔"مایا کے ایسے جواب پر وہ اسے دیکھنے لگا

جیسے ابھی کھا جائے گا۔۔

"دیکھو مایا۔۔۔"جاوید نے بولنا چاہا تو مایا نے بیچ میں ٹوک دیا

"دیکھیں جی سچی بات ہے اگر اتنے سال وہاں ضائع نہ کرتے تو آج دو بچوں کے ابا ہوتے۔۔۔پتا نہیں آپ لوگوں کو اپنا پیارا پاکستان چھوڑ کر باہر جانے کا شوق کیوں ہوتا ہے۔۔"مایا فل سنانے کے موڈ میں تھی

"ایکسکیوز می۔۔۔میں ابھی اکیس سال کا ہوں" مایا کی بچوں والی بات پر تو اسکا دماغ گھوما

"ہاہاہا۔۔۔ویسے میں نے سنا تھا لڑکیاں اپنی عمر چھپاتی ہیں یہاں تو لڑکے چار ہاتھ آگے ہیں۔۔اکیس سال تھوڑا خیال کریں۔۔چار پانچ سفید بال تو میں ابھی نکال کر دیکھا دوں۔"

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے کہنے لگی

"لگتا ہے پاکستان کے لوگوں کو مہمان نوازی نہیں آتی۔۔۔"وہ اپنے مخصوص لہجے میں کہنے لگا۔۔

"کیوں نہیں ہم پاکستانی مہمان نوازی میں مشہور ہیں۔۔۔مگر اب مہمان پر بھی ڈیپنڈ کرتا ہے نا جب آپ پیچھلے آدھے گھنٹے سے اپنی فضول باتوں سے مجھے پکار رہے تھے تو اتنی تو خاطر داری بنتی تھی۔۔۔"وہ چائے کپ میں ڈالتی ہوئی ہی کہنے لگی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ بہت مزاحیہ ہیں۔۔۔"جاوید اسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

"بلکل بھی نہیں۔۔۔غلط فہمی ہے آپکی۔۔"وہ چائے کے کپ ٹرالی میں رکھنے لگی

"آپ سمجھدار بھی ہیں۔۔۔"

"----"Beauty with brain

جاوید چائے کا آخری کپ ٹرالی میں رکھ کر اسے دیکھنے لگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جانتی ہوں میں۔۔۔"

"اور سنیں سب خوش فہمیاں یہی ختم کر کے جایا گا۔۔"وہ کہتی ٹرالی لے کر نکل گی

"انگریزی میں تو نہیں جھجھوڑے پن میں پی ایچ ڈی کی ہے اس انسان نے اتنی بے عزتی پر تو میں بھی شرمندہ ہو جاؤ۔۔۔۔"وہ اپنی سوچ پر ہنسنے لگی اور ٹرالی لے کر لاونج میں آگی.

کچھ دیر سب نے مل کر باتیں کی۔۔۔

"چلو فاطمہ اب میں چلتی ہوں میں تمھارے جواب کا انتظار کرونگی۔۔۔۔"

"طیبہ بیٹا ادھر آؤ "شمائلہ بیگم اسکے ہاتھ میں ایک لفافہ دیتی طیبہ کا ماتھا چوم لیا۔۔۔

"فاطمہ اجازت ہے "فاطمہ بیگم اور شمائلہ بیگم نیچے چلی گی۔۔۔

طیبہ بھی نیچے جانے لگی جب جنید نے پیچھے ہٹ کر جانے کا راستہ دیا۔۔طیبہ کے چہرے پر کوئی ی تاثر نہیں تھا۔۔اور وہ دونوں بھی سڑھیاں اترنے لگے

مایا سارا سامان صحیح رکھ کر نیچھے جانے لگی۔۔جب جاوید نے آگے بڑھ کر اسکے لیے ڈائی نگ روم کا دروازہ کھولا۔۔۔

مایا ایک نظر جاوید کو دیکھتی۔۔۔اور اسکے پاؤ ں پر چڑھ کر آگے بڑھ گی۔۔۔جاوید کی چیخ نیچے سڑھیاں اترتے جنید کے کان میں گ ئی ی تو جنید اور طیبہ دونوں اوپر آئے۔۔۔

"کیا ہوا۔۔"جنید نے پریشانی کے عالم میں پوچھا

"ہاں کیا ہوا آپکو "مایا بھی فوراً سے پوچھنے لگی چہرے پر نقلی فکر لائے پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جاوید تو اس لڑکی کی حرکتیں اور ایکٹینگ دیکھ کر حیران تھا۔۔۔

"کچھ نہیں بھائی ی شائی د چونٹی نے کاٹا۔۔"وہ مایا کو دیکھتا ایک ایک لفظ چبا چبا کر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بولا۔۔

چلواب آرام سے ماماانتظار کررہی ہیں۔۔۔وہ سب اب ساتھ ساتھ نیچے آئے

شمائلہ بیگم طیبہ اورمایا کے گلے لگی۔۔۔۔سب نے خداحافظ کہا۔دور کھڑا وجدان سب دیکھ رہا تھا۔۔وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھی بنائے اپنے غصے کو قابو کررہا تھا۔۔۔

"چلومایاتم نے سامان سب اٹھالیا تھا۔۔۔"فاطمہ بیگم اورمایا باتیں کرتی اوپر چلی گ ئی۔۔طیبہ آسمان کو دیکھنے لگی سورج ڈوب چکا تھا۔ہوائیں چل رہی تھیں موسم بہت اچھا تھاآج کراچی کا۔وجدان کی بائی یک طیبہ کے بلکل قریب آکررو کی۔۔۔

وہ کیسے ناپہچانتی اسکی بائی یک کی گھڑگھڑ کو۔۔۔وہ کیسے ناپہچانتی اس پرفیوم کی خوشبو کو جو ہمیشہ وہ خود پسند کرکے لاتی تھی۔۔۔

وہ پھر بھی نہیں مڑی۔۔۔

وجدان چلتے ہوئے اسکے مقابل آکھڑاہوا۔۔طیبہ ایک نظر اسے دیکھتی مڑکر جانے لگ ئی۔۔۔۔

"طیبہ"۔۔۔وجدان کی پکار پر اسکے قدم ٹھر گ ئے۔۔۔کتنی اجنبیت تھی اسکے

لہجے میں یہ تو صرف طیبہ ہی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

"کون تھا وہ"۔۔۔۔وجدان نے سوال کیا اپنی رو عب دار آواز میں پہلے کبھی اتنا سخت لہجہ نہیں اپنایا خاص کر طیبہ کے ساتھ وہ جانتا تھا طیبہ بہت احساس ہے

"تم ہے اس سے مطلب۔۔۔۔"طیبہ نے بھی اپنے مزاج سے ہٹ کر خفگی بھرے لہجے میں کہا۔۔

"تم تو اپنی کزن کو گھومانے میں مصروف ہو۔۔اور ویسے بھی تم ہو کون میرے محرم ہو جو حق جمارہے ہو۔۔۔"وجدان اسکی ناراضگی کو باخوبی سمجھ گیا تھا۔۔

"وہ کون سا محرم ہے تمھارا"۔۔۔وجدان کو بھی جانے بنا کہاں چین آتا۔۔اسنے بھی طنز کا تیر چھوڑا

"نہیں ہے تو بن جائے گا بہت جلد۔۔۔میں تم سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔تم تو سب ختم کر چکے تھے نا۔پھر یہ فکر کیسی۔"طیبہ اسے دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔ایک آس تھی شائد جس کی بنا پر وہ بول گی

"ہاں میں کوئی ی نہیں ہوتا تم سے سوال کرنے والا۔۔۔"وہ بائیک سے سامان اٹھا

کر اندر چلا گیا۔۔طیبہ اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔تیز ہواؤں کے ساتھ ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گی تھی

دو تین قطرے طیبہ کے منہ پر گرے اسکی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے۔۔۔

"وجدان تم کیا جانو تنہائی ی میں بیٹھ کر کسی کے لیے رونا کیسا ہوتا ہے۔۔

جس کے ساتھ زندگی گزارنے کے سپنے دیکھے اسے خود سے دور کرنا کیسا ہوتا ہے۔۔۔

اپنے خوابوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے دفن کرنا کیسا ہوتا ہے۔۔

تم نہیں سمجھ سکتے وجدان کبھی نہیں سمجھ سکتے۔۔۔"وہ دل میں سوچ رہی تھی بارش کی بوندے کو محسوس کر رہی تھی گیلی مٹی کی خوشبو پوری گلی میں پھیل گی تھی۔۔

قلب کی ویرانی یوں ہی نہیں ہے

زخم کھائی یں ہیں بہت اس نادان دل نے

(از قلم خود)

"طبّی اوپر آؤ نیچے کیا کر رہی ہو بارش تیز ہو جائے گی۔۔"ماما ٹیرس سے آواز دیتی اسے بلانے لگی۔۔

****

"کیا کر رہی تھی نیچے۔۔۔کہی جنید صاحب کے خوابوں میں تو نہیں کھو گی تھی۔۔۔"مایا اسکے اوپر آتے ہی پوچھنے لگی۔۔۔

"ڈونٹ ٹیل می طبّی تمھیں وہ کینیڈا کا بندہ پسند آگیا۔۔اس سے بہتر تو وجدان بھائی ہیں۔۔ٹھیک ہے انھیں لڈو پسند نہیں مگر وہ میری ناول اسٹوری پوری سنتے ہیں اور۔۔۔"وہ بولتی جارہی تھی

"بس کرو مایا سامنے والے کا موڈ دیکھے بنا شروع ہو جاتی ہو۔۔پتا نہیں کون سی بیٹری سے چارج ہوتی ہو تھکتی نہیں ہو۔۔۔"طیبہ کہتی باتھ روم میں چلی گ ئی۔۔

مایا چھوٹا سا منہ بنا کر اپنے موبائ ل میں لڈو کھیلنے لگی۔۔۔۔

طیبہ جب باتھروم سے باہر آئی ی تو مایا کو بلکل خاموش پایا اسے افسوس ہوا اسنے وجدان کا غصہ مایا پر اتار دیا تھا۔۔۔

"ہم اکثر یہی تو کرتے ہیں غصے میں خود پر قابو نہیں رہتا ہمارا کسی کا غصہ کسی پر نکال دیتے ہیں اور رشتوں میں رنجیشیں آجاتی ہیں۔۔۔"

"غصے میں خاموشی بہتر ہے۔۔"

"مایا تمھیں کیسا لگا۔۔ جنید کا بھائی ی اب وہ مایا کا موڈ اچھا کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔" طیبہ بیڈ پر بیٹھ کر اس سے پوچھنے لگی۔۔

" تمھاری طرح ایک دم فضول۔۔" وہ طیبہ کو دیکھ کر بولی اور پھر اپنی گیم میں مگن ہو گی۔۔۔

"ہھووو۔۔۔ہاہاہا" ایسا کیوں میں تو سوچ رہی تھی ہم دونوں مل کر کینیڈا جائی یں گے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طبّی۔۔۔مجھے خاموش رہنا ہے مجھے بولنے پر مجبور نہیں کرو جاؤ بہت گندی ہو تم۔۔ مایا کہہ کر پھر گیم میں مشغول ہو گی۔۔۔

اچھا جی اب میں گندی ہو گی۔۔۔ صحیح ہے جی میں تو سوچ رہی تھی آج تمھارے لیے چاکلیٹ کیک بناؤ ں پر اب کیا کر سکتے ہیں میں تو گندی ہوں"۔۔۔۔ طیبہ اسکے ہاتھ سے فون لے کر بھاگنے لگی

"طبّی میری گیم میں جیتنے والی تھی یار طبّی۔۔۔" وہ دونوں بیڈ پر ہی اچھل کود کر رہی

تھیں آخر مایا نے طبّی کے ہاتھ سے موبائل لے لیا۔۔

"اب بولو کون اچھا۔۔۔"طیبہ مایا کو ابرو اچکا کر پوچھنے لگی

"مایا جمال۔۔۔"مایا نے ایک ادا سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"میری پیاری بہنا"طیبہ اسے دیکھ کر ہنسنے لگی

"ہاں بس رہنے دو کبھی کہتی ہو چپ رہو کبھی پیاری بہنا۔۔۔ہمم ڈپلومیٹک باتیں نہیں کرو"۔۔۔۔مایا ہاتھوں کو بازوں پر باندھ کر کہنے لگی

"سوری مایو۔۔۔میں ڈیسٹرب تھی بس اسی لیے بول دیا۔۔۔ورنہ میری مایا چڑیا تو ہنستے ہوئے ہی اچھی لگتی ہے۔"طیبہ اس کے پر پیار کرتے ہوئے کہنے لگی

"جاؤ معاف کیا۔۔۔کیا یاد کرو گی کتنی اچھی بہن ملی ہے۔۔اب میری بھی الماری سیٹ کر دینا۔۔۔"مایا کبھی گیم کو تو کبھی طیبہ کو دیکھتی۔۔۔طیبہ اسے گھورنے لگی

"ویسے طبّی تمھیں کیسی لگی شمائلہ آنٹی کی فیملی۔۔۔"مایا سید ھالڑ کے کے بارے میں نہیں پوچھ سکی اسلیے گھوما کر پوچھا

"ہہممم۔۔۔ صحیح تھے۔۔۔۔مایا موڈ اچھا ہوا ہے کیوں خراب کر رہی ہو کچھ اچھی

اچھی باتیں کرونا"۔۔طیبہ الماری سیٹ کرتے کرتے کہنے لگی

مجھے لگا تمھیں جنید صاحب سے پہلی نظر والی محبت ہو گی ہے۔طیبہ اسے گھورنے لگی پھر چند سیکنڈ بعد کہنے لگی

"میں پہلی نظر کی محبت کو نہیں مانتی مجھے لگتا ہے محبت وہ پھل ہے جسکے لیے انسان کو شروع دن سے محنت کرنی پرتی ہے اسے سب سے پہلے اعتبار کا بیج ڈال کر اس میں بھروسے کی کھاد ڈالنی پڑتی ہے پھر روز محبت کا پانی دینا پڑتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور ایک توانا درخت بن جاتا ہے اور جب جڑیں مضبوط ہو جائی یں تو ہوا کا جھونکا اسے گرا نہیں سکتا۔۔اور جب اس درخت پر پھل آتا ہے وہ اس انسان کے لیے بہت اہمیت رکھتا جس نے اسے اتنی محبت سے بڑھایا۔۔اسی طرح محبت بھی جب آزمائشوں کے بعد ملتی ہے تو اسکی قدر اور بڑھ جاتی ہے۔۔"وہ سنجیدگی میں بول رہی تھی جب مایا کی طرف سے کوئی ی جواب نہیں آیا تو اسنے ٹوپک چینج کر دیا۔۔

"اچھا تم یہ چھوڑو جیک کا بتاؤ کیا بات ہوئی ی تم دونوں کی۔۔"

"طبّی تم تو پیچھے پڑ گی ہو اس انگور کم لنگور کے۔۔"مایا کی بات پر طیبہ ہنسنے لگی

"بتاؤ تو مایا وہ جیک تمھارے پیچھے آیا تھا۔۔کوئی ی بات ہوئی ی تم دونوں کے "طیبہ شرارتی مسکراہٹ چہرے پر لائی ی کہنے لگی

"طبّی۔۔۔۔تم اب میرا موڈ خراب کر رہی ہو اس جالی کینیڈین کی باتیں کر کے۔۔"وہ جالی کینیڈین کہہ کر خود مسکرانے لگی

"بتاؤ نا کیا بات ہوئی ی وہ تو تمھارے پیچھے ایسے گیا تھا جیسے تمھارا پکا والا محبوب ہو۔۔۔"😜😜ہنستے ہوئے کہنے لگی

"محبوب۔۔۔اللہ معاف کرے اتنے گناہ بھی نہیں کیا میں نے جسکی سزا مجھے اللہ پاک ایسے دیتے۔۔۔۔توبہ توبہ۔۔"مایا کانوں کو ہاتھ لگا کر کہنے لگی

"تمھیں پتا ہے طبّی وہ انگریزی تو ایسے بول رہا تھا۔۔۔جیسے ہمیں تو آتی نہیں ہے۔۔"مایا سائیڈ پر فون رکھ کر تکیہ بازوں میں دبوچ کر کہنے لگی۔۔۔

"امپریشن تو جمائے گا نا۔۔اب مایا جمال کوئی ی عام لڑکی تھوڑی ہے جو آرام سے مان جائے۔محنت تو کرنی پڑے گی۔۔۔"طیبہ ہنستے ہوئے کہنے لگی مایا کا تکیہ اڑتا ہوا آیا اور طیبہ کے سر پر جا لگا۔۔۔

"اللہ اللہ مایا شرم کرو بہن پر ایسا تشدد اللہ پاک پوچھے گا تمھیں الگ سے۔۔۔" طیبہ وہی تکیہ اسکی طرف اچھلتے ہوئے کہنے لگی۔

"ویسے طبّی اچھا ہی ہوا جو میں نکل آئی اگر کچھ اور دیر میں اس بندے کے ساتھ رہتی تو میری پیشاوری چپل نے پاؤں سے نکل کر اسکا چہرہ لال کر دینا تھا۔۔" وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بیڈ سے نیچے اتری

"بس کر دو مایا تم تو اس بیچارے کے پیچھے ہی پڑ گی ہو۔۔" طیبہ سارا سامان رکھ چکی تھی

"ویسے چاند کا کچھ پتا چلا کب ہے رمضان۔۔" طیبہ ڈریسر پر سے سامان اٹھانے لگی جب مایا اسکے گلے لگ گی

"تم مجھے دیکھ لو میں چاند سے کم ہوں کیا۔۔۔" مایا اپنی تعریف کرتے ہوئے کہنے لگی

"تمھیں دیکھ کر اگر میں نے روزہ رکھ لیا تو تو پکا مکروہ ہو جائے گا میرا روزہ۔۔۔" اب طیبہ آگے اور مایا پیچھے پیچھے کبھی طیبہ بیڈ پر چڑھ کر کوشن مارتی تو کبھی مایا اس کے پھینک کوشن کو کیچ کرتی اور جب دونوں تھک گئی تو بے سود ہو کر بیڈ پر لیٹ گی۔۔۔

****

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی کیا کرتے پھر رہے ہو۔۔۔"آمنہ شروع ہو گی جیسے وجدان نے فون اٹھایا

""آپی نا سلام نا دعا۔۔۔سیدھا ڈانٹنا شروع اتنا ظلم اکلوتے بھائی ی پر۔۔۔"وہ جانتا تھا فون کیوں آیا تھا۔۔

"اور جو تم میری بہن کو رلاتے ہو"آمنہ نے ناراضگی سے کہا

"آپکو فون کیا تھا طبّی نے۔۔۔"

"نہیں میں نے کیا تھا فون۔۔تم یہ سب چھوڑو عالیہ کا کیا سین ہے یہ بتاؤ مجھے"آمنہ نے اسکی بات بیچ نیں کاٹتے ہوئے کہا

"کوئی ی سین نہیں ہے آپی آپ کو مجھ پر اعتبار نہیں ہے۔۔"وہ بولتے بولتے رک گیا چہرہ پیلا پر گیا تھا

"اعتبار ہے وجی مگر طبّی بہت حساس ہے چھوٹی سی بات بھی اسے پریشان کر دیتی ہے ۔۔۔اور آج کل اعتبار کا زمانہ ہے کیا"وہ جانتی تھی طیبہ کو اسلیے اسکا ساتھ دے رہی

تھی

"آپی یہ کیا بات ہوئی اعتبار خود کو نہیں ہے اور الزام زمانے کو۔۔۔" وجداں نے بھی لہجہ دھیمار کھا مگر بات کڑوی کہی

"میں نے کبھی شک کیا تھا اس پر کبھی ایسی کوئی بات کی جب لگا ہو اعتبار نہیں مجھے اس پر۔۔۔آپ خود بتائیں میں کیا کروں خالہ اسکی شادی کر رہی ہیں اور مجھے لگتا ہے کہ وہ بھی بہت خوش ہے۔۔۔

"اور جب وہ خوش ہے تو بحث کیسی لڑائی کیسی۔" وجدان جب سوچتا بھی اس بارے میں تو اسکے ماتھے پر لائن پر جاتی نسیں ابھرنے لگتی جیسے انسان برداشت کی آخری حد پر پہنچ گیا ہو۔۔

"طیبہ نے خود کہا کے وہ خوش ہے" آمنہ کو بھی یقین نہیں آیا کیونکہ جب اسنے بات کی تھی تب طیبہ نے رشتے کی کوئی بات نہیں کی

"ہر بات زبان سے کہنے کی تھوڑی ہوتی ہے آپی۔۔۔۔
جب کسی کی آنکھوں میں ہم اپنے لیے محبت دیکھ سکتے ہیں تو کیا لہجے کی اجنبیت نہیں پہچان سکتے "۔۔۔وہ اپنے آپ پر قابو پانے کی ناکام کوششیں کر رہا تھا۔۔ صرف وہی

جانتا تھا وہ کسی کرب سے گزر رہا تھا

"اسکے چہرے کا اطمینان بتا رہا تھا کہ وہ خالہ کے کیے ہر فیصلے سے خوش

ہے۔۔۔" وجدان کی آواز میں نمی بتا رہی تھی وہ ٹوٹ رہا ہے۔۔

"اپنی کوئی خاص چیز خود سے دور کرنی پڑے تو تکلیف ہوتی ہے یہ فرق نہیں پڑتا وہ

لڑکا ہے یا لڑکی۔۔۔ یہ کہنے کی بات ہے مرد کو درد نہیں ہوتا درد تو اسے بھی ہوتا تڑپتا

تو وہ بھی ہے مگر مرد میں اللہ پاک نے قدرتی ایسی طاقت دی ہے کہ وہ اپنی تکلیف کا

اظہار نہیں کرتا۔۔یہ فطرت ہے

اور ہم عورتیں زرا سی تکلیف پر بھو کھلا جاتی ہیں۔۔ تو اس میں عورتوں کا بھی کوئی

قصور نہیں اللہ پاک نے اسے بنایا ہی حساس ہے"

"آپی۔۔۔" وجدان کی آواز پر چئیر پر بیٹھی آمنہ بھی تڑپ گی۔۔۔

"کیا ہوا وجی۔۔۔" اس نے تجسس سے پوچھا

"آپ اماں یہ خالہ سے بات کرونا۔۔۔ شائید سب پہلے جیسا ہو جائے۔۔" وجدان نے

ایک امید سے کہا

"میں بات کرونگی تم فکر نہیں کرو کچھ نہیں ہوگا۔۔۔"آمنہ اسے تسلی دینے لگی

"آپی آپکو پتا ہے آج اسے کون دیکھنے آیا تھا۔۔" وجدان کے دل پر یہ بات چھپ گ ئی تھی کہ طیبہ کسی اور سے شادی کا سوچ سکتی ہے۔۔۔۔

"نہیں وجی میں طیبہ سے بھی بات کرونگی تم بلکل پریشان نہ ہو۔۔۔"اور وہ وجدان کو پریشان نہ ہونے کی تلقین کر کے فون بند کر دیا

****

ہر طرف رمضان کی تیاریاں شروع تھیں۔۔۔بابرکت مہینہ شروع ہونے والا تھا۔۔

فاطمہ بیگم اور ہاجرہ بیگم کی کوئی ی بات نہیں ہوئی ی فاطمہ بیگم گھر سے باہر نہیں نکلتی تھی اور ہاجرہ بیگم عالیہ کی شادی کی شاپنگ میں مصروف تھی۔۔۔۔

طیبہ اور مایا عصر کی نماز کے بعد چھت پر چلی گی۔۔انھیں چاند تو نظر کبھی نہیں آتا تھا مگر پھر جب تک اعلان نہیں ہوتا تھا وہ دونوں اوپر ہی رہتی اور چاند کی خبر ملتے ہی دعا کرتی چھت پر کھلی ہوا میں نماز ادا کرتی اور سورہ قدر پڑھ کر نیچے آتی۔۔اس سال بھی کچھ ایسا ہی ہوا بس کمی تھی تو وجدان کی جو طیبہ نے بہت محسوس کی۔۔

"بات تو بس احساس کی ہوتی ہے۔۔ورنہ جو دل میں بستے ہیں آسانی سے دل سے نکالے نہیں جاتے۔"

"کل کی ساری تیاریاں ہو گی طیبہ۔۔۔"فاطمہ بیگم کمرے سے نکلتے ہوئے پوچھنے لگ

"جی امی سب ہو گیا ہے۔۔۔آپ بے فکر ہو کر سو جائیں میں آپ کو تہجد میں اٹھادونگی۔۔۔"طیبہ نے ماں کو مطمئن کر دیا

جب سے طیبہ نے گھر سنبھالا تھا۔۔۔فاطمہ بیگم کو آسرا ہو گیا تھا۔۔

"بیٹیاں تو ہوتی ہی ایسی ہے ابھی ماں باپ کی خدمت کرنے کا وقت آتا ہے تو وہ دوسرے گھر کی ہو جاتی ہیں۔۔"

"مایا اٹھو۔۔سحری کا وقت ہے اٹھ کر کام کرواو سب میں ہی کرونگی کیا اب۔۔"اٹھو طیبہ اسکے اوپر سے بلینکٹ کھینچ کر کہنے لگی

طبّی بنالو نا اگلے سال سے تو مجھے ہی کرنا ہو گا سب کچھ پلیز۔۔۔وہ بلینکٹ کو پھر سے سر پر ڈال کر سو گی

اچھا چلو تہجد پڑھ لو کام نہیں کرنا۔۔اٹھ جاؤ شاباش میری پیاری بہنا۔۔۔

❤❤❤❤❤

رمضان کے پانچ روزے جلدی نکل گ ئ ے کچھ پتہ ہی نہیں چلا سب اپنے معمول پر چل رہا تھا۔۔۔طیبہ آج بھی وجدان کی بائیک کی گڑھ گڑھ پر بھاگ کر جاتی مگر اب چھپ کر دیکھتی۔۔۔وہ خود کو مضبوط دیکھانے کی پوری کوشش کرتی تھی مگر وہ اندر سے کس قرب سے گزر رہی ہے وہ بھی کسی سے چھپا نہیں تھا۔۔۔

"مایا چلو یہ فروٹ کاٹ کر دو مجھے۔۔۔"مایا ٹی وی میں گیم شو دیکھ رہی تھی۔۔۔جب طیبہ اسکے پاس فروٹ ٹیبل پر رکھ کر چلی گی

"طبّی ابھی میرا پسند کا گیم شو چل رہا ہے۔۔۔بعد میں کاٹ دو نگی۔۔۔"مایا نے ایک نظر پھلوں کی ٹوکری پر ڈالی اور پھر سے گیم شو دیکھنے لگی

"بعد میں کب مایا افطار تمھاری مرضی سے ہو گی۔جلدی کرو مجھے چاٹ بھی بنانی ہے پھر۔۔۔"طیبہ نے کچن سے ہی کہا

"ایک تو کوئی ی مجھے سکون سے بیٹھنے نہیں دیتا ہے۔۔۔روزے میں کام کرو۔۔۔مطلب بندہ معصوم بہن پر رحم کرلے۔۔"مایا فروڈ کاٹتے کاٹتے بولے جا رہی

تھی

"باتیں کم کام زیادہ کرو۔۔اتنا بولی اتنے میں تو کتنی بار فروٹ کاٹ لیا ہوتے۔۔۔"طیبہ سیب اور کیلے رکھ کر ہنستے ہوئے کہنے لگی اور مایا اسے گھورتی رہ گی

"اور کچھ بچا ہے تو وہ بھی دے دو۔۔۔"مایا نے طیبہ کو فروٹ رکھتے ہوئے دیکھا تو جل کر بولی

"نہیں فلحال یہی کام کرو افطار کے بعد کے برتن دھو لینا تم۔۔۔اب میں اپنی بہن پر اتنا بھی ظلم نہیں کرونگی۔۔۔"طیبہ سموسے بناتے ہوئے ہنستے ہوئے بولی

"ہاہاہاہا۔۔۔ہنسی نہیں آرہی ہے مجھے"مایا منہ بنا کر بولی

"اچھا جلدی جلدی کرو پھر جا کر افطاری اسمہ کے گھر دے آنا۔۔"طیبہ کے بولتے ہی مایا اسے دیکھنے لگی

"میں نہیں جاؤنگی اس ناشکری کے گھر۔۔۔"مایا آخری سیب بھی کاٹ کر کہنے لگی

"مایا ایسا نہیں بولتے تمھیں کیا پتا اللہ کے پاس اسکا کیا مقام ہے۔۔اور گندے گندے منہ بعد میں بنانا شو بند کرو اور نماز کے لیے کھڑی ہو۔۔۔"طیبہ نے اسکے ہاتھ سے

رموٹ لے کر ٹی وی بند کر دیا

****

طیبہ نے افطار سے پہلے ایک ٹرے بنا کر مایا کو دی کے آگے آسمہ کے گھر دے آؤ۔۔

"آخری بار وہ بھی تمھارے لیے اس بار اسنے کچھ بولا نا تو میں چھوڑ و نگی نہیں۔۔" مایا ہاتھ سے ٹرے لے کر اس پر رکھے لوازمات دیکھنے لگی

"روزہ ٹوٹ جائے گا قتل کرنے سے" مایا اسے ریلکس کرنے کے لیے بولی

"استغفراللہ۔۔۔میں تمھیں کوئی سریل کلر لگتی ہوں جو خون کرونگی میں تو تھپر کی بات کر رہی تھی۔۔۔" مایا کو طیبہ کی بات ناگوار گزری

"ویسے طبّی ایک بات بتاؤں۔۔۔" وہ جانے لگی تھی کہ کچھ یاد آنے پر پھر مڑی

"ہمم بولو۔۔" طیبہ پیری بایٹ کو فرائے کرتے ہوئے بولی

"آج کل کے لوگ بہت عجیب ہیں ایک اسٹیٹس ڈالنے کے لیے کیپشن سوچتے ہیں مگر بولنے سے پہلے زرا بھی نہیں سوچتے"

" صحیح کہہ رہی ہو مایا۔۔آج کل کے لوگوں کی اچھائیاں صرف موبائل کی اسکرین

تک محدود ہیں آج کے زمانے میں کوئی کسی کا نہیں۔۔"اتنا کڑوا سچ تھا کہ اسکا لہجہ خود بخود سخت ہو گیا

"ہاں اسٹیٹس تو ایسے لگاتے ہیں جیسے ہم انھیں جانتے ہی نہیں۔"ہمم مایا منہ بنا کر بولی

"اچھا جاؤ۔۔افطار کا وقت ہو جائے گا۔۔۔"مایا دوپٹہ سر پر سیٹ کر کے نکل گی آسمہ کا گھر ایک گلی چھوڑ کر تھا اور وہ مایا اور طیبہ کی اسکول فیلو تھی

"واہ۔۔۔آج تو مایا میڈم آئی ہیں۔۔۔"دروازہ آسمہ نے ہی کھولہ اور مایا کو دیکھ کر شروع ہو گی

"ویسے تم لوگوں کے بھی مزے ہیں نا باپ کی روک ٹوک نا بھائی یوں کی جلی کٹی سننی پڑتی ہے جب چاہے جہاں چاہے نکل جاتی ہو۔میرے نصیب میں تو یہ قید خانہ ہی ہے۔۔"آسمہ بولتی جا رہی تھی اور مایا کی برداشت بس یہی تک تھی

"افسوس ہے مجھے تمھاری سوچ پر باپ اور بھائی کے سائے میں پروان چڑھنا ہر انسان کو نصیب نہیں ہوتا یہ خوش نصیبی ہے تمھاری جسے تم قید سمجھ رہی ہو وہ دراصل تمھاری حفاظت کے لیے کی گئے اقدام ہیں"مایا اسکی سوچ پر افسوس کر کے رہ گی

"تم پر آنے والی ہر مشکل وہ اپنے سر لے لیتے ہیں جاؤ جا کر دنیا میں دیکھو ان لوگوں کو جو ترستے ہیں ان سب کے لیے" مایا اسے آئینہ دیکھا رہی تھی

"اپنے دماغ میں بھرا ہوا کچرا نکالو اور دیکھو تم کتنو سے بہتر ہو۔۔۔" مایا اسکے ہاتھ میں ٹرے تھما کر نکل گی۔۔ اسکے آنکھ سے آنسو بہتے جا رہے تھے وہ اپنے گھر کی اوپر جاتی سیڑھی پر زمین پر ہی بیٹھ گی اپنے آنسوؤں کو اندر ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی مگر آسمہ کی باتیں اسے اور رلا رہی تھی اسے اپنے ابو کی شدد سے یاد آ رہی تھی مگر وہ بے بس تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وجدان آفس سے آج لیٹ آیا تھا کیونکہ گھر کے سب لوگ افطار پر گے ہوئے تھے ۔۔ گھر کے اندر داخل ہوا تو سڑھی پر مایا کو روتا پایا

"کیا ہوا گڑیا۔۔" وجدان نے بڑے بھائی یوں کی طرح اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ مایا نے فوراً سے اپنے آنسو پونچے اسے کسی کے سامنے رونا پسند نہیں تھا کوئی اس سے جھوٹی ہمدردی کرے اسے پسند نہیں تھا..

"کچھ نہیں بھیا۔۔۔" وہ کھڑی ہو کر اوپر جانے لگی۔۔۔

"بھیا کو نہیں بتاؤ گی۔۔۔گڑیا میرے طبّی کے بیچ جو کچھ ہو رہا ہے اس سے فرق نہیں پڑتا تم میری چھوٹی بہن تھی ہو اور رہو گی۔۔۔بتاؤں کیا ہوا میری لڈو کوئی ین کو"وجدان کی کوئی ی چھوٹی بہن نہیں تھی اور اسنے مایا کو ہمیشہ چھوٹی بہنوں کی طرح ٹریٹ کیا تھا

"بھیا لوگ بہت بے حس ہو گے ہیں سوچتے ہی نہیں ہیں۔۔۔ہمارے پاس اللہ پاک کی کتنی ساری نعمتیں ہیں مگر ہم ناشکرے ہی رہتے ہیں۔۔۔بھائی ی مجھے اس گندی دنیا میں نہیں رہنا مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔۔۔"وہ دونوں سڑھیوں پر بیٹھے تھے آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے مایا نے بولتے بولتے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اپنا چہرہ چھپا دیا

""گڑیا میری بات ہمیشہ یادرکھنا ہم لوگوں کو بولنے سے نہیں روک سکتے۔۔۔اور نہ ہی ہم پوری دنیا کے لوگوں کو بدل سکتے ہیں یہ معاشرہ ایسے ہی چلتا رہے گا جسے ہدایت ملنی ہو گی اسے مل جائے گی مگر ہدایت بھی انھیں ہی ملتی ہے جو ہدایت چاہتے ہیں اور ہمیں اس معاشرے کے ساتھ چلنا ہے ہماری زندگی میں بہت سے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں کچھ اچھے تو کچھ برے ہمیں ان کی وجہ سے خود کو اذیت نہیں دینی چاہیے یہ زندگی ہماری ہے اور کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ ہماری زندگی کو اپنے لفظوں سے گھائل

کر دے۔۔"

"جیسے ہم ایک ٹرین کے مسافر ہیں اور اس ٹرین میں اور بھی مسافر موجود ہیں اب اس ٹرین میں موجود کسی مسافر کی کوئی ی بات ہمارا ذہنی سکون چھیننے کا حق نہیں رکھتا اسی طرح زندگی میں موجود ہر شخص کی باتیں دل ودماغ پر نہیں لی جاتی۔۔۔" سمجھی

وجدان اسکے سر پر ہلکے سے ہاتھ مارتے

"یہ زندگی بلکل ٹرین کی طرح ہی تو ہے لوگ آتے ہیں کچھ پل ہمارے ساتھ ہوتے ہیں پھر چلے جاتے ہیں "

"مگر بھیا دماغ ان باتوں پر ہی الجھ جاتا ہے۔۔اور جب دماغ الجھ جائے تو دل بھی اداس ہو جاتا ہے"

"گڑیا۔۔۔ایسا نہیں کہتے تم تو کتنی بہادر بہن ہو میری پھر یہ مایوسی کیوں اگر کوئی ی بڑا مسلہ ہے تو بتاؤ میں ہمیشہ تمھارے ساتھ سائے کی طرح موجود ہونگا۔۔۔"

"تم نے مایوس نہیں ہونا اور ڈرنا تو بلکل نہیں ہے۔۔اور میں جانتا ہوں میری گڑیا چھوٹے موٹے مسلوؤں کو گھاس بھی نہیں ڈالتی" وجدان اور مایا دونوں ہنسنے لگے

"آپ بھی میری صحبت میں لوگوں کو ہنسانے کا ہنر سیکھ رہے ہیں" مایا ہنستے ہوئے بولی

"خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ بدلتا ہے۔۔ چلو اب جاؤ ورنہ وہ تمھاری ہٹلر بہن آجائے گی"

"وجدان بھائی ی ابھی بتاتی ہوں میں اسے۔۔" مایا سڑھیاں پھلانگ کر جانے لگی جب کسی خیال کے دماغ میں آنے پر مڑ کر دیکھا

"بھیا۔۔۔" ہاں وجدان جو ابھی سڑھیاں اتر ہی رہا تھا اسکی آواز پر مڑا

"خالہ تو ہیں نہیں آپ افطار کیسے کریں گے۔۔۔۔"

"کھالو نگا میں کچھ بھی تم فکر نہیں کرو۔۔۔"

"ایسے کیسے رو کیں آج طبّی نے بہت مزیدار افطار بنایا ہے۔۔۔ میں لے کر آتی ہوں۔۔" وہ کہہ کر اوپر بھاگ گی

****

"تم کہاں رہ گی تھی اور یہ پلیٹس کیوں نکال رہی ہو میں نے سب ٹیبل پر رکھ دیا ہے افطار کا ٹائم ہونے والا ہے تم جاؤ اور دعا آرہی ہو گی وہ چلاؤ۔" مایا اسکی باتوں کو اگنور

کرتے ہوئے وجدان کے لیے افطار کی پلیٹ بنا رہی تھی طیبہ کباب تلنے میں مشغول تھی

مایا نے سموسے کباب دہی بھلے اور چاکلیٹ ٹرائی فل کو ٹرے میں رکھا اور جانے لگی۔۔۔جب طیبہ نے اسے آواز دے کر روکا

"یہ سب لے کر کہاں جا رہی ہو تم۔۔۔" طیبہ نے مایا کو خاموشی سے ٹرے ہاتھ میں لے کر جاتے دیکھا تو سوال کیا۔۔۔

"روزے دار کو کھانا دینے جا رہی ہوں۔۔۔" مایا اسے دیکھے بنا بولی

"کون سا روزے دار۔۔۔کہاں ہے۔۔" طیبہ نے پھر سوال کیا

"طبّی روزے دار روزے دار ہوتا ہے۔۔اللہ پاک کا بندہ ہوتا ہے کون کیا نہیں ہوتا۔۔۔" وہ بولتی ہوئی نیچے اتر گی اور وجدان کے گھر میں گھس گی

طیبہ کو اسکی باتیں عجیب لگی۔۔۔فاطمہ بیگم بھی آواز دے رہی تھی افطار کے لیے

****

"یہ لیں بھیا آج کی افطار میری طرف سے تحفہ سمجھیں ویسے میں نے اس میں سے

کچھ نہیں بنایا ہے سب اپکی اس لیلہ نے بنایا ہے۔۔۔"مایا نے کہتے ہوئے ٹرے وجدان کو دی

"تم کبھی نہیں سدھرو گی نا۔۔۔"وجدان کھانے کی ٹرے میں رکھے لوازمات کو ایک نظر دیکھ کر مایا کی طرف متوجہ ہوا..

"بلکل بھی نہیں میں نے تو ایسے ہی رہوں گی ہمیشہ "مایا آنکھیں مٹکا مٹکا کر کہہ رہی تھی

"ایسے ہی رہنا ہمیشہ ہنستی مسکراتی اچھی لگتی ہے میری گڑیا۔۔اب جاؤ ورنہ تمھاری ہٹلر بہن آجائے گی۔۔"وجدان کی بات پر دونوں ہنسنے لگے

"میں آپ دونوں کے لیے اسپیشل والی دعا کرونگی جلدی سے سب ٹھیک ہو جائے اور میں آپکے نکاح کے چھواڑے کھا سکوں۔۔"مایا کہہ کر ہنستی ہوئی ی نکل گی

"پاگل ہے پوری"وجدان سامان اٹھا کر ٹیبل پر رکھنے لگا۔

****

طیبہ سارا سامان رکھ کر پھر سڑھیوں کی طرف بڑھی۔۔۔تو مایا کو خالہ کے گھر سے نکلتے دیکھ کر اسے افسوس ہوا

"کیا کر رہی تھی تم خالہ کے گھر" طیبہ نے سخت لہجے میں پوچھا

وجدان بھائی ی کو افطار دینے گی تھی۔۔مایا بنا ڈرے بولی وجدان سے بات کر کے اسکا دل ہلکا ہو گیا تھا

"تم نے روزے میں مجھ سے جھوٹ بولا مایا" طیبہ اسے اسکی غلطی یاد دلا رہی تھی

"جی نہیں میں نے کہا میں روزے دار کو افطار دینے جا رہی ہوں۔۔۔اور وجدان بھائی ی روزے دار ہی ہیں۔۔" وہ کہہ کر فوراً ٹیبل پر چلی گی کیونکہ سائرن بجنے لگا تھا

خاموشی سے افطار ہوا۔۔۔طیبہ نماز پڑھ کر کچن میں آئی ی اور برتن دھونے لگی جب مایا بھی اسکے پیچھے آئی ی اور سلیپ پر بیٹھ گی۔۔۔طیبہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور اپنے کام میں لگ گی

"آج اپنی پسند کا ڈائی لاگ نہیں بولو گی۔۔۔۔" مایا سلیپ پر بیٹھ کر سیب کھا رہی تھی

طیبہ اب بھی خاموش تھی

"چلو میں بول دیتی ہوں۔۔ کوٹا تو پورا کرنا ہے نا
کیسے بولتی ہوں تم طبّی" وہ کھلکھلا کر ڈرامائی ی انداز میں بولنے لگی

"اترو نیچے پچاس کلو کا وزن لے کر معصوم سلپ پر چڑھ گی ہو۔۔۔"وہ طیبہ کی نکل اتار کر ہنسنے لگی۔۔۔

طیبہ اسے مکمل اگنور کرتے ہوئے اپنے کام میں مصروف رہی۔۔۔

"سوری ناطبّی۔۔۔اگر تم میری جگہ ہوتی تو کیا کرتی۔۔۔"وہ پیچھے سے طیبہ کے گلے لگ کر کہنے لگی

"وہ وجدان تھا مایا۔۔۔اسنے اتنا کچھ کر دیا میرے ساتھ پھر بھی تم اسکو افطار دینے گی۔"طیبہ کی آنکھیں نم ہونے لگی

"تم میری جگہ ہوتی تو کیا کرتی"۔۔۔مایا کی بات پر طیبہ نے نظریں چرالیں

"میں بتاتی ہوں۔۔۔تم انھیں گھر ہی لے آتی۔۔میں اچھے سے جانتی ہوں تمھیں۔۔طبّی تم جو بننے کی کوشش کر رہی ہو درحقیقت تم وہ ہو ہی نہیں۔۔۔تم بے حس نہیں بن سکتی طبّی کبھی بھی نہیں بن سکتی۔۔۔"طیبہ سلپ کے سہارے کھڑی اپنے آنسوؤں کو روک رہی تھی

شمس تبریزی نے اپنی کتاب میں محبت کا چالیسواں اصول پتا ہے کیا بتایا تھا۔۔۔وہ لکھتے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیں

"محبت کا کوئی ی عنوان نہیں۔۔۔اور نہ ہی کوئی ی مخصوص تعریف (Definition) ہے۔۔۔یہ تو ایک سادہ اور خالص چیز ہے بس۔محبت آبِ حیات بھی ہے اور آتش کی روح بھی ہے۔۔جب آتش آب سے محبت کرتی ہے تب کائی نات ایک مختلف روپ اور ن ئی ے انداز میں ظہور پزیر ہو جاتی ہے۔۔"

مایا بول کر چپ ہوئی ی تو طیبہ نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی

"تم اسے کیوں نہیں بتاتی یہ سب اسے کیوں نہیں روکتی کے وہ ایسا نہ کریں۔۔۔مجھے ہی سمجھاتی رہتی ہو۔۔۔"طیبہ ہاتھ دھو کر آدھے برتن رکھ کر چلی گی

"ارے ے ے۔۔ہائے مایا بہت شوق تھا نا تمھیں باتیں سمجھانے کا دھو اب بیٹھ کر برتن۔۔"وہ منہ بنا کر بقیہ برتن دھونے لگی۔۔

صبح ہوئی ی تو مایا نے ضد کی شاپنگ جانے کی کے اب تک اس کے جوتے اور جیولری نہیں آئی ی۔۔۔

مایا اور فاطمہ بیگم کے کہنے پر دونوں مل کر افطار کے بعد شاپنگ جانے کے لیے نکلیں

اور دونوں نے عید کی ساری شاپنگ کی اور گھر کے لیے روانہ ہوئی یں مایا بیگ اٹھا کر آگے بڑھی اور طیبہ رکشے والے کو پیسے دے رہی تھی تبھی وجدان اور عالیہ میٹھائی ی کے ٹوکرے لے کر باہر آرہے تھے۔۔

مایا کو گیٹ سے اندر آتے دیکھ کر دونوں رک گے۔۔۔۔

"کیسی ہو مایا۔۔" عالیہ نے مسکرا کر پوچھا

"میں ۔۔میں ٹھیک مایا نے ہربرا کر کہا" اسے ڈر تھا اگر وجدان کے ساتھ عالیہ کو دیکھا تو طیبہ کو اور تکلیف ہو گی

"کہاں گی تھی مایا۔۔۔" وجدان پوچھ رہا تھا تبھی طیبہ آ گی۔۔

اور مایا کو گیٹ پر کھڑا دیکھا وہ بولنے لگی تھی کہ وجدان اور عالیہ پر نظر پڑی وجدان کے ہاتھ میں میٹھائی ی کے ٹوکرے دیکھ پر طیبہ نے منہ موڑ لیا

"یہ لو تم لوگ بھی میٹھائی ی کھاؤ انشا١٦للہ ٢٥ روزے کو نکاح طے ہوا ہے تم سب کو بھی آنا ہے" وہ اپنے ہاتھ میں موجود میٹھائی ی کے دبے کو کھولتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

طیبہ ایک نظر وجدان کو دیکھ کر اندر چلی۔۔۔

"بھیا٦ آپ سے یہ امید نہیں تھی مجھے۔۔۔"مایا بھی اسے دیکھتی اندر چلی گی جیسے مان ٹوٹ گیا ہو

"طبّی۔۔۔۔تم اپ سیٹ نہیں ہو۔۔۔"مایا نے طیبہ کو الماری کو اتھل پتھل کرتے دیکھا تو یہی اندازہ لگایا

"میں کیوں اپ سیٹ ہو نگی...."طیبہ الماری سے کچھ ڈھونڈ ڈھونڈ کر بیڈ پر پھینک رہی تھی مایا بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی

طیبہ اپنے ہاتھ میں سارا سامان اٹھا کر کمرے سے نکل گی۔۔۔مایا اسکے پیچھے پیچھے جاتی جا رہی تھی اور پیچھے سے آواز دے رہی تھی مگر طیبہ اسے مکمل طور پر نظر انداز کرتی ہوئی ی چھت پر چلی گی۔۔۔ چھت پڑی چارپائی ی پر وجدان کا دیا ہوا سارا سامان اس پر پھینک دیا

"یہ کیا کر رہی ہو طبّی۔۔۔اس سے کیا ہو گا وجدان بھائی ی کی شادی رک جاۓ گی ۔۔۔"مایا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی جو ہوش و خود سے بیگانی باتیں کر رہی تھی

"میں نہیں جانتی کچھ بھی کیوں مجھے اس مقام پر لایا گیا۔۔۔ کیوں مجھے تڑپنے کے لیے چھوڑ کر جا رہا ہے وہ۔۔۔ بس ہو گیا ہے مایا اب بس ہو گی ہے اب تو میں نے اللہ پاک سے بھی شکوہ کرنا چھوڑ دیا ہے انھیں میری اس خواہش پر کن نہیں کہنا تو ٹھیک ہے میں بھی اب ضد نہیں کرونگی "طیبہ کا لہجہ سخت تھا وہ چیخ کر بولی جیسے چیخنے سے اسے سب مل جائے گا مگر ساتھ ساتھ آنکھیں بھی نم تھی۔

نہیں طبّی ایسے مت بولو۔۔ مایا نے آگے بڑھ کر اسکے آنکھوں میں آئے آنسو صاف کیا

"ہم انسان بہت جذباتی ہوتے ہیں ہمیں ہر چیز جلدی جلدی چاہیے ہوتی ہے ہم کن صرف پڑھتے ہیں فیکون پر یقین نہیں رکھتے اور اللہ اور انسان کے درمیان سب سے گہرا رشتہ یقین کا ہی تو ہے۔۔۔ کبھی سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے کے منظر کو غور سے دیکھنا اللہ کن کہتا ہے اور آسمان پر موجود ہر شے فیکون کی تشریح کر رہی ہوتی ہے "

"تمھیں بھی صبر کرنا چاہیے جب اللہ تمھاری دعا پر کن کہے گا تو فیکون کا کرشمہ دنیا دیکھے گی۔۔۔"

"میں جانتی ہوں اپنی پسندیدہ چیز پر دل مارنا بہت مشکل کام ہوتا ہے اور اپنے ہاتھوں

سے اپنے خوابوں کا گلہ گھونٹ دینا بہت تکلیف دہ عمل ہوتا ہے مگر تمھیں پتا ہے اگر تم یہاں صبر کر گی تو اللہ بہترین سے نوازے گا اور بے شک اللہ پاک دلوں کے حال جانتا ہے"

سورہ ملک آیت ۱۳ میں ارشادِ خداوندی ہے۔

"اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ دلوں کی سنتا ہے"

"مایا باتیں کرنا بہت آسان ہوتا ہے جس پر گزرتی ہے تکلیف بھی وہی سہتا ہے۔۔"طیبہ اسکا ہاتھ جھٹک کر کہتی نیچے چلی گی

"یا اللہ رمضان کی برکت سے ہمارے گھر کی رونقیں واپس لوٹا دے ہم تیرے کن کے محتاج ہیں۔"مایا آسمان کو دیکھتی ہوئی اللہ سے دعا کرنے لگی

"طبّی میں بات کروں بھیا٦ سے اگر تم کہو تو۔۔۔"مایا کمرے میں آئی تو طیبہ بیڈ صیح کر کے سونے کے لیے لیٹ رہی تھی

"مجھے خیرات میں محبت نہیں چاہیے اور اب اس بارے میں تم کوئی بات نہیں کرو گی۔۔۔۔"جاو اور مجھے سونے دو طیبہ کی ڈانٹ پر مایا کمرے سے نکل گی

وہ سیڑھیاں چڑھ کر چھت کی طرف جانے لگی جب کسی کی باتوں کی آواز پر اسکے پاؤں

تھم

گئے۔۔

****

وجدان اپنے پورشن کے ساتھ جو چھت کا دروازہ تھا وہاں کھڑا فون پر کسی سے بات کر

رہا تھا۔۔ مایا کو دوسری سائیڈ پر کھڑا دیکھ کر وہ فون بند کر کے اسکی طرف آیا۔۔۔

"کیا ہوا مایا۔۔" وجدان اسے سوچ میں محو دیکھ کر پوچھنے لگا

"کچھ نہیں بھیا۔۔۔ ویسے بہت مبارک ہو آپکو شادی کی مٹھائی بانٹ رہے

ہیں" مایا نے تلخی سے بولا

"مایا تم بھی طبّی کی طرح مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔۔" وجدان کو سمجھ نا آیا کیا بولے مان

ٹوٹ رہا تھا بھروسہ ختم ہو رہا تھا

"اس میں غلط کیا ہے بھیا سب صاف صاف نظر آ رہا ہے۔۔۔ آنکھوں دیکھا جھٹلایا

نہیں جاتا" مایا کا لہجہ سخت تھا مگر آواز دھیمی رکھ کر بات کی

"مگر ہمیشہ وہ سچ بھی نہیں ہوتا جو دکھتا ہے مایا طیبہ نے اس دن جو کچھ کیا اور مجھے کہا وہ میرے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔۔ مگر پتہ ہے مایا اکثر ہم بہت سی باتیں اس لیے بھی برداشت کر لیتے ہیں کیونکہ بولنے والا شخص ہماری زندگی میں بہت خاص مقام رکھتا ہے" وجدان نے بھی آج اپنے درد کی وجہ بتادی

"میں طبّی کی باتوں کا برا نہیں مان رہا مگر اسے مجھ پر بھروسہ ہی نہیں ہے" اسکے لہجے کی سختی کو مایا نے بخوبی سمجھا

"بھروسہ ہے تبھی تو آپکے ملنے کے لیے نفل پڑھتی ہے دعائیں کرتی ہے" مایا نے ناجانے کیوں یہ بات کی

"دیکھیں اپکی ساری چیزوں کو چھت پر چھوڑ گی ہے۔۔ جب سے آپکی شادی کی بات سنی تب سے عجیب چرچرا پن اسکے مزاج میں آگیا۔ مایا چارپائی کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگی

"وہ ٹوٹ رہی ہے بھیا اور اسے سنبھالنے والا ہی اسے مجھے ابھی بھی یقین نہیں ہے کہ آپکا پچیس کو نکاح ہے۔۔۔" وجدان چلتا ہوا چارپائی پر پری چیزوں کو دیکھنے لگا یہ سب چیزیں اسی کی دلائی ہوئی تھی وہ سفید جوڑے کو ہاتھ میں پکڑے گزرے

www.neweramagazine.com

لمحے یاد کر رہا تھا

"طبّی تم یہی پہنو گی میں دو گھنٹے ڈھونڈنے کے بعد کچھ پسند کر کے لایا ہوں۔۔۔"وجدان کب سے وائیٹ کلر کا خوبصورت جوڑا ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا

"وجدان تم وائیٹ کلر کیوں لائے ہو باہر کتنی گندگی ہے اگر میں یہ پہن کر گی تو سارا خون لگ جائے گا اور اتنا پیارا سفید جوڑا سرخ ہو جائے گا"طیبہ ڈریس خراب ہونے کے ڈر سے کب سے منع کر رہی تھی

"ٹھیک ہے نہیں پہنو میری بات کی احساسات کی جذبات کی تو کوئی اہمیت نہیں ہے تمھاری نظر میں۔۔۔کتنا گھوما ہوں میں تمھارے لیے جب جا کر یہ پسند آیا ہے"وجدا منہ پھیر کر کھڑا ہو گیا

"وجدان اب تم مجھے اموشنل بلیک میل کر رہے ہو۔۔۔دو میں پہن کر آتی ہوں مگر اس پر ایک بھی داغ لگا تم صاف کرو گے"طیبہ ڈریس لے کر جانے لگی

"واہ بھئی یہ لڑکیاں بھی نا عجیب ہیں ڈریس بھی ہم لائیں اور داغ لگے تو دھوئیں بھی ہم مطلب۔۔۔"وہ بربڑاکا پیچھے مڑا تو طیبہ ہاتھ باندھے اسکی باتیں سن رہی تھی

"طبّی وہ۔۔"وجدان نے بولنا چاہا۔۔۔"ڈوپٹہ "طیبہ اسکی طرف ہاتھ بڑھا کر ڈوپٹہ مانگنے لگی اور گھورتی ہوئی ی نکل گی

"یہ سب طبّی نے یہاں رکھا ہے۔۔۔"وجدان نے تصدیق کرتے ہوئے پوچھا طیبہ وجدان کی دی ہوئی ی چیزوں کو بہر سنبھال کر رکھتی تھی

"ہاں تو مجھے ایک بار پہننے نہیں دیتی تھی اور سوچیں کس دل سے یہاں رکھا ہو گا ہو اسنے یہ سب پر آپ فکر نا کریں غصے میں تھی نا اسلیے رکھ کر چلی گی میں سنبھال کر رکھ دو نگی"مایا سامان اٹھانے لگی

"نہیں یہی رہنے دو خود ہی آکر اٹھائے گی ورنہ بھلے یہی پڑے رہیں عمر بھر یہاں۔۔"وجدان بول کر جانے لگا

"بھیا٦ پیار بھی اتنا اور ضد بھی ایسی ایسا کیسے چلے گا۔۔۔رشتے میں یا تو انا جیتی ہے یا رشتہ دونوں ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے یا تو آپ محبت چھوڑ دیں یا انا۔۔"مایا کی باتیں وجدان کو سمجھ آ رہی تھی

"تم نہیں سمجھوں گی مایا۔۔۔میں طبّی کو نہیں چھوڑ سکتا اور ضد میں وہ ہے۔۔۔ غلطی

اسکی تھی"

"آپ بتائی یں گے تو ضرور سمجھو نگی"

****

وجدان کمرے میں جانے لگا تو ہاجرہ بیگم کچن میں کام کر رہی تھی

"اماں آپ اب تک کام کر رہی ہو۔۔۔" وہ چلتا ہوا ہاجرہ بیگم کے پاس آیا

"آگیا تمھیں ماں کا خیال پتا نہیں کہاں غائب رہتے ہو ماں کے لیے تو وقت ہی نہیں ہے تمھارے پاس" ہاجرہ بیگم نے شکوہ کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اماں شادی کے کام کتنے ہوتے ہیں ابھی ابھی عالیہ کو پھپو کے گھر چھوڑ کر آیا ہوں اب چار دن میری اماں کے" وجدان ہاجرہ بیگم کے گلے لگ کر کہنے لگا

"کچھ زیادہ ہی بن گی ہے سکھر والی سے تمھاری۔۔" ہاجرہ بیگم اسکے کان کھینچتے ہوئے بولی

"اماں کسی سے تو بنانے دیں ورنہ اپکا بیٹا کنوارہ رہ جائے گا۔۔" وجدان بات کو مذاق میں اڑاتے ہوئے بولا

"اللہ نا کرے فضول گوئی سے پرہیز کرو اور چلو کام میں مدد کرو"

"تمھاری بیوی نے مجھے کہنا ہے کہ کچھ نہیں سیکھایا ماں نے" ہاجرہ بیگم کے روایتی ساس والے ڈائیلوگ پر وہ دونوں ہنسنے لگے

****

رمضان کے بارہ روزے گزر چکے تھے زندگی پھر معمول میں آگی تھی وجدان کی باتوں نے مایا کو خوش بھی کیا اور پریشان بھی مایا افطار کے بعد کچن میں گھس گی اور اسٹول پر چڑھ کر نا جانے کیا تلاش کر رہی تھی جب مایا نے طیبہ کو کچن میں آتے دیکھا اور گرنے کی ایکٹنگ کی مگر قسمت خراب تھی پاؤں مڑا اور وہ گر گی مایا کی چیخ پر فاطمہ بیگم اور طیبہ بھاگ کر آئی اور مایا کو زمین پر گرا ہوا پایا

"مایا۔۔مایا اٹھو کیا ہوا ہے" طیبہ اسکا گال تھپتھپا رہی تھی

مایا بے ہوش ہو گی تھی شائید چوٹ دماغ کی طرف لگ گی تھی

"طیبہ ہسپتال جانا ہو گا تم رکشہ لے کر آو میں پیسے نکالتی ہوں۔۔" طیبہ ڈوپٹہ سر پر لپیٹی ہوئی نیچے بھاگی جب وجدان سے ٹکر ہو گی

"طبّی کیا ہوا" طیبہ کو پریشان دیکھ کر وجدان نے فکر مندی سے پوچھا

طیبہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے "وجدان مایا اسٹول سے گر گی اور بے ہوش ہو گی ہوش میں ہی نہیں آ رہی ہے" طیبہ کے آنسو نکلنے لگے

"طبّی رومت تم مایا کو نیچے لاؤ میں گاڑی نکالتا ہوں۔۔۔" وجدان طیبہ فاطمہ بیگم مایا کو لے کر ہسپتال گ ئی ے۔۔۔

کمرے کے باہر کھڑی طیبہ مایا کے ٹھیک ہونے کی دعائی یں کر رہی تھی وجدان فاطمہ بیگم کو تسلی دے رہا تھا اتنے میں ڈاکٹر باہر آئے

"کیا ہوا ڈاکٹر مایا کیسی ہے اب بہتر ہے مگر وزن پڑنے کی وجہ سے ایک ہاتھ فکچر ہو گیا ہے ابھی بھی دو ماہ بیڈ ریسٹ کی ضرورت ہے پھر دیکھیں گے کیا کینڈیشن ہے" وجدان غور سے ڈاکٹر کی بات سن رہا تھا طیبہ بھی اسکے پیچھے سب باتیں سن رہی تھی

"شکریہ ڈاکٹر۔۔۔" جیسے وجدان پیچھے مڑا طیبہ نے منہ موڑ لیا وجدان کا فون بجا

اسنے ہاجرہ بیگم کو ساری بات بتائی ی توان سے رہا نا گیا جو بھی تھا فاطمہ سگی چھوٹی بہن

تھی وہ سب بھول کر ہسپتال آئی ی اور فاطمہ کو گلے لگا کر تسلی دی سب گلے شکوے دور کئی ے

طیبہ کا بھی ماتھا چوم کر اسے تسلی دی اور گلے سے لگایا

"آپکے مریض کو ہوش آگیا ہے آپ جاکر مل سکتے ہیں مگر کوشش کریا گا ہاتھ نا اٹھائے وہ اور خوش رہیں" سب روم میں داخل ہوئے ایک ساتھ سب کو آتا دیکھ کر مایا مسکرائی ی

" کیسی ہو مایا" وجدان نے آگے بڑھ کر پوچھا

"آپ سب کو ساتھ دیکھ کر ایک دم ٹھیک ہو گی ہوں

پتا ہوتا تو پہلے ہی اسٹول سے گر جاتی" پاس کھڑی طیبہ کے کان میں بولی اور طیبہ اسے گھورنے لگی

"مایا مجھے سچ سچ بتاؤ کیا کیا ہے تم نے کیسے گری تھی۔۔۔" وجدان نے ہاجرہ بیگم اور فاطمہ بیگم کو گھر بھیجا طیبہ نے گھر جانے سے منع کر دیا تھا طیبہ نماز پڑھنے گی تھی جب

مایا موبائی ل میں ٹام اور جیری کارٹون دیکھنے میں مصروف تھی

"بھیا آپ آم کھاؤ نا گھٹلیاں کیوں گن رہے ہو۔۔۔اور ویسے بھی اپکی لیلہ نے اس رمضان برتن دھلوا کر میرے ہاتھ درد کروائے تھے تھوڑا آرام چاہیے تھا مجھے بس اب دیکھنا میں کام کرنا بھی چاہوں تو کوئی ی نہیں کروائے گا" مایا نے اپنی چالا کیاں بتاتے ہوئے کہا

"مایا اگر زیادہ لگ جاتا تو ایسی فضول حرکت نہیں کرنی چاہیے کبھی..." وجدان نے فکر مندی سے پوچھا

"کیسے لگ جاتی میرے پیارے اللہ جی کو پتا تھا میری نیت اچھی ہے اور ویسے بھی اتنی آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑنے والی ابھی تو آپ سے بہن اور سالی دونوں بن کر پیسے لوٹنے ہیں۔۔" مایا نظریں کارٹون پر جمائے چپس کھا رہی تھی جو وجدان چھپ کر اسکے لیے لایا

"تم کبھی نہیں سدھرو گی۔۔۔ مگر تمھاری ہٹلر بہن منہ بنا کر بیٹھی ہے جب سے پتہ چلا ہے اسے میری شادی نہیں ہو رہی۔۔۔۔ ویسے مایا شادی کا سن کر رو رہی تھی اور شادی نہیں ہو رہی تب بھی رو رہی تھی رونے کی فیکٹری چھپا کر رکھی ہے اسنے کہی" اور

دونوں قہقہہ مارنے لگے

*****

"پیارے اللہ جی آپکا ڈھیر سارا شکریہ آپ نے میری دعاوں کو رد نہیں کیا میں نااُمید ہو گی تھی مگر آپ نے مجھے پھر سے زندگی کے رنگوں سے روشناس کروادیا" وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اللہ پاک کا دل سے شکرادا کر رہی تھی

"میری محبت مجھے لوٹادی تھینک یو سوچ۔۔۔" وہ اللہ سے ڈھیر ساری دعائیں کر کے نفل ادا کر کے کمرے میں داخل ہوئی تو مایا اور وجدان قہقہہ لگا رہے تھے طیبہ ہلکا سا مسکرائی اور چلتی ہوئی مایا کی طرف آئی وہ وجدان کو مکمل اگنور کر رہی تھی۔۔

مایا چلو کھانا کھالو افطار کے بعد سے کچھ نہیں کھایا تم نے طیبہ کی بات پر وجدان اپنی ہنسی چھپانے لگا اور مایا نے اسے گھوری سے نوازہ

"طبّی نماز پڑھنی ہے مجھے" مایا نے کھانے کی طرف سے دھیان ہٹانے کے لیے کہا

"مایا وضو کیسے کرو گی پانی لگنے سے منع کیا ہے ڈاکٹر نے" طیبہ نے کہا

"تم مجھے تیمّم (پاک مٹی) لادو میں کر لو نگی وضو"

تیمّم (Tayammum)پاک مٹی یا کوئی ایسی چیز جو مٹی کے حکم میں ہو۔۔جب پانی نہ ہو اور کسی مجبوری کی وجہ سے پانی سے وضو نہ کر سکیں تو تیمم سے وضو کرنا جائز ہے

تیمم کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

"اور اگر تمھیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے وضو کر لو۔اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لو "

"اچھا تم بیٹھو میں لاتی ہوں۔۔"وجدان ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا

"طبّی تم رکو میں لے آتا ہوں۔۔۔"وجدان اسے دیکھتا ہوا کہنے لگا طیبہ نے پھر سے منہ موڑ لیا وجدان کمرے سے چلا گیا

"طبّی بس کر دو اب کب تک ایسے رہو گی بس ایک یہی دعا تو مانگتی تھی قبول ہو گی پھر ناشکری کر رہی ہو"مایا اسے سمجھانے لگی

"میں ناشکری نہیں کر رہی ہوں مایا۔۔وہ مجھے آزمارہا تھا محبت میں کون ایسا کرتا ہے"طیبہ بھی کیوں خاموش رہتی

"محبت میں وہ بھی نہیں کیا جاتا جو تم نے کیا تھا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ طبّی کیا یہ ظلم نہیں تھا تم نے لڑائی ی خود بڑھائی ی تھی اب اگر تم نے منہ موڑا تو تم سچ میں کھو دو گی ۰ سب کچھ۔۔" مایا طیبہ کا ہاتھ تھام کر کہنے لگی

"مگر وجدان نے مجھے بہت رلایا ہے۔۔۔ایسے بھی تڑپنا چاہیے" طیبہ کو رونا آنے لگا سب وجدان کی طرف داری کر رہے ہیں میری کوئی ی سنتا نہیں ڈس نے دل میں سوچا

"تو تمھیں کیا لگتا ہے جب تمھارا رشتہ آیا تو وہ نہیں ٹوٹے تھے جب تم نے انکی محبت کو احسان کہا جب وہ نہیں تڑپے تھے" مایا بھی آج اسے ساری تلخ باتیں یاد کروا رہی تھی

"تمھیں کیسے پتا مایا" طیبہ کو تعجب ہوا

"کل رات وجدان بھائی ی نے سب بتایا مجھے بات اتنی بڑی نہیں تھی جتنا تمھاری ضد نے اسے بڑھا دیا "

"میں سوری بولنا چاہتی تھی تم جانتی ہو" طیبہ نے بھی صفائی ی دی

"چاہنے اور اظہار میں فرق ہوتا ہے طبّی انہیں الہام ہوگا کہ تم نے سوری بولنا ہے بی پریکٹیکل انڈیا کی فلم تھوڑی ہے جو ہیروین اپنے گھر میں بیمار ہو اور ہیرو کو نیند نہیں

www.neweramagazine.com

آئے ایسا فلموں میں ہوتا ہے

اصل زندگی میں اظہار واقرار ضروری ہوتا ہے "مایا آج اسے آئی ینہ دیکھا رہی تھی

"طبّی بات احساس کی ہوتی ہے میں انکار نہیں کرتی۔۔۔ مگر اب تمھاری باری ہے جو بگاڑا ہے اسے درست کرنے کی باری ہے۔۔۔" مجھے وہ ڈیجیٹل قرآن اٹھا دو جب تک بھیا نہیں آتے میں قرآن سن لیتی ہوں مایا قرآن پاک کی طرف اشارہ کرتی کہنے لگی

طیبہ نے قرآن کو اسکے پاس رکھا اور مایا نے پین سے سورۃ نور چلا دی طیبہ سامنے کا وچ پر بیٹھے مایا کی باتوں کو سوچ رہی تھی۔۔۔۔

جب قرآن کی تلاوت شروع ہوئی ی۔۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔"

سورۃ نور کی تلاوت بہت خوبصورت آواز میں کی جا رہی تھی طیبہ کے کان میں آواز جا رہی تھی مگر دماغ کہی اور تھا۔ سورۃ نور کی پہلی آیت کے ترجمے نے طیبہ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

"یہ ایک سورہ ہے۔ کہ ہم نے اتاری اور ہم نے اسکے احکام فرض ک ئی ے اور ہم نے

اس میں روشن آیتیں نازل فرمائی یں کہ تم دھیان دو۔)"1(

"جو زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ہو تو ان میں ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ اور اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے دین میں ان پر کوئی ترس نہ آئے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود ہو"۔)2(

"زنا کرنے والا مرد بدکار عورت یا مشرکہ سے ہی نکاح کرے گا اور بدکار عورت سے زانی یا مشرک ہی نکاح کرے گا اور یہ ایمان والوں پر حرام ہے۔)"3(

"اور جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔ مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے)"5,4(

طیبہ کی آنکھیں نم ہونے لگی وہ سامنے دیوار کو تکتی رہی قاری نے اگلی آیت کی تلاوت کی

"اور وہ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے علاوہ گواہ نہ ہوں تو

ان میں سے ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ بیشک وہ سچا ہے۔اور پانچویں گواہی یہ ہو کہ اُس پر اللہ کی لعنت ہوا گروہ جھوٹوں میں سے ہو۔اور عورت سے سزا کو یہ بات دور کرے گی کہ وہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ بیشک مرد جھوٹوں میں سے ہے۔اور پانچویں باریوں کہ عورت پر اللہ کا غضب ہوا گر مرد سچوں میں سے ہو۔اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ بہت توبہ قبول فرمانے والا، حکمت والا ہے (تو وہ تمہارے راز کھول دیتا)"۔(6-10)

"بیشک جو لوگ بڑا بہتان لائے ہیں وہ تم ہی میں سے ایک جماعت ہے۔تم اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ان میں سے ہر شخص کیلئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے وہ شخص جس نے اس بہتان کا سب سے بڑا حصہ اٹھایا اس کے لیے بڑا عذاب ہے۔ "(11)

مایا بس طیبہ کے آنسو اس آیت کے بعد رو کنے کا نام نہیں لے رہے تھے مایا میں نے اس پر بہتان لگایا تھا اسنے وہ کام نہیں کیا تھا مایا اللہ پاک مجھے سزا دینگے مایا مجھے اللہ کے عذاب سے ڈر لگتا ہے

طبّی رو نہیں اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں :

"اللہ توبہ قبول فرمانے والا، حکمت والا ہے۔۔وہ تو دلوں کے راز جانتا ہے"

"تمھیں اپنی غلطی کا احساس ہے اور احساس سے بر کر تو کچھ نہیں ہوتا "

آگے پڑھو طیبہ کے کہنے پر مایا نے اپنے سر پر ڈوپٹہ صحیح کیا اور پھر سے پین کو آیت نمبر بارہ پر رکھا۔۔

"ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ بہتان سنا تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اپنے لوگوں پر نیک گمان کرتے اور کہتے: یہ کھلا بہتان ہے۔)"12(

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وجدان نے کمرے کا نوب گھوما کر دروازہ اندر کی طرف کھولا...دروازہ کھلنے کی آواز پر مایا اور طیبہ وجدان کی طرف متوجہ ہوئی آیت مکمل ہونے تک تینوں نے خاموشی سے آیت اور اسکے ترجمے کو سنا

یہ لومایا۔۔آیت ختم ہونے پر طیبہ نے قرآن پاک بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔اور طیبہ نے اسے وضو کروانے میں مدد کی وجدان کمرے کے باہر جا کر ریلنگ پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا

اس وقت ہسپتال میں چند لوگ تھے رات کے دو بج رہے تھے طیبہ کمرے سے باہر آئی تو وجدان کو آسمان کو تکتے ہوئے دیکھا وہ چلتی ہوئی وجدان کے پاس آئی۔۔۔

"تھک گے ہو گے تم سو جاؤ تھوڑی دیر میں سحری کے وقت اٹھا دونگی۔۔۔"طیبہ کی آواز پر وجدان نے پیچھے موڑ کر اسکی طرف دیکھا..

"اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے میری"وجدان بھی چاند کو دیکھ کر بولنے لگا

"مجھے ہمیشہ تمھاری فکر تھی تم ہے ہی شوق ہے شادی کرنے کا سکھر والی سے۔۔۔" طیبہ نے جل کر بولا

"تم پھر شروع ہو گی۔۔۔"وجدان اسکے چہرے پر آئی مسکراہٹ دیکھ چکا تھا کہتا ہوا جانے لگا

"میں مذاق کر رہی تھی۔۔۔"طیبہ فوراڈر کر بولی کے وجدان پھر ناراض ہو کر نا چلا جائے

"ہاہاہا۔۔میں بھی مذاق کر رہا ہوں"وجدان ہنستے ہوئے بولا کچھ پل کے لیے طیبہ اسکی

دلفریب مسکراہٹ میں کھو سی گی۔۔

"تم بہت برے ہو وجدان۔۔"چند لمحوں میں تکنے کا سلسلہ ختم ہوا تو طیبہ بولی

"یہ بات تو میں بھی کہہ سکتا ہوں۔۔"وجدان نے سیریس انداز میں بولا

"تم نے شادی والا جھوٹ کیوں بولا تمھیں پتا ہے مجھے کتنی تکلیف ہوئی ی "

"اور مجھے نہیں ہوئی ی جب تم نے کہا کے بن جائے گا وہ تمھارا محرم میرے دل پر کیا گزری ہو گی سوچا تم نے۔۔"

"ایم سوری۔۔"طیبہ کی آنکھ سے آنسو بہتا ہوا اسکے چہرے کو بھیگو گیا

"ایم سوری طبّی میرا اراادہ تمھیں تکلیف دینے کا نہیں تھا مگر تمھارے لفظوں نے مجھے بھی توڑا تھا میں بھی تو انسان ہوں مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے۔"

"ایم ریلی سوری میں آئی یندا کبھی نہیں بولو نگی"سوری وہ کان پکر کر کہنے لگی

"بس اب سوری نہیں۔۔"وجدان نے اسکے ہاتھ کان سے ہٹاتے ہوئے کہا

مجھے عائی شے گل کی شاعری یاد آرہی ہے سناؤ۔۔۔طیبہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی پوچھنے لگی

ارشاد۔۔۔۔وجدان نے بھی ادبی انداز میں کہا

روٹھنے کو بھی کوئی ی بہانہ چاہیے

ماننے کا ہنر اسے بھی آنا چاہیے

میں ہی کیوں کروں ظاہر محبت

اظہار واقرار اسے بھی آنا چاہیے

قرینے سبھی مجھ پر لاگو تو نہیں

چاہت نبھانا اسے بھی آنا چاہیے

"طبّی تم طعنہ مار رہی ہو" وجدان اسکے شعر کا مطلب سمجھتے ہوئے کہنے لگا

"نہیں میں تو شعر سنا رہی ہوں تم دل پر کیوں لے رہے ہو۔۔" وجدان اسے آنکھیں دیکھانے لگا اور دونوں مسکرانے لگے

آج تیرویں شب تھی مکمل چاند کالے بادلوں میں خود کو چھپائے پورے آسمان کو روشن کر رہا تھا۔۔"وجدان آج چاند کتنا خوبصورت لگ رہا ہے نا"

ہمم۔۔۔وہ دونوں آسمان کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے جب دل خوش ہو

مطمئن ہو تو سب اچھا لگتا ہے..

مجھے مہر بٹ کا ایک اور شعر یاد آرہا ہے۔۔۔

"تم مجھ سے باتیں نہیں کرتی تھی تو کیا شعر و شاعری پر ھتی تھی۔۔طیبہ کے ایک اور شعر سنانے کی فرمائش پر بولنے لگا

"ہاں نا کچھ تو کرنا تھا اب سنو نا۔۔۔"طیبہ نے بچوں کی طرح بولا

سنائیں میڈم اب آپکی ہی تو سنی ہے میں نے پوری زندگی۔دونوں مسکرانے لگے

یہ تو ہے چلو اب خاموش ارشاد کیا ہے...

تاروں بھری دنیا میں جیسے ایک چاند خاص ہوتا ہے
ایسے ہی دل کی دنیا میں ایک شخص خاص ہوتا ہے

****

رات میں مایا نے ضد کر کے روزہ رکھا۔۔۔طیبہ اور وجدان نے سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نا مانی۔۔۔

افطار کے بعد ہاجرہ بیگم اور فاطمہ بیگم بھی آ گی۔۔۔دونوں نے سارے گلے شکوے دور

کی ئے....

"زمین جائی یداد پیسہ یہ سب توفانی ہوتے ہیں آپ قبر میں گے تو سب ختم کچھ نہیں رہتا ہمارے پاس۔۔۔رشتے دائی می ہوتے ہیں بے شک ہمارے قبر میں جانے پر یہ رشتے بھی ختم ہو جاتے ہیں مگر یہی رشتے جب ہمارے لیے دعا کرتے ہیں تو ہمارا عذابِ قبر کم ہو جاتا ہے"

اور وہ ہمارے لیے صدقہ جاریہ بن جاتی ہے۔۔

طیبہ عشا٦ کی نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔فاطمہ بیگم مایا کو سوپ پلا رہی تھی

"اٹھوا لو مزے کام چور لڑکی۔۔۔سارے ڈرامے پتا ہے مجھے ابھی طبّی اور میری شادی ہونے دو پھر تم کو پتہ چل جائے گا کام کسے کہتے ہیں۔۔۔"وجدان اسکے کان میں سر گوشی کرنے لگا

"میں آپ دونوں سے پہلے شادی کر کے اپنے ہنڈسم شوہر کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔۔"مایا بھی دھیمی آواز میں سوپ پیتی ہوئی ی بولی وجدان اسے گھورنے لگا مایا نے اسے اشارہ کر کے پاس بلایا

"آپ لوگوں کی طرح سالوں ضائیع تھوڑی کرونگی۔۔ جیسے کوئی ی ملا دوسرے دن

میں نے شادی کر لینی ہے۔۔۔جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔۔" مایا کہتی ہوئی وجدان کو منہ چڑانے لگی

"خالہ میں سوچ رہا ہوں ہم مایا کی شادی نہیں کریں گے۔۔" وجدان کی بات پر مایا سکتے میں آگئی اور وجدان کو حیرانی سے دیکھنے لگی

"کیوں بھئی خود تو شادی کر کے چلے جائیں گے اور مجھے گھر کی ماسی بنائیں گے میں ساری چالاکیاں سمجھ رہی ہوں۔۔۔" وجدان کی بات پر مایا نے احتجاج کرنا چاہا

"ارے تم تو ہمارے گھر کی رونق ہو ہم تمھیں کہی جانے نہیں دینگے" وجدان آج مایا کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔

"رونقیں کرنی ہیں تو آپ شادی کریں اپکے بچوں کی فوج جب آئے گی تو خوب شغل مستی کرنا مجھے کیوں میرے شوہر سے دور کر رہے ہو" مایہ کوئی لحاظ نہیں رکھا اور کہہ دیا مگر مایا کی بات کو کسی نے سیریس نہیں لیا

"دنیا کے کسی کونے پر بیٹھ کر وہ میری یاد میں شاعری لکھ رہا ہوگا۔۔۔" مایا اپنی سوچوں میں کھو کر کہنے لگی

"تمھیں کیسے پتا وہ شاعری لکھ رہا ہو گا۔۔۔" وجدان مشکوک نظروں سے پوچھنے لگے

"آپ نے نہیں سنا دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔۔۔ دیکھنا ابھی اسکو ہچکی آئی ہو گی

....." مایا پورے اعتماد سے بولی

"لو بھئی کر لو بات۔۔۔۔ اب نیا شروع کیا اس لڑکی نے بیٹھے بیٹھے نجومی کی روح

گھس گی

ارے ہاتھ نیچے رکھو لڑکی۔۔۔۔ چوٹ ٹھیک نہیں ہوئی تو سچ میں کسی نے شادی

نہیں کرنی۔۔" وجدان پھر بولا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اماں دیکھو نا وجدان بھائی کو۔۔۔" مایا معصومانہ شکل بنا کر فاطمہ کو دیکھنے لگی

"کیوں تنگ کر رہا ہے میری بچی کو" فاطمہ بیگم کی جگہ ہاجرہ بیگم بولی

"بلکل تنگ نہیں کرنا میری دونوں بیٹیوں کو" طیبہ جائے نماز تہہ کر کے ہاجرہ بیگم

کے پاس آئی تو ہاجرہ بیگم اسے خود سے لگا کر بولی

"خالہ مجھے معاف کر دیں میں نے غصے میں بہت کچھ بول دیا" طیبہ شرمندہ سی ہوئی

"نہیں بچہ غلطی ہماری ہے تم لوگ تو چھوٹے ہو ضد انا لڑائی یہ سب ہم سے ہی سیکھا

ہے تم لوگوں نے جب ہم ایک غلط بات پر سالوں منہ پھیر کر بیٹھ سکتے ہیں تو تم بھی تو ہماری اولاد ہو۔۔ہر چیز میں ہم سے دو ہاتھ آگ ۓ"

"میں تم دونوں سے معافی مانگتی ہوں۔۔۔"ہاجرہ پیگم ہاتھ جوڑنے لگی

"اماں کیا کر رہی ہیں"ہاجرہ بیگم ہاتھ جوڑنے لگی تو وجدان نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا

"بیٹا۔۔۔ہم بڑوں نے ضد میں اپنے بچوں کی خوشیاں داؤ پر لگادیں بنا سوچے سمجھے اپنے فیصلے تم پر ڈال دیے"

"ضد،انا کرنا کوئی ی آسان کام تھوڑی ہے سب کچھ ہار کر ہم اپنے دل کو تسکین پہنچاتے ہیں کہ ہماری انا جیت گی۔۔۔"

"مگر پتا ہے بچوں جب ہم اپنے کسی خاص سے ضد باندھتے ہیں تو ہماری ضد تو جیت جاتی ہے مگر ہم ہار جاتے ہیں اپنے اس خاص کو۔۔۔۔۔۔

ہمارا دل بے چین ہوتا ہے کیوں کے ہم نے کسی اور کا دل توڑا ہوتا ہے۔رشتوں کا مان ٹوٹ جاتا ہے"ہاجرہ بیگم نے اپنی زندگی سے بہت بڑا سبق سیکھا تا اور اپنے بچوں کو بھی

وہی سبق سیکھانا چاہتی تھی

"رشتے بہت نازک ہوتے ہیں انھیں بہت سنبھال کر رکھنا چاہیے۔۔۔ایک بار ٹوٹ جائی یں تو پھر جوڑنا مشکل ہو جاتا ہے اور اگر جوڑ دیا جائی یں تب بھی ایک خلش باقی رہ جاتی ہے "

"شک کی چنگاری رشتوں کو آگ لگا دیتی ہے۔۔"

"بیٹا رشتوں کا خیال رکھو گے تو وہ تمھارا خیال رکھیں گے قرآن میں کسی کے بارے میں غلط گمان کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے اور ہم تہمت بہتان جھوٹ غیبت دل آزاری کر کے مزاق کا نام دینا تو عام بات سمجھتے ہیں۔۔"

"درحقیقت ہمارے اندار سے احساس بلکل ختم ہو گیا ہے ہم سب خود غرض ہو گ ےئ ہیں۔۔۔ ہمیں دوسرے کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا ہمیں ہماری تکلیف دنیا میں سب سے بڑی لگتی ہے۔۔"

"خالہ ہم سمجھ گ ےئ ہم آئ ندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کریں گے "طیبہ وجدان کو دیکھتے ہوئے بولی ہاجرہ بیگم نے طیبہ کو گلے لگا یا

"جی اماں ہم دونوں آپ سے معافی مانگتے ہیں اور فاطمہ خالہ میں نے کبھی اپکا دل دکھایا ہو تو مجھے معاف کر دیجیے گا" وجدان ہاجرہ سے کہتا فاطمہ کی طرف آیا اور اسکا ہاتھ تھام کر کہنے لگا

"ارے نہیں وجدان تم تو میرے بیٹے ہو اور ماں کبھی اپنے بچوں سے نارض نہیں ہوتی" فاطمہ بیگم نے وجدان کو گلے لگاتے ہوئے کہا

"میں بھی ہوں یہاں۔۔۔ مطلب حد ہو گی ایسا لگ رہا ہے مجھے کوڑے دان سے اٹھایا تھا۔۔"

"ہائے بہنا، میری پیاری بہنا تمھیں کیسے پتا چلا کے ہم تمھیں کوڑے سے لائے تھے۔۔۔ وجدان کو مستیاں سوجھی تھیں

"ہاہاہاہاہا۔۔۔ ہنسی نہیں آئی ی مجھے
اور تم طبّی تم دونوں کو ملانے کے لیے میں نے اسٹول سے چھلانگ مار کر خودخوشی کی مگر لوگ تو احسان فراموش نکلے۔۔۔" مایا کے کہنے پر سب مسکرا کر اسے دیکھنے لگے

"اچھا لڑکی تمھارے تو احسانوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں احسان تو اتارنا پڑے گا

مگر کیسے۔۔۔" وہ سوچنے والے انداز میں بولنے لگا

"طبّی تم بتاؤ۔۔۔" اور سوچتے سوچتے طیبہ سے مخاطب ہوا

"ایک کام کرتے ہیں وہ جیک تھانا اس سے تمھاری شادی کر دیتے۔۔۔ ویسے بھی تم پر لٹو ہوا تھا۔۔۔" طیبہ ہنسی چھپا کر کہنے لگی

"طبّی کتنی بتمیز ہو تم۔۔۔" مایا تو نوٹنکی میں دس ہاتھ آگے ہے وہ بھی رونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی

"ارے نہیں میری بہنا تمھاری شادی تو میں شہزادے سے کرواؤ نگی۔" طیبہ اسکی ہتھلی پر کرتے ہوئے بولی

"ہاں کوہ قاف جائی یں گی نا طیبہ میڈم وہاں سے لائی یں گی شہزادہ جن کو مایا بھوتنی کے لیے" وجدان بھی چلتی ٹرین میں سوار ہو گیا

"اماں دیکھیں نا بھائی ی مجھے بھوتنی کہہ رہے ہیں۔۔۔۔" وہ نکلی آنسو بہاتی لاڈ میں کہنے لگی۔

"کیوں تنگ کر رہے ہو وجدان بچی کو۔۔۔ کچھ دن میں تو اکیلی ہو جائے گی۔۔۔ کیوں

مایا"ہاجرہ بیگم آنکھوں کے اشارے سے اس سے پوچھ رہی تھی

خالہ آپ بھی۔۔۔بہت غلط بات ہے آپ سب نے پارٹی بدلی ہے۔۔۔مایا منہ بنا کر سچ میں رونے لگی۔۔۔۔ جتنی چلبلی باہر سے تھی اندر سے اتنی ہی حساس تھی مایا

"ارے نہیں میرا بچہ میں تو مذاق کر رہی تھی میری بہادر بچی ایسے نہیں روتے"اور ہاجرہ بیگم نے مایا کو گلے سے لگالیا

" چلیں اب ملاپ ہو گیا تو شادی کی بات کریں میرا تو بڑا دل کر رہا ہے۔۔۔"وجدان بچوں کی طرح کہنے لگا طیبہ اسے گھورنے لگی اور جب وہ تب بھی نا سدھرا تو طیبہ نے شرم سے نظریں جھکالی

"اس میں تو شرم باقی نہیں رہی طیبہ اب تم ہی آکر اسے سیدھا کرو میرے ہاتھوں سے تو گیا۔۔۔"ہاجرہ بیگم دکھ سے اپنے بیٹے کو دیکھا اور ماں کے گلے میں ڈال لیا

"خالہ آپ نے تو ابھی سے بہو کے سامنے ہتھیار ڈال دیا ہیں ساس والا رعب تو دیکھائے آپ تو خود کہہ رہی ہیں آ بیل مجھے مار"مایا کے دماغ میں پکنے والی کھچڑی جب اس نے سب کو سنائی تو سب کے قہقہہ بلند ہوئے اور نرس کمرے میں آئی ی

یہ پرائیوٹ روم تھا تبھی بچت ہو گی ورنہ اب تک تو ذلالت کے چار پانچ تماچے کھا چکے ہوتے سب

فاطمہ بیگم اور ہاجرہ بیگم رات کو واپس گھر چلی گئی یں مایا کو پین کلر دے کر سلا دیا تھا۔۔۔

آج چودھویں کی رات تھی چاند کی چاندنی آسمان کو روشن کیا ہوئے تھی۔۔۔وجدان ہسپتال کے ٹیرس پر کھڑا تھا آج اسکا دل پر سکون اور مطمئن تھا

طیبہ سیڑھیاں عبور کرتی ٹیرس پر پہنچی اور وجدان کے برابر جا کر کھڑی ہو گی۔۔۔چند منٹ خاموشی رہی دونوں اس خوبصورت منظر کو دیکھ رہے تھے

"وجدان۔۔۔"طیبہ اسکی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولی

وجدان اسی کو دیکھ رہا تھا

"میری زندگی کی پہلی چاہت ہو تم۔۔۔"طیبہ نظریں جھکا کر بولی

"طبّی۔۔میری زندگی کی آخری چاہت ہو تم۔۔۔"

تمھارے ملنے کے بعد مجھے اب کسی اور چیز کی خواہش نہیں اور کسی کی گنجائش بھی

نہیں سمجھی میری جانِ بہاراں۔۔۔"وجدان نے اسکی ناک ہلکی سی دباتے ہوئے کہا

"جانِ بہاراں۔۔۔یہ کیسا نام ہوا لوگ اپنی بیوئی یوں کو منگیتروں کو بیبی شونا کہتے ہیں.....“طیبہ کو اس نام کی سمجھ نہیں آئی

"چھپیچھپی طبّی اتنے فالتو نام۔۔۔اور اتنے کومن نام تو بلکل نہیں میری طبّی سب سے اسپیشل ہے تو نام بھی کچھ الگ ہونا چاہیے تو آج سے تم میری جانِ بہاراں۔۔کیوں کے تم میری جان بھی ہو اور تمھارے ہونے سے میری زندگی میں ایک بہار سی ہے۔۔۔تو تم میری "جانِ بہاراں 🥰🥰"

تمھیں ایک غزل سناتا ہوں۔۔۔جانِ بہاراں

جب جب وجدان جانِ بہاراں کہتا طیبہ کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ دوڑ جاتی جو وجدان کی نظروں سے چھپی نہیں تھی

❣❣❣

ایسا تھوڑی ہے ہر رات حسین ہو

افق پے جگمگاتا چاندروٹھ بھی سکتا ہے

ایسا تھوڑی ہے ہر غم تم سے منسوب ہو

اپنی خطاوں پے ملال ہو بھی سکتا ہے

ایسا تھوڑی ہے ہر بار آنکھ اشک بار ہو

دکھ چھپاکر کبھی مسکرایا بھی جاسکتا ہے

ایسا تھوڑی ہے طاق رات میں مانگی دعا رد ہو

رضائے رب سے اسے پایا بھی جاسکتا ہے

ایسا تھوڑی ہے ہر عید پیا ملن ہو

کبھی بن موسم مرجھایا بھی جاسکتا ہے

ایسا تھوڑی ہے ست رنگ مہکار ہو

یک رنگ گلشن سجایا بھی جاسکتا ہے

ایسا تھوڑی ہے میں روٹھا رہنے دوں گل

جان بہاراں کو منایا بھی جاسکتا ہے

وہ اسکی اتنی خوبصورت شاعری میں کھو سی گی تھی۔۔۔

باتوں میں رات سرکتی جارہی تھی دونوں دنیا جہاں سے بے پرواہ اپنی باتوں میں مشغول

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھے ٹائی م کا پتہ ہی نا چلا

مایا کی آنکھ موبائی ل الارم کی آواز سے کھلی۔۔۔گھڑی میں تین بیس ہو رہے تھے۔۔۔

"یااللہ کیا ظالم بہن بھائی ی دیے ہیں بیمار بہن کو بنا سحری کا روزہ رکھوائی یں گے۔۔۔پتہ نہیں کدھر غائی ب ہو گ ئی ے ہیں دونوں لیلہ مجنوں جب کمرے میں کوئی ی نا دیکھا تو وہ روم سے باہر نکلی ہسپتال میں ایک دو لوگ ہی نظر آئے ادھر ادھر دیکھا کہی نظر نہیں آئے مایا چلتی چلتی ٹیرس کے سامنے جا پہنچی

طیبہ اور وجدان فرش پر بیٹھے مزے سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

"لو جی طوطا طوطی نوں کوئی ی احساس نہیں ہے لگ رہا ہے ہسپتال نہیں کہی پکنک منانے نکلے ہیں۔۔۔ابھی بتاتی ہوں "مایا بڑبڑاتے ہوئے ٹیرس کی طرف جانے لگی

آپ لوگوں میں کوئی ی شرم ہے۔بہن کو کمرے میں چھوڑ کر خود گپے مار رہے ہیں۔۔"مایا کمر پر ایک ہاتھ رکھ کر بولنے لگی

"مایا۔۔۔تم باہر کیوں آ گی۔۔۔آرام کرو نا۔۔۔۔۔"طیبہ مایا کے ہاتھ پر باندھے فریکچر

کو دیکھ کر بولی

"ہاں میں سو جاؤ اور بنا سحری کے روزہ رکھو۔۔۔

"سحر کا وقت ہو گیا۔۔۔۔"

"جی بھایا ساڑھے تین ہو رہے ہیں آپ لوگوں نے بھی سحری نہیں کی" مایا نے ابرو چکا

کع پوچھا

"نہیں ہمیں ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔ باتوں باتوں میں "

"ایسی کون سی باتیں ہو رہی تھی جو وقت ک خیال ہی نہیں رہا آپ لوگوں کو۔۔" مایا

انسپکٹر کی طرح

پوچھنے لگی

ہم۔۔ وجدان اور طیبہ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہنسنے لگے

ارے بتائیں نا۔۔۔

ہم سوچ رہے تھے کہ بائیسویں روزے کو ہم نکاح رکھ لیں ولیمہ عید کے بعد رکھ

لینگے۔۔۔ طیبہ نے خوشی خوشی بتایا

"بلکل نہیں میں فریکچر میں شادی میں نہیں آونگی اور اتنی جلدی شادی میں نے کپڑے بھی نہیں لیا بلکل بھی نہیں اور رمضان میں کون کرتا ہے شادی" مایا نے صاف منع کردیا

"یہ تمھاری بہن کے دماغ پر بھوت سوار ہے۔۔۔ کہتی ہے وہ عالیہ بھی تو کر رہی ہے اور میڈم کو اس سے پہلے شادی کرنی ہے۔۔۔" وجدان کو اسکی منتک ابھی تک سمجھ نہیں آئی ی

طبّی یہ کیا ضد ہے۔۔۔ مایا نے سنا تو یہ بات ایک فالتو دیکھ رہی تھی

"کوئی ی ضد نہیں ہے مایو تمھارا اڈریس ہم لے آئیںگے فکر نہیں کرو۔۔۔۔ اور فریکچر تو صبح تک نکل جائے گا اور تمھیں چھٹی بھی مل جائے گی" سب ہو جائے گا

"مایا یہ تم سب لڑکیاں ہی پاگل ہوتی ہو یا یہ اکلوتی پیس میرے حصے میں آئی ی ہے۔۔۔۔" وجدان مسکراتے ہوئے بولا طیبہ نے گھوری سے نوازہ

اکلوتی پیس ہے۔۔۔ مایا بھی قہقہہ لگانے لگی اور طیبہ دونوں کو دیکھتی رہ گی

****

وجدان نے ہاجرہ اور فاطمہ بیگم کو منالیا۔۔۔سب نے شادی کی تیاریاں شروع کردی تھی طیبہ فاطمہ بیگم اور ہاجرہ بیگم روز مارکیٹ جاکر ڈریس اور ضرورت کا سامان لے آتی تھیں۔۔۔گھر میں ہی نکاح کا فینکشن تھا چند قریبی رشتے داروں کو بلایا گیا تھا۔۔

آج طیبہ اور وجدان کی مہندی تھی۔۔طیبہ نے فل اورنج ڈریس پہنا تھا اور گجرے ہاتھوں میں سجائی یں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

مایا نیلی شرٹ پر گرین کلر کا گرارا پہنے اور اس پر ہری ہری چوریاں پہنے وہ بھی کسی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

مایا نے تو دونوں جگہ سے لوٹنا تھا وجدان کو بہن کر بھی سالی بن کر بھی

فینکشن گارڈن میں رکھا گیا تھا پورے گارڈن کو پھولوں سے سجایا ہوا تھا وجدان اسٹیج پر بیٹھا طیبہ کو دور سے آتا دیکھ رہا تھا

"آج تو جانِ بہاراں نے سرِ عام قتل کرنا ہے۔۔"وجدان دل ہی دل میں بربرایا

"کیا بول رہا ہے"وجدان کے برابر بیٹھا وجدان کا دوست پوچھنے لگا۔۔۔

طیبہ کو وجدان کے برابر بیٹھایا گیا۔۔۔ایک ایک کر سب نے رسم ادا کی فینکشن بلکل سادگی سے ہوئی ی مگر مایا کی مستیوں نے رونق للگائی ی ہوئی ی تھی دیر رات تک سب گپے مار رہے تھے۔۔

فاطمہ بیگم کی ڈانٹ پر سب سونے کے لیے کمروں میں گے طیبہ شیشے کے سامنے کھڑی ان خوبصورت لمحوں کو سوچ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

اپنے آپ کو دلہن کے روپ میں دیکھ کر مسکراہٹ خود بخود اسکے چہرے پر دوڑ گی تبھی مایا کمرے میں آیا۔۔

"آئے ہائے مائے برائی ڈٹوبی کس بات پر مسکرایا کھلکھلایہ جارہاہے۔۔۔" مایا ایک ہاتھ اسکے گرد پھیلا کر بولی

"مایا تمھیں پتا ہے کچھ چیزیں، کچھ باتیں اور کچھ لوگ اتنے خاص ہوتے ہیں کہ ان کے تصور سے ہی ہمارے چہرے پر مسکان آجاتی ہے" طیبہ نے اپنے دل کی بات بتائی ی دور اسکے حہرے پر مسکراہٹ سی آ گی

"آئے ہائے دلہن کی مسکراہٹ تو چیک کریں۔۔۔۔ طبّی اللہ پاک تمھیں دنیا جہاں

کی خوشیاں دیں کبھی تمھاری آنکھیں نم نا ہوں" مایا کا اتنا کہنا تھا کے طیبہ کی آنکھ سے آنسو نکلا

"ارے تم نے تو رونا شروع کر دیا ہے دلہن تو ہنستے ہوئے اچھی لگتی ہے" مایا اسکی آنکھ سے نکلا آنسو صاف کرنے لگی

"یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔۔۔" طیبہ اسکا ہاتھ تھام کر بولی

"جھوٹ۔۔۔۔ تمھاری بائیں آنکھ سے آنسو نکلا ہے اور چند دن پہلے میں نے ایک تحقیق پڑھی تھی جس میں تھا جب ہماری بائیں آنکھ سے پہلا آنسو نکلے تو وہ غم کا آنسو ہوتا ہے۔" مایا بڑے مزے سے اسے اپنی ن ئی ی تحقیق کے بارے میں بتا رہی تھی

"ایسا کچھ نہیں ہوتا پاگل جس کا جو دل چاہتا ہے وہ انٹرنیٹ پر ڈال دیتا ہے اب ہر بات پر یقین تھوڑی کر لینگے۔۔۔" طیبہ اپنی جیولری اتارنے لگی

"ارے کیوں نہیں ہوتا۔۔ تم زرا جا کر انٹرنیٹ چیک کرو ان آنسوں پر کتنی تحقیق ہوئی ی ہے خاص کر عورتوں کے آنسوؤ ں پر تمھیں پتا ہے سائنس بتاتی ہے انیس سال کے بعد لڑکیاں اٹھارہ ماہ رونے میں گزارتی ہیں۔۔۔" مایا کی بات پر طیبہ ہنسنے لگی

بڑا ہی کوئی فارغ انسان تھا جس نے اپنی زندگی لڑکیوں کو دیکھا ہے کتنا روتی ہے اور کیا ٹائی مرلے کر بیٹھتا تھا وہ انسان" وہ بولتے بولتے قہقہہ لگانے لگی۔

"نامانو میں سچی کہہ رہی ہوں سنو ناطبّی میرا پیٹ درد ہوگا جب تک میں پورا بتا نہیں دیتی۔۔۔"مایا پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بولی

"ہاں بولتی جاؤ میں سن رہی ہوں" وہ اپنے کپڑے نکال کر باتھ روم میں گھس گی۔۔۔

"تمھیں پتا ہے طبّی۔۔۔ سن رہی ہو نا" مایا نے زور سے بولتے ہوئے کنفارم کیا۔۔۔

"ہاں ہاں بولتی رہو۔۔۔۔ پاگل میری" طیبہ زور سے بولتی پاگل میری پر آواز دھیمی کرلی۔۔۔۔

"جس طرح ساون برسنے کے بعد دھرتی ہری بھری اور فضا شفاف ہو جاتی ہے، بالکل اسی طرح آنسوؤں کے بہہ جانے سے دل کا غبار چھٹ سا جاتا ہے۔ خواتین کی بات کی جائے تو پہلے ہی یہ بات مشہور ہے کہ آنسو بہانے میں خواتین کا کوئی ثانی نہیں۔۔"

پھر مایا بولتے کب سو گی اسے خود نہیں پتا چلا۔۔۔ تین دن سے اتنے کام تھے کے

کوئی ی صبح سے سویا ہی نہیں تھا اسی لیے وہ بہت گہری نیند میں چلی گی تھی

طیبہ جب نہا کر باہر آئی ی تو مایا کو مہندی والے ڈریس میں سوتا ہوا پایا

مایو۔۔۔طیبہ نے ہلکے پکارا مگر مایا گہری نیند میں تھی اسکی آواز کا اثر نا لیتے ہوئے وہ خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔طیبہ نے مسکراتے ہوئے اسکا ماتھا چوما اور لائٹ آف کر کے سو گی

****

آج طیبہ اور وجدان کا نکاح تھا یہ احساس ہی ایسا تھا کے مسکراہٹیں چہرے پر رقص کر رہی تھی زبانی بیان کی ضرورت ہی نہیں تھی آنکھوں سے سب جھلک رہا تھا کہ دونوں کتنے خوش تھے کتنے پر سکون تھے

طیبہ سفید رنگ کے عروسی جوڑے میں خود کو چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔سر پر سرخ چادر ڈالے اسکے دل کی دھڑکنے اتھل پتھل ہو رہی تھیں۔۔۔جب مایا کمرے میں آئی ی

"طبّی تیار ہو مولوی صاحب اوپر آرہے ہیں۔۔۔" وہ طیبہ کے پاس بیٹھ کر بولی

طیبہ خاموش تھی۔۔۔"طبّی سب ٹھیک ہے تم ٹھیک ہونا"مایانے پیار سے طیبہ کا ہاتھ تھاما۔

"مایایاد آرہی ہے۔۔۔۔"طیبہ نے گھونگھٹ بوپر کرتے ہوئے مایا سے کہا

"کس کی یاد آرہی ہے طبّی۔۔۔"مایااسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھنے لگی ایسالگ رہاتھا ابھی آنسو باہر آجائیں گے

"باباکی۔۔۔وہ ہوتے تووہ خوش ہوتے نامایو۔۔۔مایو باباکو ہماری شادی کا بہت شوق تھا نامگر تمھیں یادہےوہ جب بھی ہماری شادی کی بات کرتے تھےان کی آنکھیں نم ہوجاتی تھیں۔۔"طیبہ کب سے جو آنسوروکنے کی کوشش کررہی تھی وہ آنسو خود بخود باہر آگ ئے۔۔

"مجھے یادہے مایاوہ دن جب اسکول کے کچھ لڑکوں سے تمھاری لڑائی ی ہوئی ی تھی تب بابانے انکے سامنے کہاتھاجامایامار دے دو تھپر اس دن کے بعد کبھی کسی کی ہمت نہیں ہوئی ی ہمارے سامنے بدتمیزی کرنے کی مگر یادہے مایاگھر آکر بابانے کیا سمجھایا تھا۔۔"وہ مایاکو دیکھنے لگی جو ماضی میں کھوسی گی تھی

"ہاں ۔۔ بابا نے کہا تھا ماں یا میرا بچہ باہر نکلتے ہوئے کبھی خود کو کم ہمت مت سمجھنا یہ دنیا ایک بھول بھولا یہ ہے جہاں آپ رک گے تو کبھی منزل تک نہیں پہنچ پاؤ گے ہمیں چلنا پڑتا ہے اور تمام تکلیف کو برداشت کر کے ہمیں اس بھولا یہ سے نکلنا پڑھتا ہے ہم اندر سے کتنے ہی کمزور کیوں نا ہوں ہمیں خود کو مضبوط دیکھانا پرتا ہے ۔۔ ورنہ یہ دنیا بڑی ظالم ہے ۔۔۔ مگر میرا بچہ کبھی ایسا کام نا کرنا جس سے میری عزت پر یا میری تربیت پر لوگ انگلی اٹھائی یں"

دونوں کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے اپنوں کی یاد ہمیں ہمیشہ رلا دیتی ہے ۔۔ اور جب رشتہ باپ بیٹی کا ہو اور دن بیٹی کی رخصتی کا تب باپ کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے ۔۔۔

تمھیں پتا ہے طبّی ہم مشرقی لڑکیوں کی آدھی زنگی اس ڈر خوف میں نکل جاتی ہے کہ کہی ہم کچھ ایسا نا کرلیں کہ ہمارے والدین کو تکلیف ہو ۔۔۔"

"اور اکثر لڑکیاں اپنے خوابوں کو اسی ڈر کے نیچے دفن کر دیتی ہیں ۔۔۔ اور یقین مانو طبّی اپنے ہاتھوں سے اپنے خوابوں کا قتل کر دینا بہت تکلیف دہ عمل ہوتا ہے ۔"

اگر لوگ یہ بات سمجھ جائی یں اور اپنی بیٹیوں پر تھوڑا سا بھروسہ کرلیں تو وہ انھیں

کامیابی کے پھل ضرور دیتی ہیں اوع اگر قید میں رکھیں گے تو خدشہ ہے کہ وہ بغاوت پر اتر جائیں گی۔۔۔

" صحیح کہتی ہو تم مایا ماں باپ کا اپنے بچوں پر بھروسہ انھیں باہمت شخصیت بننے میں مدد کرتا ہے"

"بس بس طبّی اب رونا نہیں ایک اور آنسو نکلا تو لوگوں کی چیخیں نکلیں گی۔۔۔"مایا اب اسکا سیریس موڈ کو نارمل کرنا چاہتی تھی

"وہ کیوں۔۔"طیبہ ٹیشو سے اتنے آنسو کو پونچھنے لگی

"میک اپ جو اتر جائے گا تمھارا"مایا کھلکھلا کر بولی

"مار کھاؤ گی مایا تم۔۔۔"طیبہ اسکا گال کھینچ کر بولی

"اچھا بابا سوری۔۔۔"مایا جوڑا سنبھال کر کھڑی ہوئی

"بہت پیاری لگ رہی ہے میری بہن اب بلکل نہیں رونا ورنہ سچ میں وجدان بھائی ڈر جائیں گے۔۔"مایا کھلکھلا کر کہنے لگی

کمرے کا نوب گھوما کر ہاجرہ بیگم کمرے میں آئی۔۔۔"بیٹا تیار ہو آپ لوگ مولوی

www.neweramagazine.com

صاحب آجائیں۔۔"

"جی جی خالہ۔۔۔۔"مایانے طیبہ کا ڈوپٹہ سیٹ کیا اور مولوی صاحب کو آنے کی اجازت دی

گھر کی تمام عورتیں کمرے میں موجود تھیں۔۔۔

"طیبہ بنت جمال کیا آپ کو وجدان احمد سے پانچ ہزار روپے سقہ راج وقت نکاح قبول ہے۔۔۔"مولوی صاحب نے طیبہ سے پوچھا

"جی قبول ہے۔۔"اسی دن کا تو انتظار تھا۔۔۔دل مطمئن تھا مگر اداسی بھی تھی دنیا کی نظر میں صرف کمرہ بدل رہا تھا مگر کوئی اس سے پوچھتا تین بار قبول ہے بولنے سے لڑکی کی زندگی بدل جاتی ہے ہر رشتہ بدل جاتا ہے کوئی اجنبی اپنا بن جاتا ہے۔۔۔

طیبہ سے سائن کروا کر مولوی صاحب وجدان کے پاس پہنچے اور اس سے سائن کروا کر اجتماعی دعا ہوئی اور طیبہ کو وجداں کے پاس لایا گیا

جیسے وجدان نے طیبہ کو آتے دیکھا تو کھڑے ہو کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔مایا نے سب سے پہلے انگلی پکڑائی کی اور وجدان سے دس ہزار وصول کیے۔۔۔پھر کیک کاٹا گیا اور

رنگ پہنائی گی۔۔

پہلے طیبہ نے وجدان کو انگھوٹی پہنائی۔۔۔

تم میری پہلی اور آخری چاہت ہو جانِ بہاراں۔۔۔وجدان انگھوٹی پہناتے ہوئے بولا اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگے

ساری رسموں کے بعد طیبہ کو کمرے بیٹھا کر ہاجرہ بیگم اور فاطمہ بیگم باہر نکلی۔۔ باہر مایا اور اسکی چند کزنز دروازہ روک کر دروازہ روکائی مانگ رہی تھی ا

"مایا ابھی میں نے تمھیں تیس ہزار تین الگ الگ رسموں پر دیا ہے اب پھر آ گی کتنا لوٹو گی۔۔۔ایسی ایسی رسمیں لا رہی ہو جس کا نام بھی نہیں سنا" وجدان پھر مایا کی پیسوں کی ڈمانڈ پر بولا

"ہاں تو اپنی انمول بہن آپکو دی اس کے بدلے چند روپے دے دیا تو کون سے غریب ہو گے آپ اور شادی پر کنجوسی نہیں کرتے۔۔۔ جلدی جیب کھالی کریں بھائی" مایا ہاتھ آگے بڑھا کر پھر پیسے مانگنے لگی

"دے دے بھائی ان لڑکیوں نے پیچھا نہیں چھوڑنا" وجدان کے ایک دوست نے

کہا

"بلکل جی اگر اندر جانا ہے تو جیب ہلکی کریں۔۔۔"مایا کی کزن نے بھی زور سے بولا

"چلو لڑکیوں سو جاؤ اب جا کر۔۔۔"اور سب اپنے اپنے کمروں میں روانہ ہوئے وجدان آدھے گھنٹے تک باہر دوستوں کے ساتھ گپے مارتا رہا پھر آ جب سب سو گے تو وہ روم مں داخل ہوا

کمرے کو گلاب کے سفید اور سرخ پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔یہ کمرہ تو طیبہ نے بچپن سے دیکھا تھا مگر آج پورے حق سے وہ اس کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔

پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ وجدان کا انتظار کر رہی تھی۔۔

پتا نہیں کہاں رہ گیا ہے احساس ہی نہیں ہے بیوی کا۔۔۔طیبہ اپنا جوڑا سنبھالتی بیڈ سے اتری اور دروبزے کی طرف بڑھی اتنے میں وجدان کمرے میں داخل ہوا۔۔

سیریس انداز میں وہ طیبہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کہاں تھے وجدان۔۔۔وہ وجدان کی آنکھوں میں دیکھتی قریب ہوتے پوچھنے لگی

وجدان اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر لے گیا اور پیچھے کے راستے سے چھت کی

سیڑھیاں چڑھنے لگا

وجدان کہاں لے کر جارہے ہو۔۔۔طیبہ سفید رنگ کے عروسی جوڑا سنبھلتے ہوئے وجدان کے ساتھ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وجدان شادی کی رات اسے کہاں لے کر جارہا تھا۔۔۔

وجدان اپنے گھر میں موجود چھت کے راستے سے طیبہ کا ہاتھ تھامے اوپر لے جارہا تھا۔۔۔ چھت کا دروازہ عبور کرتے ہی اسنے طیبہ کا ہاتھ چھوڑا

یہ کیا بتمیزی تھی وجی تم یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔ تمھیں اندازہ بھی ہے اتنا بھاری جھوڑا سنبھالنا کتنا مشکل ہوتا ہے طیبہ اپنے جوڑے کو صحیح کرتے ہوئے کہنے لگی

وجدان دیوار سے ٹیک لگا کر ہاتھ باندھے اسکی باتیں سن رہا تھا اسکے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

وجدان۔۔۔طیبہ نے اسکی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے اسے پکرا

کیا ہوا وجدان۔۔۔خاموش کیوں ہو اب وجدان کی خاموشی طیبہ کو کشمکش میں ڈال رہی تھی طیبہ اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہنے لگی

وجدان نے اسکا ہاتھ پکڑا اور چھت کے بیچ و بیچ لے گیا۔۔

یہی وہ جگہ ہے ناطبّی جہاں تم نے مجھ پر الزام لگائے تھے۔۔۔وجدان اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔طیبہ تعجب اور حیرانی کے ملے جلے تاثر لیے اسے دیکھ رہی تھی

چند لمحے ایسے ہی گزرے اندھیری رات میں آسمان پر گھنے بادل چھائے ہوئے تھے طیبہ کو ایسے لگا جیسے اس پر بجلی گری ہو

وجی ابھی اس بات کا کیا مقصد میں نے سوری بولا تو تھا اب کیوں گرے مردے اکھاڑ رہے ہو۔۔۔طیبہ کے آنسو آنکھ سے نکلنے کے لیے بے تاب تھے بہت مشکل سے آنسوؤں کو روکا تھا

ایسے کیسے سب بھول جاؤ پیچھلے دس دن سے یہ میرا دیا ہوا سامان لاوارثوں کی طرح چھت پر پڑا ہوا ہے تمھیں زرا ترس نا آیا میرے دیا گے تحفوں کی ایسی بے حرمتی کرتے ہوئے

کوئی پھینکتا ہے محبت میں دیا تحفوں کو اس طرح۔۔۔۔وجدان کہتا ہوا ہنسنے لگا پھر اپنی

محبت میں دی گی چیزوں کو ایسے جھولے پر پڑا دیکھا تو شکوہ کرنے لگا

وجدان تم اسکی بات کر رہے ہو۔۔۔طیبہ اب باقائدہ رونے لگی

ارے رونے کی کیا بات ہے۔۔۔ایک تو تحفے بھی میرے لاوارثوں کی طرح گھوم رہے ہیں اور میں شکوہ بھی نہ کروں۔۔۔طیبہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گی وجدان بھی اسے چپ کروانے کے لیے زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔

I hate you---I hate you wajdan ahmed

وہ وجدان کے سینے پر مکے مارنے لگی وجدان نے اسکا ہاتھ تھام لیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

But i still love u....Tayyaba wajdan from the bottom of my heart

I gonna love u at last beat of my heart..Tabi u are very important in my life like a heart beat -.Even i can't think leave without u

وجدان اسکا ہاتھ تھامے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔

وجدان آئی ندہ ایسا مذاق مت کرنا میں مر جاؤ نگی۔۔۔طیبہ سچ میں ڈر سی گی تھی

اب کون فالتو بات کررہا ہے تم نے اب ایس بات کی تو میں تم سے سچی بات نہیں کرونگا۔۔۔

وجدان اچھا چلو یہ سامان اٹھاؤ نیچے چلتے ہیں۔۔۔وجداں نے طیبہ کا ہاتھ تھام کر اسے اٹھایا۔

میں وجدان۔۔۔میں دلہن ہوں میں سامان اٹھاتی اچھی لگو نگی طیبہ معصوم سی شکل بنا کر بولی

چھینک کر بھی آپ معصوم ہی گی تھی نا چلیں۔۔۔وہ اسے ہاتھ پکڑ کر جھولے کے پاس لے گیا اور دونوں نے مل کر سامان اٹھایا وجدبن نے طیبہ کا ہاتھ تھاما اور دونوں مسکراتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگے

****

"وجدان تم نے سچ میں مجھے ڈرا دیا تھا۔۔۔" طیبہ کمرے میں داخل ہوتے ہی بولی

"طبّی آج تم اپنے سارے ڈر ختم کر دو میں تمھارے ساتھ ہوں ہمیشہ.... بھول

جاؤ گزرے ب ئی یس دنوں کو جیسے وہ کبھی ہماری زندگی میں آئے ہی نہیں۔۔"وجدان اسکا ہاتھ تھام کر کہنے لگا

"وجدان بری یادیں دل ودماغ سے کبھی نہیں جاتی۔۔۔۔ہمیشہ ہم پر سوار رہتی ہے اور ہر بار ایک ن ئی ے انداز میں اذیت دیتی ہے"طیبہ کا لہجہ ایک دم تلخ ہونے لگا

"طبّی۔۔ماضی سے نکلنا بہت ضروری ہے ورنہ انسان نا حال کا رہتا ہے نہ مستقبل کا۔۔ ماضی سبق سیکھنے کے لیے ہوتا ہے ہمیں اس سبق سے اپنے حال کو اچھا بنانا چاہیے نا کے ماضی کے چھنگل میں پھنس کر اپنا حال خراب کرنا چاہیے"وجدان نے بھی اسے پیار سے سمجھایا

"وجدان تم باتوں میں لگا کر کہی میری منہ دیکھائی ی تو نہیں کھانا چاہتے۔۔"طیبہ سیریس ماحول ہوتا دیکھ کر بولی

"ہاہاہا۔۔۔کونسی منہ دیکھائی ی"وجدان بھی مذاق کے موڈ میں واپس آگیا تھا

وجدان تم م٦ری منہ دیکھائی ی کھا جاؤ گے"طیبہ منہ بنب کر بولی

"نہیں جی منہ دیکھائی ی تو آپ کا حق ہے آپ کا حق مار کر میں نے زندگی بھر کٹ

تھوری کھانی ہے "وجدان نے کہتے ہوئے طیبہ کی ناک دبائی ی

"چلو پھر نکالو۔۔۔"طیبہ نے ہاتھ وجدان کے سامنے کر کے پھر مانگا

یہ لو۔۔۔وجدان نے سائیڈ ڈرور سے ایک لفافہ نکال کر اسکی طرف بڑھایا

وجدان لوگ منہ دیکھائی ی پر سونے کی جیولری دیتے ہیں تم لفافہ دو گے مجھے

"۔۔۔مجھے نہیں چاہیے وہ لفافہ وجدان کی گود میں رکھ کر بولی

"میرے لیے تم سونا چاندی سے بڑھ کر ہو طبّی۔۔۔۔تم کھول کر تو

دیکھو۔۔۔"وجدان کی بات پر طیبہ شرما کر لفافہ کھولنے لگی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طیبہ کے لفافہ کھولتے ہی اسکے ایکسپریشن دیکھنے والے تھے وہ خوش تھی یاد کھی وہ خود نہیں سمجھ پا رہی تھی

"وجدان۔۔۔۔"وہ وجدان کو پر اسرار آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پکارا اسکی آنکھیں شکوہ کر رہی تھی جو وجدن باخوبی سمجھ گیا تھا

"یہ محبت کا حسین لمحہ ہوتا ہے جب اپکا ہمسفر بنا بولے ہی اپکی ہر بات سمجھ جائے۔۔۔"

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو وجدان"طیبہ کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا

"تمھیں اچھا نہیں لگا طبّی" وجدان اسکی آنکھ سے نکلتے آنسو کو پونچھتے ہوئے بولا

"تم نے سوچا بھی کیسے میں تمھیں اور خالہ کو چھوڑ کر پڑھنے جاؤ نگی" طیبہ نے غصے میں اس کے ہاتھ کو جھٹکا

"طبّی ایم بی بی ایس تمھارا خواب تھا اور میں اپنی جانِ بہاراں کا ہر خواب پورا کرو نگا"

"وجی تمھاری جانِ بہاراں تمھارے ساتھ رہنا چاہتی ہے ہر پل ہر لمحہ صرف تمھارے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں میری بس یہی ایک خواہش پوری کرو تم" طیبہ نے مسکرا کر کہا

وجدان خاموش تھا خالی خالی نظروں سے طیبہ کو دیکھ رہا تھا

"وجدان میں تمھارے پیار کی قدر کرتی ہوں مگر میں بے حس نہیں ہو سکتی میں اپنوں کو چھوڑ کر نہیں جا سکتی تو بس اب یہ بات ختم۔۔۔" وجدان کچھ اور بولتا طیبہ نے یونیورسٹی کا اڈمیشن فارم پھاڑ دیا

"اب میری منہ دیکھائی ی" پھر سے طیبہ نے اپنا ہاتھ وجدان کے سامنے کیا

"میں تو یہی لایا تھا طبّی مجھے کیا پتا تھا تم اسکی یہ حالت کرو گی۔۔۔" وجدان بیڈ پر بکھرے کاغذ کے ٹکڑوں کو دیکھ کر بولا

"میں نہیں جانتی وجدان مجھے چاہیے منہ دیکھائی دو۔۔۔"طیبہ بضد ہو کر بولی

"طبّی کیسی ضد ہے"وجدن کو اسکی ضد سمجھ نا آئی

"ارے ضد کیا فریج کھولو اور لے آؤ"طیبہ کمرے میں موجود فریج کی طرف اشارہ کر کے بولی

فریج۔۔۔وجدان نے پہلے طیبہ کو دیکھا پھر فریج کو

"اب جاؤ بھی وجدان"وہ اسے ذھر آنکھ سے اشارہ کر کے فریج سے کچھ لانے کا کہہ رہی تھی

وجدان نے فریج کھول کر دیکھا تو اسے یاد آیا اس نے صبح ہی کیک اور گجرے لے کر رکھے تھے

وہ ایک نظر پھر طیبہ کو دیکھتا جو اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی وجدان گجرے اور کیک لے کر بیڈ پر آیا اور سب سے پہلے گجرے طیبہ کی کلائی میں پہنائی

دونوں نے مل کر چاکلیٹ کیک کاٹا۔۔۔وجدان نے طیبہ کو کھلایا جو اس نے فوراً ہی کھا لیا

"طبّی مجھے بھی کھلاؤ۔۔۔" وجدان اسے آرام سے کیک کھاتا ہوا دیکھ کر بولا

"تمھیں بھی میں کھلاؤ" طیبہ انگلی اپنے اوپر رکھ کر وجدان کو دیکھتے ہوئے بولی

طبّی۔۔۔۔وجدان بڑا امنہ بنا کر کہنے لگا

اچھا چلو منہ کھولو اور آنکھیں بند۔۔۔طیبہ وجدان کے دونوں ہاتھ اسکی آنکھوں پر رکھ کر بولی

"آنکھیں کیوں بند کی ہیں طبّی۔۔۔۔" وجدان آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر پوچھنے لگا

"وجی بند کرو نا اتنے سوال کیوں "ط٦بہ نے پھر اسکی آنکھیں بند کر دیں

جیسے ہی وجدان نے آنکھیں بند کی ئے طیبہ آہستہ سے بیڈ سے اتری اور ہاتھ میں موجود کیک کو وجدان کے منہ پر لگا دیا۔۔اور باتھ روم میں بھاگ گی۔۔۔

"طبّی یہ اچھا نہیں کیا۔۔۔۔باہر آؤ" وجدان اس اچانک حملے پر ہوس باختہ ہو گیا کچھ پل تو سمجھ ہی نا آیا آخر ہوا کیا

"میاں جی جائی یں نماز ادا کریں وقت ختم ہونے والا ہے۔۔"طیبہ ہنستے ہنستے باتھ روم کے اندر سے بولی

"تم باہر آؤ میں بتاتا ہوں۔۔۔" یہ کہہ کر وجدان باہر وضو کرنے چلا گیا۔۔۔

"یااللہ پاک آج مبارک دن ہے شب جمعہ اور طاق رات ہے مالک آج میں نے آپکے حکم سے طیبہ سے نکاح کیا مجھے اتنی ہمت دینا میں اسکی ہر جائز خواہش کو پورا کروں کبھی بھی میری وجہ سے اسکی آنکھوں میں آنسو نا آئیں یااللہ ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ہمیشہ قائم رکھنا۔۔۔"طیبہ فریش ہو کر باتھ روم سے نکلی تو وجدان دعا مانگ رہا تھا۔۔۔طیبہ کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گی

"وہ محبت بہت خاص ہوتی ہے جو رب سے جوڑ دے اور وہ محبت خدا کی طرف سے عذاب ہوتی ہے جو تمھیں اللہ پاک سے دور کر دے"

طیبہ نے نماز کی چادر باندھی اور وجدان کے برابر میں جائے نماز بچھایا اور نماز شروع کر دی۔۔۔

طیبہ کی نماز زیادہ بڑی ہو گی تھی۔۔ نماز تراویح اور نوافل ادا کر کے جب اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وجدان سو چکا تھا۔۔۔ طیبہ کے چہرے پر مسکراہٹ سی پھیل گی

"یااللہ پاک میں آپکا شکر کیسے ادا کروں۔۔۔ آپ نے تو مجھے ہر چیز سے نوازہ میری پاک

محبت کو انجام تک پہنچایا۔۔۔میرے وجدان کو کبھی مجھ سے الگ نہیں کیجیے گا اللہ پاک

میں اپکی بہت شکر گزار ہوں۔۔۔۔یا اللہ ہر چیز تیرے کن کی محتاج ہے میرے حق

میں جو بہتر ہو مجھے عطا کر دے" دعا کر کے اسنے دو رکعت شکرانے کے نفل ادا

کی ئے۔۔آج شب قدر کی راتوں میں سے ایک رات تھی طیبہ اور مایا طاق راتوں میں

پورے دل سے اللہ کی عبادت کرتی تھیں۔۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اُللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہ

وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا" جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری

کر کے عبادت کی تو اللہ تعالٰی اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے۔" (صحیح بخاری)

طیبہ نے قرآن پاک کھول کر سورۃ قدر نکالی اور پڑھنے لگی۔۔۔۔

بیشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا)1(

اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔)2,3(

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا" اللہ تعالٰی نے میری امت کو شبِ قدر کا تحفہ عطا فرمایا اور

ان سے پہلے اور کسی کو یہ رات عطا نہیں فرمائی"

شبِ قدر کی رات ان پانچ طاق راتوں میں سے ایک ہے یہ رمضان کے آخری عشرے میں آتی ہے اور اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں اس رات میں کی گی ایک نیکی ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے)...4,5(

اور حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "جب شبِ قدر ہوتی ہے تو

حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں اور ہر اس کھڑے بیٹھے بندے کو دعائیں دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو۔"

شبِ قدر کی تیسری فضیلت یہ ہے کہ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سراسر بلاؤں اور آفتوں سے سلامتی والی ہے۔

طیبہ نے سورۃ قدر کے بعد سورۃ ملک اور سورۃ واقعہ جو وہ روز رات کو مایا کے ساتھ

پڑھتی تھی۔۔۔پھر جائے نماز تو ٹیبل پر رکھ کر وہ سونے چلی گی ابھی کچھ دیر باقی تھی سحر ہونے میں

کبھی نا ٹوٹے یہ تسلسلِ محبت

دعا مانگی ہے طاق راتوں میں

)از خود(

****

صبح سحر کے وقت سے ہی مایا اسے چھیڑ رہی تھی اور اب افطار کا وقت ہونے والا تھا

سب مہمان جا چکے تھے آج افطار ہاجرہ بیگم کے گھر پر تھا۔۔۔

سب نے مل کر افطار کیا باتیں کی۔۔۔آج فیملی پھر مکمل ہو گی تھی سب گلے شکوے دور ہو گ ئے تھے۔۔۔

دو دن خوشی خوشی گزرے وجدان اور طیبہ رات کا کھانا کھا کر اوپر اپنے کمرے میں گ ئے تو طیبہ نے ایک محاذ کھڑا کر دیا تھا

"وجدان تم میری اتنی سی بات نہیں مان رہے ہو۔۔۔کہتے کتنا ہو میں اپنی جانِ بہاراں کے لیے یہ کرونگا وہ کرونگا" طیبہ کپڑے ہینگ کرتے ہوئے بولی

"کیونکہ تم فضول بات میں بحث کررہی ہو طبّی۔۔۔عالیہ کی شادی پر جانے کا مقصد۔۔" وجدان لیپ ٹاپ ہاتھ میں لیا اپنا کام کرتے ہوئے مصروف انداز میں کہنے لگا

"کیوں نہیں جاؤ میں تمھیں یاد نہیں کیسے مجھے مٹھائی ی کھلانے آرہی تھی مجھے نیچھا دیکھارہی تھی۔۔۔"طیبہ بیڈ پر بیٹھ کر کمبل ہٹایا

"ایسا کچھ نہیں تھا طبّی وہ تو اپنی سچی والی شادی کی مٹھائی ی کھلا رہی تھی غلط تو تم نے سمجھا" وجدان ایک نظر طیبہ کو دیکھ کر پھر کام میں مشغول ہو گیا

"بس پھر تم شروع ہو گے اس کی تعریفیں کرنا" طیبہ منہ پر کمبل تان کر سو گی۔۔۔

"طبّی میں تعریف نہیں کررہا ہوں بس وہاں جانے کا مطلب نہیں بنتا ہمارا اماجائی یں گی ناکافی ہے۔۔۔"

وجدان کہہ کر پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا

طیبہ وجدان کے صاف انکار پر منہ پھیر کر سو گی۔۔۔۔سحری میں بھی وجدان سے بات نہیں کی سحری کے بعد جب وجدان نماز پڑھ کر آیا تو طیبہ نماز پڑھ کر سونے لیٹ

گی تھی

وجدان اسکے برابر تکیہ صحیح کر کے بیٹھا اور کہنے لگا۔۔"پتا ہے جب میاں بیوی منہ پھیر لیتے ہیں ایک دوسرے سے تو اللہ پاک ناراض اور شیطان خوش ہوتا ہے شیطان کے پسندیدہ کاموں میں سے ایک کام ہے یہ "

"اور جو شیطان کو خوش کر کے سویا تو کیا ہوتا ہے۔۔۔"وجدان جانتا تھا طیبہ جاگ رہی ہے اسی لیے زور سے بول رہا تھا

"میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔"طیبہ وجدان کی طرف ہو کر بولی اور وجدان ہنسنے لگا

وجدان۔۔۔طیبہ نے تکیہ اٹھا کر مارا اور مارتی گی اور وجدان قہقہہ لگانے لگا

"چلو میں تمھیں لے جاؤ نگا مگر طبّی ایسا کچھ نہیں بولنا کسی کی دل آزاری نہیں ہو"وہ طیبہ کو خود سے قریب کر کے نرم لہجے میں بولا

"وجدان تم ہی تو کہتے ہو وہ دن آئے ہی نہیں تو پھر میں کیوں اس دن کا ذکر کرونگی میں تو اسے شادی کی مبارک دینا چاہتی اور تھینک یو بھی بولونگی ہمیں ملانے میں اسکا بھی تو ہاتھ ہے"

"یہ کی نا میری جانِ بہاراں والی بات"۔۔۔اور ایک حسین رات بھی اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔۔

دن گزرتے رہے اور رمضان کے آخری روزے کا دن آگیا مگر کل عید تھی یا نہیں کوئی ی نہیں جانتا تھا عرب میں چاند نظر آگیا تھا۔۔۔

سب ٹی وی لاونج میں بیٹھے خبریں دیکھ رہے تھے مفتی صاحب فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے کہ کل عید ہو گی بھی یا نہیں اسی پر بحث جاری تھی

"کیا مصیبت ہے یار عشاء ہونے والی ہے اور اب تک ان لوگوں کو چاند نظر نہیں آیا ہے زرا جلدی بتاؤ مفتی جی ہمیں مہندی اور چوڑیاں بھی لینے جانا ہے" مایا کب سے انکی بحث دیکھ کر تھک گی تھی

"تو تمھیں ہر چیز آخر میں کیوں یاد آتی ہے پورا رمضان سو رہی ہوتی ہو تم" وجدان بھی کہاں چپ رہنے والا تھا

"وجدان بھائی ی آپ کو کیا پتا لڑکیوں کی چھوٹی چھوٹی خوشیاں چاند رات کو چوڑیاں لینے جانے کا مزہ" وہ ایک ادا سے لڑکیوں کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کا بتا رہی تھی

"اووو میڈم مجھے نہیں پتا ہو گا زرا ادھر تو دیکھنا ہر سال لے کر کون جاتا ہے تم لوگوں کو آئی ی بڑی پتا کیا ہو گا" وجدان اسکا کان کھینچتے ہوئے بولا

"ویسے تم اس عید کچھ کام بھی کرو گی یا بس اپنی چوڑیوں سے کھیلتی رہو گی "

"وہ کون سا گانا ہے طبّی میرے ہاتھوں میں نو نو چوڑیاں ہیں" وجدان سوچتے ہوئے گانا گنگنانے لگا

"شرم کریں ابھی رمضان ختم نہیں ہوا شیطان کھل گے" مایا کا کہنا تھا کہ مفتی صاحب نے کل عید کا علان کر دیا

"دیکھا میں نے سچ بولا نا تو چاند بھی نظر آ گیا۔۔ چلو طبّی تیار ہو جاؤ میں اوپر سے چادر لے کر آتی ہوں۔۔۔" وہ طوفان میل کی طرح بول کر اوپر بھاگ گی

"یہ لڑکی بھی بلکل پاگل ہے" فاطمہ بیگم اپنی چلبلی سی مایا کو دیکھتے ہوئے بولی

"رونق ہے ہمارے گھر کی فاطمہ۔۔۔" ہاجرہ بیگم نے مایا کو سڑھیاں پھلانگ کر جاتے دیکھ کر بولا ساتھ ہی ان کے چہرے پر مسکرا رہی ہے

****

وجدان وائٹ کلف والا قمیض پہنے استینوں کو فولڈ کر کے شیشے کے سامنے بالوں کو سنوار رہا تھا

"چلیں ہیرو جی نکلیں ورنہ عید کی نماز تو ملے گی نہیں البتہ نماز ظہر کا وقت ہو جائے گا۔"طیبہ اسے سنورتے دیکھ کر بولی

"طبّی۔۔۔میں عید کی نماز پڑھ کر آتا ہوں تم جب تک تیار رہنا"وجدان اسکے بالوں کا جوڑا کھلتے ہوئے بولا

"میں تو تیار ہو جاؤ نگی تم عیدی تیار رکھنا"طیبہ اسکی شرٹ کب اوپر کا باٹن لگا کر بولی

"عیدی تیار ہے بولو تو دے دوں"وجدان معنی خیز انداز مس بولا

"پہلے نماز۔۔۔بھاگو چلو"اطیبہ نے اسے کمرے سے باہر نکالا اور خود تیار ہونے کے لیے کچن میں گھس گی

"اماں کتنی غلط بات ہے سب عید کی صبح صبح تیار ہو جاتے ہیں اور آپ مجھ سے کھیر بنوا رہی ہیں یہ غلط ہے"فاطمہ بیگم نے صبح صبح مایا کو نیند سے بیدار کر کے کچن میں کھڑا کر دیا تھا

"کچھ غلط نہیں ہے کرو گی نہیں تو سیکھو گی کیسے چلو جلدی جلدی کرو ہاتھ نار کے ورنہ کھیر جل جائے گی" فاطمہ بیگم اپنی کام چور بیٹی کو نصیحت کر رہی تھی

طیبہ مکمل تیار ہو کر پہلے ہاجرہ بیگم سے عید ملی اور پھر فاطمہ بیگم سے عید ملنے کے لیے اوپر گی جہاں فاطمہ بیگم مایا سے کھیر بنوا رہی تھی

طیبہ یہ سب دیکھ کر قہقہہ لگانے لگی اور اسکی آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا۔۔

"امی اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے" طیبہ کے کہتے ہی فاطمہ بیگم بھی ہنسنے لگی

اماں دیکھیں اس چڑیل کو شادی ہو گی پھر بھی مجھے تنگ کر رہی ہے۔۔۔اور پہلے تیار ہو گی ہے یہ غلط ہے میں نہیں کرو نگی۔۔۔مایا کھیر کے چمچ کو وہی چھوڑ کر روتی شکل بنا کر کچن سے بھاگ گی

طیبہ فاطمہ بیگم کو دیکھتی ہنسنے لگی اور آگے بڑھ کر کھیر میں چمچ چلانے لگی

"اس لڑکی کی تو مجھے ٹینشن ہوتی ہے کیا بنے گا اسکا ہر وقت مستیوں میں مگن رہتی ہے" فاطمہ بیگم فکر مندی سے بولی

"امی ابھی چھوٹی ہے نا وہ ذمے داری سر پر آئے گی تو خود سمجھ جائے گی" طیبہ کھیر کو

چولھے سے اتار کر گارنش کرنے لگی

فاطمہ بیگم بریانی کا مصالحہ چولھے پر رکھتے طیبہ سے باتیں کر رہی تھی کچھ دیر گزری کے مایا اپنا عید کا ڈریس پہنے میک اپ میں صرف کاجل اور لپ اسٹک لگائی ی ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے اہر آئی ی

"کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔"مایا اپنا ڈوپٹہ سیٹ کر کے بولی

ایک دم مست ہمیشہ کی طرح۔۔۔طیبہ نے بھی دل سے تعریف کی

"سن لی ناتریفیں چلو اب مصالحہ بھونو۔۔۔"فاطمہ بیگم اسکے ہاتھ میں چمچ پکڑاتے ہوئے بولی

"اماں کبھی کبھی تو مجھے شک ہوتا ہے سچی میں اپکی ہی بیٹی ہوں نا۔۔۔مطلب عید والے دن کون اپنی بیٹی سے کام کرواتا ہے"مایا منہ بیسور کر بولی

"میں بھی سوچتی ہوں اتنی نکمی اولاد میری ہے"

"اماں میں اور نکمی۔۔۔بتاؤ طبّی کتنا کام کرتی ہوں میں"طیبہ ونوں کی باتوں پر بس ھنسی جارہی تھی

"مایا جیسے شادی کے بعد ساس بہو کا ہاتھ ہر کھانے میں ڈلواتی ہے۔۔" وہ طیبہ کی پوری بات سنے بنا ہی بڑا سا ہیں ں ں ں ں ں ں س کرنے لگی

"ساس بہوؤں کے ہاتھ ڈال دیتی ہے کھانے میں اللہ معاف کریں کون ہے وہ ظالم ساس"

"افففو مایا یہ کہا جاتا ہے جب نئی دلہن ہوتی ہے گھر میں جو کچھ پکایا جاتا نئی دلہن اس میں کچھ نا کچھ کام کرتی ہے۔۔اسی طرح امی بھی ہر کھانے میں تمھارا ہاتھ ڈلوا رہی ہیں۔۔۔

"یعنی مجھے سسرال جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے میری تو اماں ہی ساس بنی ہوئی ہے۔۔۔" دنوں مل کر ہنسنے لگیں

وجدان کی بائیک کی گڑھ گڑھ سنتے ہی طیبہ اپنی وائٹ کلر کی شلوار قمیض پر بلیڈ ریڈ کلر کا ڈوپٹہ سنبھالتی ہوئی نیچے بھاگی

"لو جی مجنوں لیلہ دونوں ہی دیوانے۔۔" مایا اسے جاتا دیکھ مسکرا کر کہنے لگی

"کہاں تھی طبّی۔۔۔" طیبہ کمرے میں آئی تو وجدان نے بیڈ سے کھڑے ہوتے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوئے پوچھا

"امی سے عید ملنے گی تھی"طیبہ اسے آتا دیکھ کر دروازے کے پاس ہی رک گی

"سب سے عید ملی ہو تو اب میری باری"وجدان چلتے ہوئے اسکے پاس آیا

"عید مبارک جانِ بہاراں یہ رہی تمھاری عیدی"وجدان نے ایک لفافہ اسکے ہاتھ میں تھمایا

"وجدان منہ دیکھائی ی میں بھی لفافہ عیدی میں بھی لفافہ تم نے لفافوں کی دکان تو نہیں کھول لی۔۔۔"طیبہ کی بات سن کر وجدان ہنسنے لگ

"ارے نہیں تم کھولو تو"طیبہ نے لفافہ کھولا تو خوشی سے اسکی آنکھیں بھر آئی ی

"سچی وجدان یہ سب کب کیا تم نے"طیبہ سے بولا بھی نہیں جارہا تھا

"بس کر لیا تمھیں پسند آیا۔۔۔"وجدان اسکے چہرے پر آئی ی مسکان کو دیکھ کر ہی خوش ہو گیا

"وجدان یہ تحفہ ہے ہی اتنا خاص کس کو پسند نہیں آئے گا بہت اچھا ہے۔۔"

"وجدان اللہ پاک کا گھر دیکھنا تو ہم سب کی پہلی خواہش ہوتی ہے۔۔۔یہ میری زندگی کا

بہترین تحفہ ہے۔۔۔۔

اللہ پاک سب کو اپنے گھر کی زیارت نصیب فرمائے"

"آمین "طیبہ کی دعا پر وجدان نے بھی آمین کہا

وجدان نے سب کی ٹکٹ بک کروائی ی۔۔۔اور بیس دن بعد فاطمہ بیگم اور ہاجرہ بیگم کی فیملی عمرے کے لیے روانہ ہوئے یہ وجدان اور طیبہ کا پہلا عمرہ تھا دونوں ہی بہت خوش تھے

جب طیبہ کی پہلی نظر کعبہ پر پڑی تو اسکے دل میں ایک ہی خواہش تھی کہ اسکی فیملی کمپلیٹ ہو جائے یااللہ پاک آپ تو دل کے حال جانتے ہو نا مجھے اور وجدان کو زندگی بھر اسی طرح خوش رکھنا۔۔۔

"کعبے پر پڑی جب پہلی نظر کیا چیز ہے دنیا بھول گیا"

"وہ جگہ ہی ایسی ہے جہاں دنیا تو یاد ہی نہیں رہتی بس آپ اور اللہ پاک کسی تیسرے کی گنجائش نہیں ہوتی"

پندرہ دن اللہ پاک کے گھر گزار کر گھر پہنچے رات کی فلائیٹ میں سب اتنا تھک گے

تھے کہ آتے ہی سو گے۔۔۔۔۔

"طبّی طبّی۔۔۔۔" وجدان ٹیبل پر بیٹھ کر اسے آوازیں دے راتھا

"کیا ہو گیا وجدان صبر رکھو" وہ کچن سے آواز لگا کر بولی

"یار طبّی الو کے پراٹھوں کی کیا خوشبو ہے "اب تو صبر نہیں ہوتا بس لے آؤ

"تو فلحال آپ خوشبو سے ہی کام چلاؤ وجدان میاں کیونکہ ابھی پراٹھے بن رہے ہیں"

"یار طبّی لے آؤ نا" وجدان نے پھر آواز لگائی ی

"آ رہی ہوں وجدان تھوڑا تو صبر کرو" یہ پراٹھوں کی پلیٹ لیے کر آئی ی

"آلو کے پراٹھوں میں نو کمپر ومائی ز" وجدان نے گرما گرم پراٹھے کب ٹکڑا منہ میں ڈال کر کہا

"تم نے آلو کے پراٹھے کھا کھا کر آلو بن جانا ہے" طیبہ نے اسکی آلو کے پراٹھوں سے محبت کو دیکھ کر بولا

"کوئی ی بات نہیں تم تو تب بھی مجھ سے پیار کرو گی نا" وہ پیار بھڑی نظروں سے طیبہ کو دیکھنے لگا اور طیبہ نے شرم سے نظریں جھکالی

سانس ساکن ہو جائے میری

گر شامل نہ ہو ہوا میں خوشبو تیری

دل کی دھڑکن ڈوب جائے میری

گر دل میں چاہ تمام ہو جائے تیری

رخسار تک کا سفر کرنے سے پہلے

چن لوں میں نم آنکھوں کے موتی

وقتِ نزاع آئے جو تم پے پہلے

روح کو پروانہ تھمادوں میری

گر جان جائے کیفیتِ دل کو میری

محبتیں وار دے ساری مجھ پے تیری

اعتبار نا ہو جو چاہت پے گل میری

جان سے جان ملادوں میں تیری

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

)ازعائشے گل(

یہ ایک فرضی کہانی ہے کچھ لوگوں کے گرد گھمتی محبت کی ایک حسین داستان پیار

، محبت، لڑائی ی، ضد اور انا کی دوڑ سے بندھی ایک مختصر سی داستان میں نے اپنی پوری

کوشش کی اس کہانی کو اچھے سے لکھنے کی کہی غلطی ہوئی ی ہو تو میں معذرت چاہوں

گی۔۔۔خوش رہیں اور دعاؤ ں میں یاد رکھیں پڑھ کر ضرور بتائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین